الرجوع إلى القرآن

العرفان
فی
فضائلِ وآدابِ القرآن

(قرآن مجید کے فضائل وآداب)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اَلْعِرْفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تخریج : حافظ ظہیر احمد الاسنادی

زیرِ اہتمام : فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ ریسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : اکتوبر 2005ء

تعداد : 1,100

قیمت : روپے

❁❁❁

نوٹ : ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / ویڈیو کیسٹس، CDs اور DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اَلْعِرْفَانُ

فِي

فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695
www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

نَبِيُّنَا الآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

﴿صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۸۰/۱-۴ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۲۰-۴-۸۷ جنرل و ایم ۴ /۷۳-۹۷۰، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۶۷-۲۴۴۱۱ این۔۱ /اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۹۲/۸۰۶۱-۶۳، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
١	فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ ﴿قرآن حکیم میں قرآن کے بارے میں بیان﴾	٩
٢	فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَحَمَلَتِهِ ﴿قرآن حکیم اور اسے پڑھنے، سمجھنے والوں کے فضائل﴾	٤٣
٣	فَصْلٌ فِي آدَابِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ﴿تلاوتِ قرآن کے آداب کا بیان﴾	٨٣
٤	فَصْلٌ فِي تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ وَتَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِهِ ﴿قرآن کے ساتھ قلبی تعلق اور خوبصورت آواز سے تلاوت کا بیان﴾	٩٢
٥	فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ﴿تلاوتِ قرآن کے وقت رونے کا بیان﴾	١٠٤
٦	فَصْلٌ فِي تَرْتِيْلِ الْقُرْآنِ عِنْدَ قِرَاءَتِهِ ﴿قرآن حکیم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا بیان﴾	١١٧
٧	فَصْلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ إِجْتِمَاعًا ﴿ایک جگہ جمع ہو کر قرآن پڑھنے کا بیان﴾	١٢٢

الصفحة	المحتويات	الرقم
١٢٧	**فَصْلٌ فِي تَرْدِيْدِ الْآيَاتِ خُشُوعًا وَ تَفَكُّرًا** ﴿عاجزی و اِنکساری اور غور وفکر کے ساتھ قرآنی آیات کو دہرانے کا بیان﴾	٨
١٣١	**فَصْلٌ فِي فَضْلِ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَ تَعْلِيْمِهِ** ﴿قرآن حکیم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت کا بیان﴾	٩
١٤٠	**فَصْلٌ فِي التَّدَبُّرِ فِي الْقُرْآنِ** ﴿قرآن حکیم میں تدبر کا بیان﴾	١٠
١٥١	**فَصْلٌ فِي الْعَمَلِ بِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ** ﴿قرآن حکیم کے اَحکامات پر عمل کرنے کا بیان﴾	١١
١٦٦	**فَصْلٌ فِي الإِسْتِشْفَاءِ والإِسْتِبْرَاكِ بِالْقُرْآنِ** ﴿قرآن حکیم سے شفاء و برکت کے حصول کا بیان﴾	١٢
١٧٣	**فَصْلٌ فِي التَّحْذِيْرِ مِنْ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ بَعْدَ تَعَلُّمِهِ** ﴿قرآن حکیم پڑھ کر بھول جانے پر وعید کا بیان﴾	١٣
١٧٩	**فَصْلٌ فِيْمَنْ لَا تَنْفَعُهُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ** ﴿ان لوگوں کا بیان جنہیں قرآن پڑھنا کوئی نفع نہیں دیتا﴾	١٤
١٩٩	مصادر التخريج	۞

فَصْلٌ فِيمَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم میں قرآن کے بارے میں بیان﴾

۱۔ الٓمّٓO ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَO

''الف لام میم، (حقیقی معنی اللہ ﷻ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)O (یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، (یہ) پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہےO''

۲۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَO

''اور اگر تم اس (کلام) کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جو ہم نے اپنے (برگزیدہ) بندے پر نازل کیا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ، اور (اس کام کے لئے بے شک) اللہ کے سوا اپنے (سب) حمائتیوں کو بلا لو اگر تم (اپنے شک اور انکار میں) سچے ہوO''

۳۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ

---

۱) البقرة، ۲: ۱،۲

(۲) البقرة، ۲: ۲۳

(۳) البقرة، ۲: ۲۶

اِلَّا الْفٰسِقِیْنَO

’’بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ (سمجھانے کے لئے) کوئی بھی مثال بیان فرمائے (خواہ) مچھر کی ہو یا (ایسی چیز کی جو حقارت میں) اس سے بھی بڑھ کر ہو، تو جو لوگ ایمان لائے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق (کی نشاندہی) ہے، اور جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ (اسے سن کر یہ) کہتے ہیں کہ ایسی تمثیل سے اللہ کو کیا سروکار؟ (اس طرح) اللہ ایک ہی بات کے ذریعے بہت سے لوگوں کو گمراہ ٹھہراتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور اس سے صرف انہی کو گمراہی میں ڈالتا ہے جو (پہلے ہی) نافرمان ہیں O‘‘

٤۔ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ ھُمُ الْخَاسِرُوْنَ O

’’(ایسے لوگ بھی ہیں) جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے، وہی لوگ اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اس کا انکار کر رہے ہیں سو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیںO‘‘

٥۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْھِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ O

’’اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنا دے) اور ان (کے نفوس وقلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بے

(٤) البقرة، ٢: ١٢١

(٥) البقرة، ٢: ١٢٩

شک تو ہی غالب حکمت والا ہےo‘‘

٦۔ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ○

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھےo‘‘

٧۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○

’’رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور (جس میں) رہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) اِمتیاز کرنے والی واضح نشانیاں ہیں، پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پالے تو وہ اس کے روزے ضرور رکھے اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کرے، اﷲ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے دشواری نہیں چاہتا، اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کر سکو اور اس لئے کہ اس نے تمہیں جو ہدایت فرمائی ہے اس پر اس کی بڑائی

(٦) البقرہ، ٢: ١٥١

(٧) البقرہ، ٢: ١٨٥

بیان کرو اور اس لئے کہ تم شکر گزار بن جاؤo‘‘

۸۔ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍO

’’(ابتداء میں) سب لوگ ایک ہی دین پر جمع تھے، (پھر جب ان میں اختلافات رونما ہو گئے) تو اللہ نے بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبروں کو بھیجا، اور ان کے ساتھ حق پر مبنی کتاب اتاری تاکہ وہ لوگوں میں ان امور کا فیصلہ کر دے جن میں وہ اختلاف کرنے لگے تھے، اور اس میں اختلاف بھی فقط انہی لوگوں نے کیا جنہیں وہ کتاب دی گئی تھی، باوجود اس کے کہ ان کے پاس واضح نشانیاں آچکی تھیں (اور انہوں نے یہ اختلاف بھی) محض باہمی بغض و حسد کے باعث (کیا)، پھر اللہ نے ایمان والوں کو اپنے حکم سے وہ حق کی بات سمجھا دی جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرما دیتا ہےo‘‘

۹۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِم زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِO

’’وہی ہے جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جس میں سے کچھ آیتیں محکم

(۸) البقرة، ۲: ۲۱۳

(۹) آل عمران، ۳: ۷

(یعنی ظاہراً بھی صاف اور واضح معنی رکھنے والی) ہیں، وہی (احکام) کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیتیں متشابہ (یعنی معنی میں کئی احتمال اور اشتباہ رکھنے والی) ہیں، سو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے اس میں سے صرف متشابہات کی پیروی کرتے ہیں (فقط) فتنہ پروری کی خواہش کے زیرِاثر اور اصل مراد کی بجائے من پسند معنی مراد لینے کی غرض سے، اور اس کی اصل مراد کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے، ساری (کتاب) ہمارے رب کی طرف سے اتری ہے، اور نصیحت صرف اہلِ دانش کو ہی نصیب ہوتی ہےo‘‘

۱۰۔ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ o

’’یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں (یہ) نشانیاں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہےo‘‘

۱۱۔ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍo

’’اور تم (اب) کس طرح کفر کرو گے حالانکہ تم وہ (خوش نصیب) ہو کہ تم پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور تم میں (خود) اللہ کے رسول (ﷺ) موجود ہیں، اور جو شخص اللہ (کے دامن) کو مضبوط پکڑ لیتا ہے تو اسے ضرور سیدھی راہ کی طرف ہدایت کی جاتی ہےo‘‘

۱۲۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍo

(۱۰) آل عمران، ۳: ۵۸

(۱۱) آل عمران، ۳: ۱۰۱

۱۲) آل عمران، ۳: ۱٦٤

''بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے o''

١٣۔ اَفَـلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرآنَ ط وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِـلَافًا كَثِيْرًا o

''تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ اور اگر یہ (قرآن) غیرِ خدا کی طرف سے (آیا) ہوتا تو یہ لوگ اس میں بہت سا اختلاف پاتے o''

١٤۔ اِنَّـآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرَاكَ اللّٰهُ ط وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا o

''(اے رسولِ گرامی!) بے شک ہم نے آپ کی طرف حق پر مبنی کتاب نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں میں اس (حق) کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے آپ کو دکھایا ہے، اور آپ (کبھی) بددیانت لوگوں کی طرف داری میں بحث کرنے والے نہ بنیں o''

١٥۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید) o''

١٦۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ط لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

(١٣) النساء، ٤: ٨٢

(١٤) النساء، ٤: ١٠٥

(١٥) المائدہ، ٥: ١٥

(١٦) المائدہ، ٥: ٤٨

لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ط اِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَo

''اور (اے نبیِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف (بھی) سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلے کی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس (کے اصل احکام و مضامین) پر نگہبان ہے، پس آپ ان کے درمیان ان (احکام) کے مطابق فیصلہ فرمائیں جو اللہ نے نازل فرمائے ہیں اور آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں، اس حق سے دور ہو کر جو آپ کے پاس آ چکا ہے۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے الگ شریعت اور کشادہ راہِ عمل بنائی ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو (ایک شریعت پر متفق) ایک ہی امّت بنا دیتا لیکن وہ تمہیں ان (الگ الگ احکام) میں آزمانا چاہتا ہے جو اس نے تمہیں (تمہارے حسبِ حال) دیے ہیں، سو تم نیکیوں میں جلدی کرو۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کو پلٹنا ہے، پھر وہ تمہیں ان (سب باتوں میں حق و باطل) سے آگاہ فرما دے گا جن میں تم اختلاف کرتے رہتے تھےo''

١٧۔ وَ إِذَا سَمِعُوْا مَآ أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى أَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَo

''اور (یہی وجہ ہے کہ ان میں سے بعض سچے عیسائی) جب اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول کی طرف اتارا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو اشک ریز دیکھتے ہیں۔ (یہ آنسوؤں کا چھلکنا) اس حق کے باعث (ہے) جس کی انہیں معرفت (نصیب) ہو گئی ہے۔ (ساتھ یہ) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم (تیرے بھیجے ہوئے حق پر) ایمان لے آئے ہیں سو تو ہمیں (بھی حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لےo''

١٨۔ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ط قُلِ اللهُ قف شَهِيْدٌ م بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ قف

(١٧) المائدة، ٥: ٨٣

(١٨) الأنعام، ٦: ١٩

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ط اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ط قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ O

”آپ (ان سے دریافت) فرمایئے کہ گواہی دینے میں سب سے بڑھ کر کون ہے؟ آپ (ہی) فرما دیجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے، اور میری طرف یہ قرآن اس لئے وحی کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تمہیں اور ہر اس شخص کو جس تک (یہ قرآن) پہنچے ڈر سناؤں۔ کیا تم واقعی اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود (بھی) ہیں؟ آپ فرما دیں: میں (تو اس غلط بات کی) گواہی نہیں دیتا، فرما دیجئے: بس معبود تو وہی ایک ہی ہے اور میں ان (سب) چیزوں سے بے زار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہوo“

١٩۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ط قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ج وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَO

”اور انہوں نے (یعنی یہود نے) اللہ کی وہ قدر نہ جانی جیسی قدر جاننا چاہیے تھی جب انہوں نے یہ کہہ (کر رسالتِ محمدی ﷺ کا انکار کر) دیا کہ اللہ نے کسی آدمی پر کوئی چیز نہیں اتاری۔ آپ فرما دیجئے: وہ کتاب کس نے اتاری تھی جو موسیٰ لے کر آئے تھے جو لوگوں کے لئے روشنی اور ہدایت تھی؟ تم نے جس کے الگ الگ کاغذ بنا لئے ہیں تم اسے (لوگوں پر) ظاہر (بھی) کرتے ہو اور (اس میں سے) بہت کچھ چھپاتے (بھی) ہو اور تمہیں وہ (کچھ) سکھایا گیا ہے جو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا، آپ فرما

(١٩) الأنعام، ٦: ٩١

دیجئے: (یہ سب) اللہ (ہی کا کرم ہے)، پھر آپ انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیں کہ وہ اپنی خرافات میں کھیلتے رہیں o‘‘

۲۰۔ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ o

’’(اے لوگو!) تم اس (قرآن) کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور اس کے غیروں میں سے (باطل حاکموں اور) دوستوں کے پیچھے مت چلو، تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو o‘‘

۲۱۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o

’’(یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو اُمی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر مِن جانبِ اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بارِگراں اور طوقِ (قیود) جو ان پر (نافرمانیوں کے باعث مسلّط) تھے، ساقط فرماتے (اور انہیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔ پس

(۲۰) الأعراف، ۷: ۳

(۲۱) الأعراف، ۷: ۱۵۷

جو لوگ اس (برگزیدہ رسول) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں o''

۲۲۔ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے o''

۲۳۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ○

''ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے) o''

۲۴۔ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

''بے شک اللہ نے اہلِ ایمان سے ان کی جانیں اور ان کے مال، ان کے لئے

---

(۲۲) الأعراف، ۷: ۲۰۴

(۲۳) الأنفال، ۸: ۲

(۲٤) التوبة، ۹: ۱۱۱

جنت کے عوض خرید لئے ہیں، (اب) وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، سو وہ (حق کی خاطر) قتل کرتے ہیں اور (خود بھی) قتل کیے جاتے ہیں (اللہ نے) اپنے ذِمّۂ کرم پر پختہ وعدہ (لیا) ہے، تورات میں (بھی)، انجیل میں (بھی) اور قرآن میں (بھی)، اور کون اپنے وعدہ کو اللہ سے زیادہ پورا کرنے والا ہے؟ سو (ایمان والو!) تم اپنے سودے پر خوشیاں مناؤ جس کے عوض تم نے (جان و مال کو) بیچا ہے، اور یہی تو زبردست کامیابی ہےo‘‘

۲۵۔ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنَاتٍ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَا اَوْ بَدِّلْهُ ط قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ ج اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍo

’’اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کے سوا کوئی اور قرآن لے آیئے یا اسے بدل دیجئے، (اے نبیِ مکرّم!) فرما دیں: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں، میں تو فقط جو میری طرف وحی کی جاتی ہے (اس کی) پیروی کرتا ہوں، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوںo‘‘

۲۶۔ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیَاتِهٖ ط اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَo

’’پس اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلا دے؟ بے شک مجرم لوگ فلاح نہیں پائیں گےo‘‘

(۲۵) یونس، ۱۰: ۱۵

(۲٦) یونس، ۱۰: ۱۷

٢٧۔ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللهِ وَلٰـكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَO

’’یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اسے اللہ (کی وحی) کے بغیر گھڑ لیا گیا ہو لیکن (یہ) ان (کتابوں) کی تصدیق (کرنے والا) ہے جو اس سے پہلے (نازل ہوچکی) ہیں اور جو کچھ (اللہ نے لوح میں یا اَحکامِ شریعت میں) لکھا ہے اس کی تفصیل ہے، اس (کی حقانیت) میں ذرا بھی شک نہیں، (یہ) تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہےo‘‘

٢٨۔ وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍO

اور (اے حبیبِ مکرّم!) آپ جس حال میں بھی ہوں اور آپ اس کی طرف سے جس قدر بھی قرآن پڑھ کر سناتے ہیں اور (اے اُمتِ محمدیہ!) تم جو عمل بھی کرتے ہو مگر ہم (اس وقت) تم سب پر گواہ و نگہبان ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو، اور آپ کے رب (کے علم) سے ایک ذرّہ برابر بھی (کوئی چیز) نہ زمین میں پوشیدہ ہے اور نہ آسمان میں اور نہ اس (ذرہ) سے کوئی چھوٹی چیز ہے اور نہ بڑی مگر واضح کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (درج) ہےo‘‘

٢٩۔ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ج وَجَآءَكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ O

---

(٢٧) يونس، ١٠: ٣٧

(٢٨) يونس، ١٠: ٦١

(٢٩) هود، ١١: ١٢٠

''اور ہم رسولوں کی خبروں میں سے سب حالات آپ کو سنا رہے ہیں جس سے ہم آپ کے قلبِ (اَطہر) کو تقویت دیتے ہیں، اور آپ کے پاس اس (سورت) میں حق اور نصیحت آئی ہے اور اہلِ ایمان کے لئے عبرت (و یاد دہانی بھی) o''

۳۰۔ الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ o اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَo نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰن صلے ق وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَo

''الف لام را، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)۔ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں o بے شک ہم نے اس کتاب کو قرآن کی صورت میں بزبانِ عربی اتارا تاکہ تم (اسے براہِ راست) سمجھ سکو o (اے حبیب!) ہم آپ سے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں اس قرآن کے ذریعہ جسے ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے، اگرچہ آپ اس سے قبل (اس قصہ سے) بے خبر تھے o''

۳۱۔ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ط اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِo

''بھلا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے حق ہے، اس شخص کے مانند ہوسکتا ہے جو اندھا ہے، بات یہی ہے کہ نصیحت عقل مند ہی قبول کرتے ہیں o''

۳۲۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ

(۳۰) یوسف، ۱۲: ۱۔۳

(۳۱) الرعد، ۱۳: ۱۹

(۳۲) الرعد، ۱۳: ۳۱

الْمَوْتٰی ط بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْتَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰی يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَo

’’اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کے ذریعے پہاڑ چلا دیے جاتے یا اس سے زمین پھاڑ دی جاتی یا اس کے ذریعے مُردوں سے بات کرا دی جاتی (تب بھی وہ ایمان نہ لاتے)، بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں، تو کیا ایمان والوں کو (یہ) معلوم نہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت فرما دیتا، اور ہمیشہ کافر لوگوں کو ان کے کرتوتوں کے باعث کوئی (نہ کوئی) مصیبت پہنچتی رہے گی یا ان کے گھروں (یعنی بستیوں) کے آس پاس اترتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ (عذاب) آ پہنچے، بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتاo‘‘

۳۳۔ الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ o

’’الف لام را، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)۔ یہ (برگزیدہ) کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیںo‘‘

۳٤۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَo

’’بے شک یہ ذکرِ عظیم (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گےo‘‘

۳۵۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَo

---

(۳۳) الحجر، ۱۵: ۱

(۳٤) الحجر، ۱۵: ۹

(۳۵) الحجر، ۱۵: ۸۷

’’اور بے شک ہم نے آپ کو بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں (یعنی سورۂ فاتحہ) اور بڑی عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہےo‘‘

٣٦۔ وَقُلْ اِنِّیْٓ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُo كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَo الَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَo

’’اور فرما دیجئے کہ بے شک (اب) میں ہی (عذابِ الٰہی کا) واضح وصریح ڈر سنانے والا ہوںo جیسا (عذاب) کہ ہم نے تقسیم کرنے والوں (یعنی یہود و نصاریٰ) پر اتارا تھاo جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے (کر کے تقسیم) کر ڈالا (یعنی موافق آیتوں کو مان لیا اور غیر موافق کو نہ مانا)o‘‘

٣٧۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَo

’’اور (اے نبیِ مکرّم!) ہم نے آپ کی طرف ذکرِ عظیم (قرآن) نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے وہ (پیغام اور اَحکام) خوب واضح کر دیں جو ان کی طرف اتارے گئے ہیں اور تاکہ وہ غور و فکر کریںo‘‘

٣٨۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo

’’سو جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود (کی وسوسہ اندازیوں) سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریںo‘‘

٣٩۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ

(٣٦) الحجر، ١٥: ٨٩-٩١

(٣٧) النحل، ١٦: ٤٤

(٣٨) النحل، ١٦: ٩٨

(٣٩) بنى إسرائيل، ١٧: ٩

يَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا كَبِيۡرًاO

''بے شک یہ قرآن اس (منزل) کی رہنمائی کرتا ہے جو سب سے درست ہے اور ان مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری سناتا ہے کہ ان کے لئے بڑا اجر ہےO''

٤٠۔ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِيۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِيَذَّكَّرُوۡا ؕ وَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرًاO

''اور بے شک ہم نے اس قرآن میں (حقائق اور نصائح کو) انداز بدل کر بار بار بیان کیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں، مگر (منکرین کا عالم یہ ہے کہ) اس سے ان کی نفرت ہی مزید بڑھتی جاتی ہےO''

٤١۔ وَ اِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ جَعَلۡنَا بَيۡنَكَ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسۡتُوۡرًاO

''اور جب آپ قرآن پڑھتے ہیں (تو) ہم آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک پوشیدہ پردہ حائل کر دیتے ہیںO''

٤٢۔ وَاِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡيَا الَّتِيۡۤ اَرَيۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ فِي الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمۡ فَمَا يَزِيۡدُهُمۡ اِلَّا طُغۡيَانًا كَبِيۡرًاO

---

(٤٠) بنی إسرائیل، ١٧: ٤١

(٤١) بنی إسرائیل، ١٧: ٤٥

(٤٢) بنی إسرائیل، ١٧: ٦٠

’’اور (یاد کیجئے) جب ہم نے آپ سے فرمایا کہ بے شک آپ کے رب نے (سب) لوگوں کو (اپنے علم و قدرت کے) احاطہ میں لے رکھا ہے، اور ہم نے تو (شبِ معراج کے) اس نظّارہ کو جو ہم نے آپ کو دکھایا لوگوں کے لئے صرف ایک آزمائش بنایا ہے (ایمان والے مان گئے اور ظاہر بین الجھ گئے) اور اس درخت (شجرة الزقوم) کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے، اور ہم انہیں ڈراتے ہیں مگر یہ (ڈرانا بھی) ان میں کوئی اضافہ نہیں کرتا سوائے اور بڑی سرکشی کے o‘‘

٤٣۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًاO

’’اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کے لئے تو صرف نقصان ہی میں اضافہ کر رہا ہے o‘‘

٤٤۔ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًاO وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًاO

’’فرما دیجئے: اگر تمام انسان اور جنّات اس بات پر جمع ہو جائیں کہ وہ اس قرآن کے مثل (کوئی دوسرا کلام بنا) لائیں گے تو (بھی) وہ اس کی مثل نہیں لا سکتے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں o اور بے شک ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال (مختلف طریقوں سے) بار بار بیان کی ہے مگر اکثر لوگوں نے (اسے) قبول نہ کیا (یہ) سوائے ناشکری کے (اور کچھ نہیں) o‘‘

---

(٤٣) بنی إسرائيل، ١٧: ٨٢

(٤٤) بنی إسرائيل، ١٧: ٨٨، ٨٩

٤٥۔ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا o وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا o قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ط اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا o وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا o وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا o

’’اور حق کے ساتھ ہی ہم نے اس (قرآن) کو اتارا ہے اور حق ہی کے ساتھ وہ اترا ہے، اور (اے حبیبِ مکرّم!) ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا ہی بنا کر بھیجا ہے o اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اسے رفتہ رفتہ (حالات اور مصالح کے مطابق) تدریجاً اتارا ہے o فرما دیجئے: تم اس پر ایمان لاؤ یا ایمان نہ لاؤ، بے شک جن لوگوں کو اِس سے قبل علم (کتاب) عطا کیا گیا تھا جب یہ (قرآن) انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں o اور کہتے ہیں: ہمارا رب پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہنا تھا o اور ٹھوڑیوں کے بل گریہ و زاری کرتے ہوئے گر جاتے ہیں، اور یہ (قرآن) ان کے خشوع و خضوع میں مزید اضافہ کرتا چلا جاتا ہے o‘‘

٤٦۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ط اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ط وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا o

’’اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب کی نشانیاں یاد دلائی

(٤٥) بنی إسرائيل، ١٧: ١٠٥-١٠٩

(٤٦) الكهف، ١٨: ٥٧

گئیں تو اس نے ان سے روگردانی کی اور ان (بداعمالیوں) کو بھول گیا جو اس کے ہاتھ آگے بھیج چکے تھے، بے شک ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ اس حق کو سمجھ (نہ) سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ پیدا کر دیا ہے (کہ وہ اس حق کو سن نہ سکیں)، اور اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ کبھی بھی قطعًا ہدایت نہیں پائیں گےo‘‘

۴۷۔ قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًاO

’’فرما دیجئے: اگر سمندر میرے رب کے کلمات کے لئے روشنائی ہوجائے تو وہ سمندر میرے رب کے کلمات کے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہوجائے گا اگرچہ ہم اس کی مثل اور (سمندر یا روشنائی) مدد کے لئے لے آئیںo‘‘

۴۸۔ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَّمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْرَآءِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّاO

’’یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے زمرۂ انبیاء میں سے آدم کی اولاد سے ہیں اور ان (مومنوں) میں سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں (طوفان سے بچا کر) اٹھا لیا تھا، اور ابراہیم کی اور اسرائیل (یعنی یعقوب) کی اولاد سے ہیں اور ان (منتخب) لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت بخشی اور برگزیدہ بنایا، جب ان پر (خدائے) رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے وہ سجدہ کرتے ہوئے اور

(۴۷) الكهف، ۱۸: ۱۰۹

(۴۸) مريم، ۱۹: ۵۸

(زاروقطار) روتے ہوئے گر پڑتے ہیںo‘‘

۴۹۔ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا O

’’سو بے شک ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں ہی آسان کر دیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ پرہیزگاروں کو خوشخبری سنا سکیں اور اس کے ذریعہ جھگڑالو قوم کو ڈر سنا سکیںo‘‘

۵۰۔ طٰهٰO مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى O

’’طا ہا (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o (اے محبوبِ مکرّم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیںo‘‘

۵۱۔ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا O

’’پس اللہ بلند شان والا ہے وہی بادشاہِ حقیقی ہے، اور آپ قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں قبل اس کے کہ اس کی وحی آپ پر پوری اتر جائے، اور آپ (رب کے حضور یہ) عرض کیا کریں کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھا دےo‘‘

۵۲۔ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًاO

---

(٤٩) مريم، ١٩: ٩٧

(٥٠) طه، ٢٠: ١، ٢

(٥١) طه، ٢٠: ١١٤

(٥٢) الفرقان، ٢٥: ١

''(وہ اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے (حق و باطل میں فرق اور) فیصلہ کرنے والا (قرآن) اپنے (محبوب و مقرب) بندہ پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈر سنانے والا ہو جائے o''

۵۳۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا o

''اور کافر کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر قرآن ایک ہی بار (یکجا کرکے) کیوں نہیں اتارا گیا؟ یوں (تھوڑا تھوڑا کرکے اسے تدریجاً اس لئے اتارا گیا ہے) تاکہ ہم اس سے آپ کے قلبِ (اَطہر) کو قوت بخشیں اور (اسی وجہ سے) ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے (تاکہ آپ کو ہمارے پیغام کے ذریعے بار بار سکونِ قلب ملتا رہے)o''

۵۴۔ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًاo

''اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے (بلکہ غور و فکر بھی کرتے ہیں)o''

۵۵۔ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ o

''اور بے شک آپ کو (یہ) قرآن بڑے حکمت والے، علم والے (رب) کی طرف سے سکھایا جا رہا ہےo''

(۵۳) الفرقان، ۲۵: ۳۲

(۵۴) الفرقان، ۲۵: ۷۳

(۵۵) النمل، ۲۷: ٦

٥٦۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَO

’’بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے وہ بیشتر چیزیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیںo‘‘

٥٧۔ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِىْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ O وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ج فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَO

’’(آپ ان سے فرما دیجئے کہ) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہرِ (مکّہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے عزت و حُرمت والا بنایا ہے اور ہر چیز اُسی کی (مِلک) ہے، اور مجھے (یہ) حکم (بھی) دیا گیا ہے کہ میں (اللہ کے) فرماں برداروں میں رہوںo نیز یہ کہ میں قرآن پڑھ کر سناتا رہوں، سو جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لئے راہِ راست اختیار کی اور جو بہکا رہا تو آپ فرما دیں کہ میں تو صِرف ڈر سنانے والوں میں سے ہوںo‘‘

٥٨۔ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ج وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى الْقُرٰٓى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ O

’’اور آپ کا رب بستیوں کو تباہ کرنے والا نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اس کے بڑے مرکزی شہر (capital) میں پیغمبر بھیج دے جو ان پر ہماری آیتیں تلاوت کرے اور

(٥٦) النمل، ٢٧: ٧٦

(٥٧) النمل، ٢٧: ٩١، ٩٢

(٥٨) القصص، ٢٨: ٥٩

ہم بستیوں کو ہلاک کرنے والے نہیں ہیں مگر اس حال میں کہ وہاں کے مکین ظالم ہوں o‘‘

٥٩۔ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍo

’’بے شک جس (رب) نے آپ پر قرآن (کی تبلیغ و اقامت کو) فرض کیا ہے یقیناً وہ آپ کو (آپ کی چاہت کے مطابق) لوٹنے کی جگہ (مکہ یا آخرت) کی طرف (فتح و کامیابی کے ساتھ) واپس لے جانے والا ہے۔ فرما دیجئے: میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو ہدایت لے کر آیا اور اسے (بھی) جو صریح گمراہی میں ہےo‘‘

٦٠۔ وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ کِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِکَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَo بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَo

’’اور (اے حبیب!) اس سے پہلے آپ کوئی کتاب نہیں پڑھا کرتے تھے اور نہ ہی آپ اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے ورنہ اہلِ باطل اسی وقت ضرور شک میں پڑ جاتےo بلکہ وہ (قرآن ہی کی) واضح آیتیں ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ) ہیں جنہیں (صحیح) علم عطا کیا گیا ہے، اور ظالموں کے سوا ہماری آیتوں کا کوئی انکار نہیں کرتاo‘‘

٦١۔ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَo

(٥٩) القصص، ٢٨: ٨٥

(٦٠) العنكبوت، ٢٩: ٤٨، ٤٩

(٦١) الروم، ٣٠: ٥٨

’’اور درحقیقت ہم نے لوگوں (کے سمجھانے) کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے، اور اگر آپ ان کے پاس کوئی (ظاہری) نشانی لے آئیں تب بھی یہ کافر لوگ ضرور (یہی) کہہ دیں گے کہ آپ محض باطل و فریب کار ہیںo‘‘

۶۲۔ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَO

’’پس ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں اُن (آیتوں) کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبّر نہیں کرتےo‘‘

۶۳۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ط وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ نِ الْقَوْلَ ج يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَO

’’اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس (وحی) پر جو اس سے پہلے اتر چکی، اور اگر آپ دیکھیں جب ظالم لوگ اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے (تو کیا منظر ہوگا) کہ ان میں سے ہر ایک (اپنی) بات پھیر کر دوسرے پر ڈال رہا ہوگا، کمزور لوگ متکبّروں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتےo‘‘

(۶۲) السجده، ۳۲: ۱۵

(۶۳) سبا، ۳۴: ۳۱

٦٤۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَO لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ
فَضْلِهٖ ط اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌO وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌO ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ
الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَاج فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖج وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌج وَمِنْهُمْ
سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ O جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًاج وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا
حَرِيْرٌO وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ
شَكُوْرُO نِالَّذِيْ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖج لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا
يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌO

’’بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی، اور ایسی (اُخروی) تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارے میں نہیں ہوگی o تاکہ اللہ ان کا اجر انہیں پورا پورا عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں مزید نوازے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا ہی شکر قبول فرمانے والا ہےo اور جو کتاب (قرآن) ہم نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے، وہی حق ہے اور اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، بے شک اللہ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر ہے خوب دیکھنے والا ہےo پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ایسے لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے

(٦٤) فاطر، ٣٥: ٢٩۔٣٥

چُن لیا (یعنی اُمّتِ محمدیہ کو)، سو ان میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے بھی ہیں، یہی (آگے نکل کر کامل ہو جانا ہی) بڑا فضل ہے o (دائمی اِقامت کے لیے) عدن کی جنّتیں ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان میں انہیں سونے اور موتیوں کے کنگنوں سے آراستہ کیا جائے گا اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہوگی o اور وہ کہیں گے: اللہ کا شکر وحمد ہے جس نے ہم سے گُل غم دُور فرما دیا، بے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا، بڑا شکر قبول فرمانے والا ہے o جس نے ہمیں اپنے فضل سے دائمی اقامت کے گھر لا اتارا ہے، جس میں ہمیں نہ کوئی مشقّت پہنچے گی اور نہ اس میں ہمیں کوئی تھکن پہنچے گی o‘‘

٦٥۔ یٰسٓ o وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ o اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ o عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ o تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ o لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ o

’’یٰسٓ o حکمت سے معمور قرآن کی قسم o بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیں o سیدھی راہ پر (قائم ہیں) o (یہ) بڑی عزت والے، بڑے رحم والے (رب) کا نازل کردہ ہے o تاکہ آپ اس قوم کو ڈر سنائیں جن کے باپ دادا کو (بھی) نہیں ڈرایا گیا سو وہ غافل ہیں o‘‘

٦٦۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ o

---

(٦٥) يٰسٓ، ٣٦: ١-٦

(٦٦) يٰسٓ، ٣٦: ٦٩

''اور ہم نے اُن کو (یعنی نبیِ مکرّم کو) شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ اُن کے شایانِ شان ہے۔ یہ (کتاب) تو فقط نصیحت اور روشن قرآن ہےo''

٦٧۔ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍO

''اللہ ہی نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایک کتاب ہے جس کی باتیں (نظم اور معانی میں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (جس کی آیتیں) باربار دہرائی گئی ہیں، جس سے اُن لوگوں کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر اُن کی جلدیں اور دل نرم ہوجاتے ہیں (اور رِقّت کے ساتھ) اللہ کے ذکر کی طرف (محو ہو جاتے ہیں)۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے۔ اور اللہ جسے گمراہ کردیتا (یعنی گمراہ چھوڑ دیتا) ہےتو اُس کے لئے کوئی ہادی نہیں ہوتاo''

٦٨۔ وَلَقَدۡ ضَرَبۡنَا لِلنَّاسِ فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَO قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا غَيۡرَ ذِىۡ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَO

''اور درحقیقت ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کرسکیں o قرآن عربی زبان میں ہے (جو سب زبانوں سے زیادہ صاف اور بلیغ ہے) جس میں ذرا بھی کجی نہیں ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیارکریںo''

(٦٧) الزمر، ٣٩: ٢٣
(٦٨) الزمر، ٣٩: ٢٧، ٢٨

٦٩۔ حٰمٓO تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِO كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَO

’’حا میم، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والے (رب) کی جانب سے اتارا جانا ہے o (اِس) کتاب کا جس کی آیات واضح طور پر بیان کر دی گئی ہیں علم و دانش رکھنے والی قوم کے لئے عربی (زبان میں) قرآن (ہے)o‘‘

٧٠۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَO

’’اور کافر لوگ کہتے ہیں: تم اِس قرآن کو مت سنا کرو اور اِس (کی قرأت کے اوقات) میں شور و غل مچایا کرو تاکہ تم (اِن کے قرآن پڑھنے پر) غالب رہوo‘‘

٧١۔ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ط فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِO

’’اور اِسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی زبان میں قرآن کی وحی کی تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اُن لوگوں کو جو اِس کے اِردگرد رہتے ہیں ڈر سنا سکیں، اور آپ جمع ہونے کے اُس دن کا خوف دلائیں جس میں کوئی شک نہیں ہے۔ (اُس دن) ایک گروہ جنت میں ہوگا اور دوسرا گروہ دوزخ میں ہوگاo‘‘

---

(٦٩) حم السجدة، ٤١: ١۔٣

(٧٠) حم السجدة، ٤١: ٢٦

(٧١) الشورى، ٤٢: ٧

۷۲۔ حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

’’حا میم، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں) o قسم ہے روشن کتاب کی o بے شک ہم نے اسے عربی (زبان) کا قرآن بنایا ہے تاکہ تم لوگ سمجھ سکو o بے شک وہ ہمارے پاس سب کتابوں کی اصل (لوحِ محفوظ) میں ثبت ہے، یقیناً (یہ سب کتابوں پر) بلند مرتبہ بڑی حکمت والا ہے o‘‘

۷۳۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝

’’اور کہنے لگے: یہ قرآن (مکہ اور طائف کی) دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی (یعنی کسی وڈیرے، سردار اور مال دار) پر کیوں نہیں اتارا گیا o‘‘

۷٤۔ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝

’’اور (اے حبیب!) جب ہم نے جنّات کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا جو قرآن غور سے سنتے تھے، پھر جب وہ وہاں (یعنی بارگاہِ نبوت میں) حاضر ہوئے تو انہوں نے (آپس میں) کہا: خاموش رہو، پھر جب (پڑھنا) ختم ہو گیا تو وہ اپنی قوم کی طرف ڈر سنانے والے (یعنی داعی اِلی الحق) بن کر واپس گئے o‘‘

۷۵۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ اَفَلَا

(۷۲) الزخرف، ٤۳: ١-٤

(۷۳) الزخرف، ٤۳: ۳١

(۷٤) الأحقاف، ٤٦: ۲۹

(۷۵) محمد، ٤۷: ۲۳، ۲٤

يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَاo

’’یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہےo کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے (لگے ہوئے) ہیںo‘‘

٧٦۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍقف فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِo

’’ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور آپ اُن پر جبر کرنے والے نہیں ہیں، پس قرآن کے ذریعے اس شخص کو نصیحت فرمائیے جو میرے وعدۂ عذاب سے ڈرتا ہےo‘‘

٧٧۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ o

’’اور بے شک ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے، تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہےo‘‘

٧٨۔ اَلرَّحْمٰنُo عَلَّمَ الْقُرْاٰنَo خَلَقَ الْاِنْسَانَo عَلَّمَهُ الْبَيَانَo

’’(وہ) رحمٰن ہی ہےo جس نے (خود رسولِ عربی ﷺ کو) قرآن سکھایاo اُسی نے (اِس کامل) انسان کو پیدا فرمایاo اُسی نے اِسے (یعنی نبیٔ برحق ﷺ کو مَا کَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا) بیان سکھایاo‘‘

---

(٧٦) ق، ٥٠: ٤٥

(٧٧) القمر، ٥٤: ١٧

(٧٨) الرحمن، ٥٥: ١۔٤

۷۹۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

’’بے شک یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے (جو بڑی عظمت والے رسول پر اتر رہا ہے) o (اس سے پہلے یہ) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے o اس کو پاک (طہارت والے) لوگوں کے سوا کوئی نہیں چُھوئے گا o تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے اتارا گیا ہے o‘‘

۸۰۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○

’’اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو (اے مخاطب!) تو اسے دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے جھک جاتا، پھٹ کر پاش پاش ہوجاتا، اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کر رہے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں o‘‘

۸۱۔ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ○

’’وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں اُنہی میں سے ایک (باعظمت) رسول کو بھیجا، وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے o‘‘

(۷۹) الواقعة، ٥٦: ۷۷۔۸۰

(۸۰) الحشر، ٥٩: ٢١

(۸۱) الجمعة، ٦٢: ٢

٨٢۔ رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط قَدْ اَحْسَنَ اللهُ لَهٗ رِزْقًا ○

''(اور) رسول کو (بھی بھیجا ہے) جو تم پر اللہ کی واضح آیات پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے، اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے وہ اسے ان جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، بے شک اللہ نے اُس کے لئے نہایت عمدہ رزق (تیار کر) رکھا ہے ○''

٨٣۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ○ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ○

''اور (اے حبیب!) قرآن کو (وقوف، اعراب، تمام کیفیات، مفہوم و معنی کے ساتھ) خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کریں ○ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے ○''

٨٤۔ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ط وَاللهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ

(٨٢) الطلاق، ٦٥: ١١

(٨٣) المزمل، ٧٣: ٤

(٨٤) المزمل، ٧٣: ٢٠

مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ ○

’’بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)، اور اللہ ہی رات اور دن (کے گھٹنے اور بڑھنے) کا صحیح اندازہ رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اُس کے اِحاطہ کی طاقت نہیں رکھتے، سو اُس نے تم پر (مشقت میں تخفیف کر کے) معافی دے دی، پس جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو، وہ جانتا ہے کہ تم میں سے (بعض لوگ) بیمار ہوں گے اور (بعض) دوسرے لوگ زمین میں سفر کریں گے تاکہ اللہ کا فضل تلاش کریں اور (بعض) دیگر اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے، سو جتنا آسانی سے ہو سکے اُتنا (ہی) پڑھ لیا کرو۔‘‘

٨٥۔ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ○

’’(اے حبیب!) آپ (قرآن کو یاد کرنے کی) جلدی میں (نزولِ وحی کے ساتھ) اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کریں ○ بے شک اسے (آپ کے سینہ میں) جمع کرنا اور اسے (آپ کی زبان سے) پڑھانا ہمارا ذِمّہ ہے ○ پھر جب ہم اسے (زبانِ جبریل سے) پڑھ چکیں تو آپ اس پڑھے ہوئے کی پیروی کیا کریں ○ پھر بے شک اس (کے معانی) کا کھول کر بیان کرنا ہمارا ہی ذِمّہ ہے ○‘‘

(٨٥) القيامة، ٧٥: ١٦۔١٩

٨٦۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْـلًا ۝

”بے شک ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل فرمایا ہے ۝“

٨٧۔ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝

”اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اللہ کے حضور) سجدہ ریز نہیں ہوتے ۝“

٨٨۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

”بلکہ یہ بڑی عظمت والا قرآن ہے ۝ (جو) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے ۝“

٨٩۔ سَنُقْرِئُكَ فَـلَا تَنْسٰٓى ۝

”(اے حبیبِ مکرّم!) ہم آپ کو خود (ایسا) پڑھائیں گے کہ آپ (کبھی) نہیں بھولیں گے ۝“

---

(٨٦) الدهر، ٧٦: ٢٣

(٨٧) الإنشقاق، ٨٤: ٢١

(٨٨) البروج، ٨٥: ٢١، ٢٢

(٨٩) الأعلى، ٨٧: ٦

فَصْلٌ فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَحَمَلَتِهِ

﴿قرآن حکیم اور اسے پڑھنے، سمجھنے والوں کے فضائل﴾

١۔ عَنْ عُثْمَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: خَيْرُكُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. رواه البخاري.

وفي رواية عنه: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. رواه البخاري.

''حضرت عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن حکیم سیکھے اور سکھائے۔

اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

الحديث رقم ١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: خير كم من تعلم القرآن وعلمه، ٤/١٩١٩، الرقم: ٤٧٣٩، ٤٧٤١، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في تعليم القرآن، ٥/١٧٣۔ ١٧٥، الرقم: ٢٩٠٧۔٢٩٠٩، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في ثواب قراءة القرآن، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٩، الرقم: ٨٠٣٦۔ ٨٠٣٨، وابن ملجة في السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن وعلمه، ١/٧٦۔٧٧، الرقم: ٢١١، ٢١٢۔

٢۔ عَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ: وَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا أُقْرِيءُ.

رواه ابن ماجة و أحمد و الدارمي و ابن أبي شيبة.

''حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں: مصعب نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اس (اعلیٰ) مقام پر بٹھایا کہ میں (اسے) قرآن پڑھاؤں۔''

٣۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْمَاهِرُ

الحديث رقم ٢: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: من تعلم القرآن وعلمه، ١/٧٧، الرقم: ٢١٣، وأحمد بن حنبل عن علی ﷺ في المسند، ١/١٥٣، الرقم: ١٣١٧، والدارمي في السنن، ٢/٥٢٩، الرقم: ٣٣٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٢، الرقم: ٣٠٠٧١۔ ٣٠٠٧٢، وابن كثير الدورقي في مسند سعد، ١/١٠٤، الرقم: ٥٠، وأبويعلي في المسند، ٢/١٣٦، الرقم: ٨١٤۔

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: سورة عبس، ٤/١٨٨٢، الرقم: ٤٦٥٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل الماهر في القرآن و الذي يتتعتع فيه، ١/٥٤٩، الرقم: ٧٩٨، و الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل قارئ القرآن، ٥/١٧١، الرقم: ٢٩٠٤، و قال أبو عيسي: هذا حديث حسن صحيح، و أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في ثواب قراء ة القرآن، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥٤، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٢١، الرقم: ٨٠٤٦۔ ٨٠٤٧، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: ثواب القرآن، ٢/١٢٤٢، الرقم: ٣٧٧٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٨، ٩٤، الرقم: ٢٤٢٥٧، ٢٤٦٧٧۔

بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَ هُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ.

و في رواية: وَ الَّذِي يَقْرَأُ وَ هُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ.

متفق عليه و هذا لفظ مسلم.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کا ماہر معزز و محترم فرشتوں اور معظم و مکرّم انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہو لیکن اس میں اٹکتا ہو اور (پڑھنا) اس پر (کند ذہن یا موٹی زبان ہونے کی وجہ سے) مشکل ہو اس کے لئے بھی دوگنا اجر ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ یہ پڑھنا اس کے لئے سخت مشکل ہو، اس کے لئے دو اجر ہیں۔''

٤۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: فضل القرآن على سائر الكلام، ٤/١٩١٧، الرقم: ٤٧٣٢، و في كتاب: فضائل القرآن، باب: إثم من راءى بقراءة القرآن أو تأكل به أو فخر به، ٤/١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧٢، و في كتاب: الأطعمة، باب: ذكر الطعام، ٥/٢٠٧٠، الرقم: ٥١١١، و في كتاب: التوحيد، باب: قراءة الفاجر و المنافق و أصواتهم و تلاوتهم لا تجاوز حناجرهم، ٦/٢٧٤٨، الرقم: ٧١١٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضيلة حافظ القرآن، ١/٥٤٩، الرقم: ٧٩٧، و الترمذي في السنن، كتاب: الأمثال عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في مثل المؤمن القارئ القرآن و غير القارئ، ٥/١٥٠، الرقم: ٢٨٦٥، و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، و النسائي في ←

الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ، وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ.

و في رواية: بَدَلَ الْمُنَافِقِ الْفَاجِرِ. متفق عليه و هذا لفظ مسلم.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بندۂ مومن قرآن مجید پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال مالٹا کی طرح (عرب کے ایک) لذیذ پھل کی سی ہے جس کی خوشبو بھی اچھی اور مزہ بھی خوب اور پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ بندۂ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کی مثال خشک کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی البتہ ذائقہ شیریں ہوتا ہے اور وہ منافق جو قرآن مجید پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ (گلاب کے پھول) کی سی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتا حنظلہ (تمہ) کی سی ہے کہ اس میں خوشبو بالکل نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور ایک روایت میں ’’منافق کی بجائے فاجر (یعنی بدکار) کے الفاظ ہیں۔‘‘

٥۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي

------ السنن، كتاب: الإيمان و شرائعه، باب: مثل الذي يقرأ القرآن من مؤمن و منافق، ٨/١٢٤، الرقم: ٥٠٣٨، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، ١/٧٧، الرقم: ٢١٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٠٣۔

الحديث رقم ٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: من يؤمر أن يجالس، ٤/٢٥٩، الرقم: ٤٨٢٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ←

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيْحَ لَهَا، وَ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيْحَ لَهَا، وَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيْحِهِ وَ مَثَلُ جَلِيْسِ السُّوءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيْرِ إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ.

رواه أبو داود وأحمد وأبو يعلى مختصرا.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ مومن بندہ جو تلاوتِ قرآن کرتا ہے اس کی مثال مالٹا کی طرح لذیذ پھل کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی خوش کن اور مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور وہ مومن بندہ جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال سوکھی کھجور (چھوہارہ) کی طرح ہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ شیریں ہوتا ہے اور فاجر (بدکار) جو قرآنِ پاک پڑھتا ہے، اس کی مثال ریحانہ (گلاب کے پھول) کی سی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت نہ کرنے والے فاجر کی مثال حنظلہ (تمہ) کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہوتی اور نیک صالح شخص کے پاس بیٹھنے والے کی مثال خوشبو فروش (عطار) کے

------ ٤/٤٠٨، و أبو يعلى في المسند، ٧/٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٥، و القضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٨٩، الرقم: ١٣٨١، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٢٧، الرقم: ٢١٩١، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٩٩، الرقم: ٢٢١٥، و الطيالسي في المسند، ١/٧٠، الرقم: ٥١٥۔

پاس بیٹھنے والے کی سی ہے کہ تجھے اس سے کچھ بھی نہ ملے تو اس کی خوشبو تو تجھے ضرور پہنچے گی اور برے آدمی کے پاس بیٹھنے والے کی مثال بھٹی والے (لوہار) کے پاس بیٹھنے والے کی طرح ہے کہ اگر اس کی کالک تجھے نہ بھی پہنچے تو کم از کم اس کا دھواں تو تیرے ناک میں ضرور داخل ہو گا۔‘‘

٦۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِأَصْحَابِهِ. رواه مسلم.

’’حضرت ابوامامہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن مجید پڑھا کرو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرنے والا بن کر آئے گا۔‘‘

٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي

الحديث رقم ٦: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة، ١/٥٥٣، الرقم: ٨٠٤، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٥/٢٥٤، الرقم: ٢٢٢٤٧، ٢٢٢٦٧، و الطبراني فى المعجم الأوسط، ١/١٥٠، الرقم: ٤٨، و فى المعجم الكبير، ٨/١١٨، الرقم: ٧٥٤٦، و ابن حبان فى الصحيح، ١/٣٢٢، الرقم: ١١٦، و البيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٣٤١، الرقم: ١٩٨٠۔

الحديث رقم ٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: اغتباط صاحب القرآن، ٤/١٩١٩، الرقم: ٤٧٣٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل من يقوم بالقرآن، ١/ ٥٥٨، الرقم: ٨١٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٩، الرقم: ١٠٢١٨، و البيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٨٩، الرقم: ٧٦١٦، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٢٩، الرقم: ٢٢٠١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٠٨، و قال رواه الطبراني في الأوسط و رجاله موثقون۔

اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ: لَيْتَنِي أُوْتِيتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ، فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوْتِيتُ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ. متفق عليه. و هذا لفظ البخاري.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حسد (رشک) تو بس دو آدمیوں سے ہی کرنا جائز ہے۔ پہلا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (پڑھنا و سمجھنا) سکھایا تو وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اس کا پڑوسی اسے قرآن پڑھتے ہوئے سنتا ہے تو کہہ اٹھتا ہے کہ کاش مجھے بھی اس کی مثل قرآن عطا کیا جاتا تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال بخشا ہے اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے کاش مجھے بھی اتنا مال ملتا جتنا اسے ملا ہے تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔''

٨۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ

الحديث رقم ٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على الشهيد، ١/ ٤٥٠، الرقم: ١٢٧٨، وفي باب: من يقدم في اللحد، ١/ ٤٥٢، الرقم: ١٢٨٢۔ ١٢٨٣، و الترمذي في السنن، كتاب: الجنائز عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في ترك الصلاة على الشهيد، ٣/ ٣٥٤، الرقم: ١٠٣٦، و أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الشهيد يغسل، ٣/ ١٩٦، الرقم: ٣١٣٨، و النسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ترك الصلاة عليهم، ٤/ ٦٢، الرقم: ١٩٥٥، وابن ماجة في السنن، كتاب: ما جاء في الجنائز، باب: ما جاء في الصلاة على الشهداء و دفنهم، ١/ ٤٨٥، الرقم: ١٥١٤۔

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَ قَالَ: أَنَا شَهِيْدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البخاري والترمذي وغيرهم.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ شہداء اُحد میں سے دو، دو صحابہ کرام کو ایک کپڑے (کفن) میں جمع فرماتے اور پوچھتے کہ ان میں سے قرآن کسے زیادہ یاد ہے؟ جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے قبر میں آگے کر دیتے اور فرماتے: میں قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گا۔''

٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ الٓمٓ حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ.

رواه الترمذي والبزار وابن أبي شيبة والطبراني.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اس کے بدلہ میں ایک نیکی

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فيمن قرأ حرفا من القرآن ماله من الأجر، ٦/ ١٧٥، الرقم: ٢٩١٠، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، والبزار في المسند، ٧/ ١٩٢، الرقم: ٢٧٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١١٨، الرقم: ٢٩٩٣٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٠٢، الرقم: ٣١٤، وفي المعجم الكبير، ١٨، ٧٦، الرقم: ١٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٤٢، الرقم: ١٩٨٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٢٢٥،الرقم: ٢١٨٥۔

ہے اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (گویا صرف الٓمٓ پڑھنے سے تیس نیکیاں مل جاتی ہیں)۔‘‘

١٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ عزوجل: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ.

رواه الترمذي والدارمي والبيهقي.

وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن.

’’حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت فرماتا ہے: جس شخص کو قرآن اور میرا ذکر اتنا مشغول کردے کہ وہ مجھ سے کچھ مانگ بھی نہ سکے۔ تو میں اسے مانگنے والوں سے بھی زیادہ عطا فرما دیتا ہوں اور تمام کلاموں پر اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن حکیم) کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر (فضیلت ہے)۔‘‘

١١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (٢٥)، ٥/١٨٤، الرقم: ٢٩٢٦، والدارمي في السنن، ٢/٥٣٣، الرقم: ٣٣٥٦، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/١٤٩، الرقم: ١٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٥٣، الرقم: ٢٠١٥، وفي الإعتقاد، ١/١٠٢، والحكيم الترمذي في نوارد الأصول، ٣/٢٥٩، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٢/٢٢٦، الرقم: ٢١٨٩۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (١٨)، ٥/١٧٧، الرقم: ٢٩١٣، والدارمى فى السنن، ←

لَيْسَ فِي جَوفِهِ شَيءٌ مِنَ الْقُرآنِ، كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ.

رواه الترمذي و الدارمي و أحمد.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد.

’’حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔‘‘

١٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: إِقْرَأْ وَارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا،

...... كتاب: فضائل القرآن، باب: فضل من قرأ القرآن، ٢/٥٢١، الرقم: ٣٣٠٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٢٢٣، الرقم: ١٩٤٧، والحاكم فى المستدرك، ١/٧٤١، الرقم: ٢٠٣٧، و البيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٣٢٨، الرقم:١٩٤٣، و المقدسى فى الأحاديث المختارة، ٩/٥٣٧، الرقم: ٥٢٥۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذى فى السنن ، كتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب (١٨)، ٥/١٧٧، الرقم: ٢٩١٤، وأبو داود فى السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فى القراءة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٦٤، وابن ماجة عن أبى سعيد الخدرى ﷺ فى السنن، كتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ٢/١٢٤٢، الرقم: ٣٧٨٠ ، وابن حبان فى الصحيح، ٣/٤٣، الرقم: ٧٦٦، والحاكم فى المستدرك، ١/٧٣٩، الرقم: ٢٠٣٠، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١/٥٦٠، الرقم: ١٠٣٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/١٣١، الرقم: ٣٠٥٦، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/١٩٢، الرقم: ٦٧٩٩۔

فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا. رواه الترمذي وأبوداود.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتا جا اور یوں ترتیل سے پڑھ، جیسے تو دنیا میں ترتیل کیا کرتا تھا، تیرا ٹھکانا جنت میں وہاں پر ہوگا جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔''

١٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ (الْقُرْآنُ): يَا رَبِّ، حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ، زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ، ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضَى عَنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَ، وَتُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً.

رواه الترمذي والحاكم والبيهقي.

وقال أبوعيسي: هذا حديث حسن صحيح، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بروزِ قیامت صاحبِ قرآن (قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا) آئے گا تو قرآن کہے گا:

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (١٨)، ٥/١٧٨، الرقم: ٢٩١٥، و الحاكم في المستدرك، ١/٧٣٨، الرقم: ٢٠٢٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٠-١٣١، الرقم: ٣٠٠٤٧- ٣٠٠٤٨، ٣٠٠٥٨، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٤٦، الرقم: ١٩٩٦-١٩٩٧، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٢٨، الرقم: ٢١٩٨۔

اے رب! اسے زیور پہنا، تو صاحبِ قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اسے اور بھی (اصلی لباس) پہنا، تو اسے عزت و بزرگی کا لباس پہنا دیا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے مولیٰ! اب اس سے راضی ہو جا (اس کی تمام خطائیں معاف کردے) تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور (جنت کے زینے) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں اس کی نیکی بڑھتی جائے گی۔‘‘

١٤۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَومَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَو كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا. رواه أبو داود وأحمد و الحاكم و أبو يعلى.

و قال الحاكم: صحيح الإسناد.

’’حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس پر عمل بھی کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی اس دنیا میں لوگوں کے گھروں میں چمکنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہو گی۔ تو اس کے بارے میں تمہارا کیا

الحديث رقم ١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في ثواب قرأة القرآن، ٢/ ٧٠، الرقم: ١٤٥٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٤٠، و الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٥٦، الرقم: ٢٠٨٥، و أبو يعلي في المسند، ٣/ ٦٥، الرقم: ١٤٩٣، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٢٩، الرقم: ١٩٤٨، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٢٨، الرقم: ٢١٩٦.

خیال ہے جس نے خود اس پر عمل کیا؟ (یعنی اس کے ماں باپ کو تو تاج پہنایا جائے گا اور اس کا اپنا مقام تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے)۔‘‘

١٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه يَقُولُ: اقْرَءُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ نِعْمَ الشَّفِيعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنَّهُ يَقُولُ يَومَ الْقِيَامَةِ: يَا رَبِّ حَلِّهِ حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ فَيُحَلَّى حِلْيَةَ الْكَرَامَةِ، يَا رَبِّ اكْسِهِ كِسْوَةَ الْكَرَامَةَ فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْكَرَامَةَ، يَا رَبِّ أَلْبِسْهُ تَاجَ الْكَرَامَةِ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَاءَكَ شَيءٌ.

رواه الدارمي والقضاعي والديلمي.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (اے لوگو!) قرآن پڑھو۔ بیشک قیامت کے روز نہایت ہی اچھا شفاعت کرنے والا ہے۔ قیامت کے روز یہ عرض گزار ہوگا، اے میرے رب! اس شخص (صاحب قرآن) کو عزت والا زیور پہنا پس اسے عزت والا زیور پہنایا جائے گا، اے میرے رب! اسے عزت والا لباس پہنا تو اسے عزت والا لباس پہنایا جائے گا، اے میرے رب اسے عزت والا تاج پہنا، اے رب! اس سے راضی ہوجا۔ بیشک تیری رضا کے بعد کوئی چیز نہیں بچتی (جس کا مطالبہ کیا جائے)۔‘‘

١٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبَشَّرْ.

رواه الدارمي وابن منصور.

الحديث رقم ١٥: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٢٢، الرقم: ٣٣١١، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٥٧، الرقم: ١٣١٠، والديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ٤/٢٦٢، الرقم: ٦٧٧٢۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٣۔ ٣٣٢٤، و ابن منصور في السنن، ١/١٢، الرقم: ٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨٠۔

وفي رواية عنه: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيُبَشَّرْ. رواه ابن أبي شيبة.

’’حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جو قرآن سے محبت کرتا ہے۔

اور آپ ہی سے مروی ایک روایت کے الفاظ ہیں: خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا۔‘‘

١٧۔ عَنْ عَبْدِاللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ، فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ فَهُوَ آمِنٌ. رواه الدارمي وابن المبارك.

وفي رواية عنه قَالَ: هَذَا الْقُرْآنُ مَأْدُبَةُ اللهِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنْهُ شَيْئًا فَلْيَفْعَلْ.

رواه الطبراني بأسانيد و رجال هذ الطريق رجال الصحيح.

’’حضرت عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ بیشک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے پس جو اس دسترخوان میں شامل ہوگیا اسے امن نصیب ہوگیا۔‘‘

اور ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ ہی سے مروی ہے آپ نے فرمایا: یہ قرآن اللہ تبارک و تعالیٰ کا دسترخوان ہے پس تم میں سے جو شخص اس سے سیکھنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اس سے ضرور سیکھے۔‘‘

الحديث رقم ١٧: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٢، و ابن المبارك في الزهد، ١/٢٧٢، الرقم: ٧٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٢٩، الرقم: ٨٦٤٢، و عبد الرزاق في المصنف، ٣/٣٦٨، الرقم: ٥٩٩٨، و ابن منصور في السنن، ١/٤٣، الرقم: ٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٦٤۔

١٨۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُو، وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ. متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

''حضرت براء بن عازب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ہی دو رسیوں کے ساتھ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا، پس اس آدمی کے اوپر بادل چھا گیا اور وہ اس کے نزدیک سے نزدیک تر ہوتا گیا، یہاں تک کہ اس کا گھوڑا بدکنے لگا۔ جب صبح کے وقت وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سکینہ (اطمینانِ قلب) ہے جس کا (تمہارے دل پر) تلاوتِ قرآن کے باعث نزول ہوا۔''

١٩۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَذِنَ اللهُ لِعَبْدٍ فِي شَيءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا وَ إِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ

الحديث رقم ١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: فضل سورة الكهف، ٤/١٩١٤، الرقم: ٤٧٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: نزول السكينة لقراءة القرآن، ١/٥٤٧، الرقم: ٧٩٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٦٢، الرقم: ١١٥٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨١، ٢٩٣، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٦٧، الرقم: ١٧٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٧٣۔

الحديث رقم ١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (١٧)، ٥/١٧٦، الرقم: ٢٩١١، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦٨، الرقم: ٢٢٣٦٠، و الطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٥١، الرقم: ٧٦٥٧، و المروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/٢٠٨، الرقم: ١٧٨، والمنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٢٨، الرقم: ٢١٩٧۔

فِي صَلَاتِهِ وَ مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ.

رواه الترمذي و أحمد و الطبراني.

''حضرت ابو امامہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی کوئی چیز اتنے غور (ومحبت) سے نہیں سنتا، جتنے غور سے اس کی دو رکعت نماز سنتا ہے۔ بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے، نیکی اس بندے کے سر پر سایہ فگن رہتی ہے اور بندے کسی عمل سے اتنا قربِ الٰہی نہیں پا سکتے جتنا قرب کلامِ الٰہی یعنی قرآن کے ذریعہ سے پا سکتے ہیں۔''

٢٠۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى، فَقَرَأَ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيْتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى (وَكَانَ ابْنُهُ) فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوقَ رَأْسِي فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَيْنَمَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ أَقْرَأُ فِي مِرْبَدِي إِذْ جَالَتْ فَرَسِي، فَقَالَ

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: نزول السكينة و الملائكة عند قراءة القرآن، ٤/ ١٩١٦، الرقم: ٤٧٣٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: نزول السكينة لقراءة القرآن، ١/ ٥٤٨، الرقم: ٧٩٦، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦٧، الرقم: ٨٢٤٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٨١، الرقم: ١١٧٨٣، و الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٤٠، الرقم: ٢٠٣٤، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٥٨٤، الرقم: ٢٦٨٠، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٣٠، الرقم: ٢٢٠٦۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ: اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ: فَقَرَأْتُ ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ: فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اقْرَأْ ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ: فَانْصَرَفْتُ وَكَانَ يَحْيَى قَرِيْبًا مِنْهَا خَشِيْتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ فِيْهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَو قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَرَاهَا النَّاسُ مَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ.

متفق عليه و هذا لفظ مسلم.

ورواه الحاكم بنحوه باختصار وقال فيه: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ قَالَ: مُدَلَّاةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ، مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ قَالَ: فَقَال: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ، أَمَا إِنَّكَ لَو مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ.

وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات کھجوروں کے کھلیان میں قرآن پاک پڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کا گھوڑا (جو ایک جانب بندھا ہوا تھا) کودنے لگا۔ (وہ تلاوت سے رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا) وہ پھر پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر کودنے لگا۔ اسی طرح انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر کودنے لگا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر ہوا کہیں یہ یحییٰ (ان کے بیٹے تھے جو ایک جانب گھوڑے کے پاس ہی سو رہے تھے) کو کچل نہ دے۔ میں اٹھ کر گھوڑے کے پاس گیا تو اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر کے اوپر ایک سائبان سا ہے جس میں بہت سے چراغ

جل رہے ہیں (میرے دیکھتے ہی دیکھتے) وہ فضا میں اوپر کو بلند ہوگیا یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ فرمایا: میں نے صبح حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آج آدھی رات کے وقت میں اپنے کھجوروں کے کھلیان میں تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے، عرض کیا: میں نے پڑھا تو گھوڑا کودنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تمہیں پڑھتے رہنا چاہئے تھا۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے پڑھا تو گھوڑا پھر کودنے لگا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حضیر کے بیٹے! تم پھر بھی پڑھتے رہتے۔ (تمہیں تلاوت قرآن موقوف نہ کرنی چاہئے تھی)۔ عرض کرنے لگے: میں نے تلاوت موقوف کر دی کیونکہ یحییٰ گھوڑے کے قریب سو رہا تھا، مجھے خوف ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل نہ دے۔ پھر میں نے ایک سائبان سا دیکھا جس میں چراغ سے روشن تھے۔ وہ فضا میں بلند ہوگیا یہاں تک کہ پھر مجھے نظر نہ آیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ملائکہ تھے جو تمہاری تلاوت سننے آئے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کے وقت لوگ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ان میں سے کوئی فرشتہ پوشیدہ نہ رہتا۔‘‘

امام حاکم نے بھی اسی طرح مختصراً روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: ’’میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو اچانک چراغوں کی طرح کوئی چیز دیکھی جو کہ آسمانوں اور زمین کے درمیان لٹک رہے تھے۔ پھر عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! (اس کے بعد) مجھ میں (تلاوت) جاری رکھنے کی طاقت نہ رہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ملائکہ تھے جو قرأت قرآن (سننے) کے لئے نازل ہوئے تھے پس اگر تم تلاوت جاری رکھتے تو بہت سے (روحانی انوار و عجائبات) کا مشاہدہ کرتے۔‘‘

٢١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: ما يقول في سجود القرآن، ٢/٤٧٢، الرقم: ٥٧٩، ←

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي رَأَيْتُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَرَأَيْتُ كَأَنِّي قَرَأْتُ سَجْدَةً، فَرَأَيْتُ الشَّجَرَةَ كَأَنَّهَا تَسْجُدُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ، وَ هِيَ تَقُولُ: اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ أَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَرَأَ السَّجْدَةَ، فَسَمِعْتُهُ، وَ هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ مِثْلَ مَاقَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ.

رواه الترمذي و ابن ماجة و ابن خزيمة و ابن حبان واللفظ له.

وقال أبوعيسي: هذا حديث حسن، و قال الحاكم: هذا حديث صحيح.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت بیان کی کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا گویا میں نے نماز میں سجدہ والی آیت پڑھی (اور سجدہ کیا) پھر دیکھا کہ وہ درخت بھی میرے سجدے کی وجہ سے سجدہ میں پڑا ہے۔ میں نے سنا کہ درخت سجدے میں پڑے پڑے کہہ رہا ہے: اے میرے پروردگار! اس سجدہ کی برکت سے میرے لئے اپنے پاس اجر

...... وابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة و السنة فيها، باب: سجود القرآن، ١/٣٣٤، الرقم: ١٠٥٣، و ابن خزيمة في الصحيح، ١/٢٨٢، الرقم: ٥٦٢، و ابن حبان في الصحيح، ٦/٤٧٣، الرقم: ٢٧٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٣٤١، الرقم: ٧٩٩، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٢٩، الرقم: ١١٢٦٢، و ابن اسحاق في شعار أصحاب الحديث، ١/٦٣، الرقم: ٨٤، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٣٣، الرقم: ٢٢١٩.

لکھ دے، اسے میرے لئے اپنے پاس خزانہ بنا دے۔ مجھ سے گناہ دور فرما دے اور اسے میری طرف سے ایسے قبول فرما جیسے تونے اپنے (مکرم) بندے حضرت داود علیہ السلام سے قبول فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے آیت سجدہ تلاوت فرمائی پھر میں نے سنا کہ آپ ﷺ حالت سجدہ میں وہی الفاظ ادا فرما رہے تھے جو اس آدمی نے درخت کے کلام سے نقل کئے تھے (یعنی درخت کی دعا)۔‘‘

٢٢۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوا إِلَى اللهِ بِأَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ. رواه الترمذي.

’’حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تم قرآن سے بڑھ کر افضل کسی اور چیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف ہرگز نہیں لوٹو گے۔‘‘

٢٣۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَ إِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ، فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي الْهَوَاجِرِ و أَسْهَرْتُ

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عند رسول الله ﷺ، باب: (١٧)، ٥ / ١٧٧، الرقم: ٢٩١٢۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: ثواب القرآن، ٢ / ١٢٤٢، الرقم: ٣٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٢٣٠٠٠، ٥ / ٣٥٢، الرقم: ٢٣٠٢٦، والدارمي في السنن، ٢ / ٥٤٣، الرقم: ٣٣٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ١٢٩، الرقم: ٣٠٠٤٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ٥١، الرقم: ٥٧٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٣٤٤، الرقم: ١٩٨٩۔

لَيْلَكَ، وَ إِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَ إِنَّكَ الْيَومَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ وَ يُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَ يُكْسَى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ: بِمَ كُسِيْنَا هَذَا؟ وَ يُقَالُ لَهُمَا: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرآنَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَ غُرَفِهَا، فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا.

رواه ابن ماجة طرفا منه و أحمد و الدارمي و اللفظ له.

’’حضرت بریدہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز قرآن، قرآن پڑھنے والے کو اس وقت ملے گا جب اس کی قبر پھٹے گی (اور وہ قبر سے باہر نکلے گا) ایسے شخص کی شکل میں جس کا رنگ کمزوری اور خوف کی وجہ سے تبدیل ہو چکا ہو اور کہے گا کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ تو وہ شخص کہے گا میں تجھے نہیں پہچانتا، پس قرآن کہے گا میں تمہارا دوست قرآن ہوں وہ دوست جس نے دوپہر کے وقت شدید گرمی کے دنوں میں اپنے چشموں سے سیراب کیا اور تیری راتوں کو جگائے رکھا اور بے شک ہر تاجر اپنے کاروبار کے پیچھے بھاگتا ہے اور بے شک تو بھی آج اپنے اس کاروبار کے پیچھے بھاگے گا (جو تجھے نفع دے) پس اس شخص کو اس کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشہ کی زندگی (یعنی پروانہ جنت) تھما دیا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج سجایا جائے گا اور اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا سے بھی نہیں لگائی جاسکتی۔ پس وہ دونوں کہیں گے ہمیں کس وجہ سے یہ قیمتی جوڑے پہنائے گئے تو ان سے کہا جائے گا تمہارے بیٹے کے (دنیا میں) قرآن سیکھنے کی وجہ سے پھر اس صاحب قرآن کو کہا جائے گا کہ جنت کے کمروں اور سیڑھیوں پر اس قرآن کو پڑھتا جا پس وہ اس وقت تک ان (سیڑھیوں) پر چڑھتا رہے گا جب تک وہ قرآن کو پڑھتا رہے گا خواہ اس کا پڑھنا جلدی کے ساتھ ہو یا ٹھہر ٹھہر کر۔‘‘

٢٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَأْ وَاصْعَدْ فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةً حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيءٍ مَعَهُ. رواه ابن ماجة وأحمد وأبويعلى.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کے لیے (قیامت کے دن) حکم ہوگا جب وہ جنت میں داخل ہوگا کہ قرآن پڑھ اور اوپر چڑھتا چلا جا وہ قرآن مجید پڑھتا چلا جائے گا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ترقی کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ جہاں اس کی آخری آیت ہوگی اتنا ہی اس کا (جنت میں بلند) درجہ ہوگا۔''

٢٥۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَ حَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَ الْجَافِي عَنْهُ، وَ إِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

رواه أبوداود و البخاري في الأدب وابن أبي شيبة والبزار.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: الأدب، باب: ثواب القرآن، ٢/٢٤٢، الرقم: ٣٧٨٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٠، الرقم: ١١٣٧٨، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٤٦، الرقم: ١٠٩٤، والكناني في مصباح الزجاجة، ٤/١٢٥، الرقم: ١٣٢٨۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في تنزيل الناس منازلهم، ٤/٢٦١، الرقم: ٤٨٤٣، و البخاري في الأدب المفرد، ١/١٣٠، الرقم: ٣٥٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٢١، الرقم: ٣٢٥٦١، والبزار في المسند، ٨/٧٤، الرقم: ٣٠٧٠، و البيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٦٣، وفي شعب الإيمان، ٢/٥٥٠، الرقم: ٢٦٨٥۔

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھے مسلمان کی تعظیم کرنا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا ایک حصہ ہے، اور قرآن مجید کے عالم کی جو اس میں تجاوز کرتا ہو نہ اس (کی تعلیمات) سے پیچھے ہٹتا ہو (اس کی تعظیم کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے)، اور اسی طرح عدل کرنے والے حکمران کی تعظیم کرنا (بھی تعظیمِ الٰہی کا ایک حصہ ہے)۔‘‘

٢٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَافَظَ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ.

رواه ابن خزيمة والحاكم و اللفظ له و البيهقي.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان (پانچ وقت کی) فرض نمازوں کی حفاظت کرے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے رات کو ایک سو آیات تلاوت کی وہ (اللہ تعالیٰ کے) فرمانبردار بندوں میں لکھا جائے گا۔‘‘

٢٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ٢٦: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٨٠، الرقم: ١١٤٢، و الحاكم في المستدرك، ١/٤٥٢، الرقم: ١١٦٠، و ابن منصور في السنن، ٢/٤٢٧، الرقم: ١٣٦، و قال: سنده صحيح، و ابن ابي شيبة في المصنف، ٦/١٣٤، الرقم: ٣٠٠٨٤، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٩٩، الرقم: ٢١٩١، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٣٢، الرقم: ٢٢١٦۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تحزيب القرآن، ٢/٥٧، الرقم: ١٣٩٨، و ابن حبان في الصحيح، ←

اللهِ ﷺ، مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَ مَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَ مَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ.

رواه أبو داود و ابن حبان.

وفي رواية عنه: مَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُتَفَكِّرِيْنَ.

رواه الديلمي.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دس آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ غافل بندوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جس شخص نے سو آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ اطاعت گزار بندوں میں لکھا جائے گا، اور جس شخص نے ہزار آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ (بے حد وحساب) ثواب پانے والوں میں لکھا جائے گا۔''

اور انہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ''جس شخص نے ہزار آیات (کی تلاوت) کے ساتھ قیام کیا وہ (اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں) غور وفکر کرنے والا لکھا گیا۔''

٢٨۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ِللهِ أَهْلِيْنَ مِنَ

......٦/ ٣١٠، الرقم: ٢٥٧٢، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/ ٤٩٢، الرقم: ٥٥٢٨، والنووي في التبيان، ١/ ٧٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٢٤٨، الرقم: ٩٤٥۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه إبن ماجة فى السنن، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن و علمه ١/ ٧٨، الرقم: ٢١٥، و النسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ١٧، الرقم: ٨٠٣١، والحاكم فى المستدرك، ١/ ٧٤٣، الرقم: ٢٠٤٦، وقال الحاكم: وقد روى هذا حديث من ثلاثه أوجه عن أنس رضي الله عنه هذا أمثلها، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ١٢٧، الرقم: ١٢٣٠١، والحارث فى المسند (زوائد الهيثمى)، ٢/ ٧٣٩، الرقم: ٧٣٣۔

النَّاسِ. قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ، هُمْ أَهْلُ اللهِ وَ خَاصَّتُهُ. رواه النسائي في السنن الكبرى و إسناده صحيح.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون (خوش نصیب) ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے، وہی اللہ والے اور اس کے خواص ہیں۔''

۲۹۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَوْصِنِي؟ قَالَ: أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِي قَالَ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ، وَ ذُخْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ.......الحديث.

رواه ابن حبان و الطبراني و البيهقي.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ ہی سارے معاملے کی اصل ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ مزید وصیت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے ابوذر!) تلاوتِ قرآن ضرور کیا کرو کہ یہ زمین میں

الحديث رقم ٢٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/ ٧٦-٧٨، الرقم: ٣٦١، و الطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ١٥٧، الرقم: ١٦٥١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ٢٤٢، الرقم: ٤٩٤٢، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٢٧، الرقم: ٢١٩٣، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/ ٣١، الرقم: ٤٠٦٨، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٣، الرقم: ٩٤، و في مجمع الزوائد، ٤/ ٢١٦۔

تمہارے لئے نور اور آسمانوں میں تمہارے لئے (نیکیوں کا) ذخیرہ ہوگا۔‘‘

٣٠۔ عَنْ سَلَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مُطِيعٍ قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ رضي الله عنه يَقُولُ: أُعْمُرُوْا بِهِ قُلُوْبَكُمْ وَاعْمُرُوْا بِهِ بُيُوتَكُمْ قَالَ: أُرَاهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ.

رواه الدارمي.

’’حضرت سلام ابن ابی مطیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے: قرآن کے ذریعے اپنے دلوں اور گھروں کو آباد کیا کرو۔‘‘

٣١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَجِدَّ مَعَ جِدٍّ، وَ لَا يَجْهَلَ مَعَ جَهْلٍ وَ فِي جَوفِهِ كَلَامُ اللهِ تَعَالَى. رواه الحاكم والبيهقي.

وقال الحاكم: صحيح الإسناد.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، اس نے اپنے دونوں پہلوؤں (یعنی سینے میں ظاہراً عملِ) نبوت رکھ لیا۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کی طرف وحی نازل نہیں ہوتی۔ صاحب قرآن کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی جھگڑنے والے سے جھگڑے اور نہ ہی یہ مناسب ہے کہ جاہل کے

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في تعاهد القرآن، ٢/ ٥٣٠، الرقم: ٣٣٤٢۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٣٨، الرقم: ٢٠٢٨، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٥٢٢، الرقم: ٢٥٩١، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٢٩، الرقم: ٢٢٠٤۔

ساتھ جاہلوں کی سی بات کرے حالانکہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔‘‘

٣٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَأَقْبِلُوا مَأْدُبَتَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ، وَ النُّورُ الْمُبِيْنُ، وَ الشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ، وَ نَجَاةٌ لِمَنِ اتَّبَعَهُ لَا يَزِيْغُ فَيُسْتَعْتَبُ وَ لَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمَ، وَ لَا تَنْقِضِي عَجَائِبُهُ، وَ لَا يَخْلُقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ اتْلُوهُ فَإِنَّ اللهَ يَاجُرُكُمْ عَلَى تِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: الٓمّٓ حَرْفٌ وَ لَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ.

رواه الحاكم و الدارمي و ابن أبي شيبة و عبد الرزاق و الطبراني و البيهقي.

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان (عطیہ ونعمت) ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اس کی دعوت قبول کرو۔ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی، چمکتا دمکتا نور اور (ہر روگ و پریشانی کا) نفع بخش علاج ہے جو اس پر عمل کرے اس کے لئے (باعثِ) حفاظت اور جو اس کی پیروی کرے اس کے لئے (باعثِ) نجات ہے۔ یہ جھکتا نہیں کہ اس کو کھڑا

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٤١، الرقم: ٢٠٤٠، و الدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٣، الرقم: ٣٣١٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٢٥، الرقم: ٣٠٠٠٨، و عبد الرزاق في المصنف، ٣/ ٣٧٥، الرقم: ٦٠١٧، و الطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ١٣٠، الرقم: ٨٦٤٦، و البيهقي في السنن الصغرى، ١/ ٥٤١، الرقم: ٩٨٣، و في شعب الإيمان، ٢/ ٣٤٢، الرقم: ١٩٨٥، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٣١، الرقم: ٢٢٠٨۔

کرنا پڑے۔ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ سیدھا کرنا پڑے۔ اس کے عجائب (رموز و اسرار، نکات و حکم) کبھی ختم نہ ہوں گے اور بار بار کثرت سے پڑھتے رہنے سے بھی پرانا نہیں ہوتا (یعنی اس سے دل نہیں بھرتا) اس کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی تلاوت پر تمہیں ہر حرف کے عوض دس نیکیوں کا اجر عطا فرماتا ہے۔ یاد رکھو! میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (گویا صرف الٓمٓ پڑھنے سے ہی تیس نیکیاں مل جاتی ہیں)۔‘‘

۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم كُتِبَتْ عِنْدَهُ سُورَةُ النَّجْمِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ سَجَدَ وَ سَجَدْنَا مَعَهُ وَ سَجَدَتِ الدَّوَاةُ وَ الْقَلَمُ.

رواه البزار بإسناد جيد كما قال المنذري، و الطبراني عن عائشة رضي الله عنها مختصراً.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سورۃ النجم لکھی جا رہی تھی جب آپ آیتِ سجدہ تک پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ فرمایا۔ ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا اور دوات اور قلم بھی سجدے میں گر گئے۔ (جس سے اس سورہ کی کتابت کی جا رہی تھی)۔‘‘

۳۴۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُوفَلٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا أَذِنَ اللهُ لِعَبْدٍ فِي شَيءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ، وَالْبِرُّ يَتَنَاثَرُ فَوْقَ رَأْسِ الْعَبْدِ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۹ / ۱۱۵، الرقم: ۹۲۸۶، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ۲ / ۲۳۳، الرقم: ۲۲۲۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۲ / ۲۸۵، و قال: رواه البزار و رجاله ثقات.
الحديث رقم ۳٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲ / ۱٤٦، الرقم: ۱٦۱٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲ / ۲۵۰.

مَا كَانَ فِي صَلَاةٍ وَمَا عَبْدٌ إِلَى اللهِ ﷻ بِأَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ. يَعْنِي الْقُرْآنَ. رواه الطبراني.

''اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جبیر بن نوفل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو دو رکعت یا زیادہ رکعات والی نماز میں اتنا غور سے سنتا ہے جتنا کہ کسی اور چیز میں نہیں سنتا اور نیکی انسان کے سر پر اس وقت تک سایہ فگن رہتی ہے جب تک وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے اور کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں قرآن سے بڑھ کر افضل نہیں۔''

۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يَقُولُ: الصِّيَامُ أَي رَبِّ! مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فشَفِّعْنِي فِيْهِ. وَ يَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّومَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ. قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ.

رواه أحمد والحاكم و ابن المبارك.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ۳۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۷٤، الرقم: ٦٦٢٦، والحاكم في المستدرك، ۱/۷٤٠، الرقم: ۲۰۳٦، و ابن المبارك في الزهد، ۱/۱۱٤، الرقم: ۳۸٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۳٤٦، الرقم: ۱۹۹٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/٥٠، ۲۳٠، الرقم: ۱٤٥٥، ۲۲٠٥، وقال: رواه الطبراني ورجاله محتج بهم في الصحيح، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۸۱، وقال: ورجاله رجال الصحيح۔

فرمایا: قیامت کے روز روزہ اور قرآن دونوں بندہ کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس شخص کو دن کے وقت کھانے (پینے) اور (دوسری) نفسانی خواہشات سے روکے رکھا پس تو اس شخص کے متعلق میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس شخص کو رات کے وقت جگائے رکھا پس اس کے متعلق میری شفاعت کو قبول فرما۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘

٣٦۔ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَيَاثٍ الْحَنَفِيِّ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه كَانَ يَقُولُ: إِنَّ الْبَيْتَ لَيَتَّسِعُ عَلَى أَهْلِهِ وَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَ تَهْجُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ وَ يَكْثُرُ خَيْرُهُ أَنْ يُقْرَأَ فِيْهِ الْقُرْآنُ، وَإِنَّ الْبَيْتَ لَيَضِيْقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَ تَحْضُرُهُ الشَّيَاطِيْنُ وَ يَقِلُّ خَيْرُهُ أَنْ لَا يُقْرَأَ فِيْهِ الْقُرْآنُ.

رواه الدارمي والديلمي.

’’حضرت حفص بن غیاث حنفی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ بے شک گھر میں قرآن کے پڑھے جانے سے وہ گھر اپنے اہل کے لئے کشادہ ہو جاتا ہے اور اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین اس کو چھوڑ جاتے ہیں اور اس کی خیر بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور بیشک وہ گھر جس میں قرآن نہیں پڑھا جاتا وہ اپنے اہل کے لیے تنگ ہو جاتا ہے اور فرشتے اس کو چھوڑ جاتے ہیں اور اس میں شیاطین حاضر ہوتے ہیں اور اس گھر میں خیر (و برکت) کم ہو جاتی ہے۔‘‘

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٢، الرقم: ٣٣٠٩، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/ ٢٤٥، الرقم: ٦٧٢٥.

٣٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَخُذُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ شَيْئًا أَصْغَرَ مِنْ بَيْتٍ لَيْسَ فِيْهِ مِنْ كِتَابِ اللهِ شَيءٌ، وَ إِنَّ الْقَلْبَ الَّذِي لَيْسَ فِيْهِ مِنْ كِتَابِ اللهِ شَيءٌ خَرِبٌ كَخَرَابِ الْبَيْتِ الَّذِي لَا سَاكِنَ لَهُ.

رواه الدارمي وعبدالرزاق والطبراني بأسانيد و رجال هذه الطريق رجال الصحيح.

’’حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے۔ سو تم جتنی استطاعت رکھتے ہو اس میں سے لو، بیشک میں اس گھر سے بڑھ کر جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شے بھی نہ ہو کوئی ایسی چیز نہیں جانتا جو خیر سے خالی ہو۔ اور بے شک وہ دل جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی چیز بھی نہیں ہے وہ ویران ہے بالکل اس ویران گھر کی طرح جس میں کوئی رہنے والا ہی نہیں ہے۔‘‘

٣٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: اَلْقُرْآنُ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ مَنْ فِيْهِنَّ.

رواه الدارمي والديلمي.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں

الحديث رقم ٣٧: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٢١، الرقم: ٣٣٠٧، و عبدالرزاق في المصنف، ٣/٣٦٨، الرقم: ٥٩٩٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٢٩، الرقم: ٨٦٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٦٤۔

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٣٣، الرقم: ٣٣٥٨، والديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ٣/٢٣٠، الرقم: ٤٦٧٩۔

کہ بے شک قرآن اللہ تبارک وتعالیٰ کو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب سے زیادہ پیارا ہے۔‘‘

٣٩۔ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی الله عنه: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ وَ هُوَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِهِ هُوَ حَسَنُ الصَّوْتِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: بَيْنَا اقْرَأُ إِذْ غَشِيَنِي شَيءٌ كَالسَّحَابِ وَالْمَرْأَةُ فِي الْبَيْتِ وَالْفَرَسُ فِي الدَّارِ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ تَسْقُطَ الْمَرْأَةُ وَ تَنْفَلِتُ الْفَرَسُ فَانْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اقْرَأْ يَا أُسَيْدُ! فَإِنَّمَا هُوَ مَلَكٌ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ.

رواه الحاكم و البزار و عبدالرزاق و الطبراني.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد .

’’حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی چھت پر قرآن پڑھا کرتے تھے اور وہ بہت خوبصورت آواز والے تھے پس وہ (اسید) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا (یا رسول اللہ!) جب میں قرآن پڑھتا ہوں تو بادلوں کی طرح کوئی چیز مجھے گھیر لیتی ہے اور میرے گھر میں میری بیوی ہے اور ایک گھوڑا ہے پس میں ڈر جاتا ہوں کہ میری بیوی (خوف سے) گر نہ پڑے اور گھوڑا (ڈر کر) بھاگ نہ جائے لہٰذا میں جلدی سے (تلاوت سے) ہٹ جاتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے اسید! تم اسے پڑھتے رہا کرو بیشک یہ ایک فرشتہ ہے جو قرآن کو (بہت شوق سے) سنتا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٣٩، الرقم: ٢٠٣٣۔ ٢٠٣٤، ٣/ ٣٢٦، الرقم: ٥٢٥٩، والبزار في المسند، ٨/ ١٧٨، الرقم: ٣٢٠٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٤٨٦، الرقم: ٤١٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/ ٢٠٧، الرقم: ٥٦٣، والحسينى في البيان والتعريف، ١/ ١٢٨، الرقم: ٣٣٢۔

٤٠۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ الرَّحْمَنِ عَلَى سَائِرِ خَلْقِهِ.

رواه أبو يعلى والبيهقي.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے رحمٰن (اللہ تعالیٰ) کی فضیلت اس کی تمام مخلوقات پر ہے۔''

٤١۔ عَنِ الْحَسَنِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا غِنًى لَهُ بَعْدَهُ. رواه ابن أبي شيبة والقضاعي.

''حضرت حسن ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو (کبھی) فاقہ نہیں ہو گا جو قرآن پڑھتا ہے اور اس (قرآن) کے بعد اس کے لیے (اس سے بڑی) کوئی غنا نہیں ہے۔''

٤٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَدَدُ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَلَى عَدَدِ آيِ الْقُرْآنِ، فَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ فَلَيْسَ

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أبو يعلى في المعجم، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٠٤، الرقم: ٢٢٠٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/١٥٠، الرقم: ١٢٩۔

الحديث رقم ٤١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٢٠، الرقم: ٢٩٩٥٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٤٦، الرقم: ٨٥٥۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه ابن أبي شيبة موقوفا في المصنف، ٦/١٢٠، الرقم: ٢٩٩٥٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٤٧، الرقم: ١٩٩٨، والديلمي في الفردوس بمأ ثور الخطاب، ٣/٥٨، الرقم: ٤١٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٢٨، الرقم: ٢١٩٩۔

فَوْقَهُ دَرَجَةٌ. رواه ابن أبي شيبة و البيهقي و اللفظ له و الديلمي.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت کے درجات قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہیں۔ پس جب اہل قرآن میں سے کوئی جنت میں داخل ہوگا تو اس کے اوپر کسی اور کا درجہ نہیں ہوگا۔''

٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، مَنِ اتَّبَعَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَهُ أَوْ أَعْرَضَ عَنْهُ زُجَّ فِي قَفَاهُ إِلَى النَّارِ.

رواه البزار هذا موقوفا على ابن مسعود، رواه مرفوعا من حديث جابر، وإسناده المرفوع جيد كما قال المنذري والهيثمي.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ قرآن شفاعت کرنے والا ہے۔ اور اس کی شفاعت مقبول ہے جو اس کی اتباع کرتا ہے یہ اسے سیدھا جنت میں لے جاتا ہے اور جو اس کو چھوڑ دیتا ہے یا اس سے نظریں پھیر لیتا ہے تو یہ اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھا کر (دوزخ کی) آگ میں پھینک دیتا ہے۔''

٤٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ، وَلَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ، هُمْ عَلَى كَثِيْبٍ مِنْ

الحديث رقم ٤٣: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ٤٢، الرقم: ٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٧١۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الطبراني في الأوسط، ٩/ ١١٣، الرقم: ٩٢٨٠، و في المعجم الصغير، ٢/ ٢٥٢، الرقم: ١١١٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٤٨، الرقم: ٢٠٠٢، ٣/ ١١٩، الرقم: ٣٠٦٠، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٢٩، الرقم: ٢٢٠٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٣٢٧۔

مِسْكٍ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ، فَأَمَّ بِهِ قَوْمًا، وَ هُمْ رَاضُوْنَ بِهِ، وَدَاعٍ يَدْعُو إِلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ وَ عَبْدٌ أَحْسَنَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَوَالِيْهِ.

رواه الطبراني في الأوسط و الصغير باسناد لا بأس به و البيهقي.

’’حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص ہیں جنہیں (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ بھی خوف زدہ نہ کر سکے گی اور نہ انہیں حساب دینے میں دشواری ہو گی وہ مخلوق کے حساب و کتاب سے فارغ ہونے تک مُشک کے ٹیلوں پر آرام کرتے رہیں گے۔ پہلا وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن پڑھا اور کسی قوم کی امامت کی جبکہ مقتدی لوگ اس سے خوش ہوں۔ دوسرا وہ آدمی جو صرف رضائے الٰہی کی خاطر لوگوں کو پانچ وقت کی نمازوں کی دعوت دیتا ہو اور تیسرا وہ غلام ہے جو اپنے پروردگار کے معاملات بھی درست رکھے (عبادت کرتا رہے) اور اپنے آقا کے کام بھی خوش اسلوبی سے انجام دے۔‘‘

٤٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ أَصْغَرَ الْبُيُوتِ بَيْتٌ لَيْسَ فِيْهِ مِنْ كِتَابِ شَيءٌ، فَاقْرَءُوْا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُوْجَرُوْنَ عَلَيْهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُوْلُ آلم وَلَـكِنِّي أَلِفٌ وَلَامٌ وَ مِيْمٌ.

رواه الطبراني والحاكم موقوفا واللفظ له وقال رفعه بعضهم نحوه.

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٧٥٥، الرقم: ٢٠٨٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٢٩، الرقم: ٨٦٤٥، وابن راهوية في المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٤٠٢، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٤، الرقم: ٢٢٢٣۔

وهذا حديث صحيح الإسناد.

’’حضرت عبداللہ (بن مسعود) ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: گھروں میں سب سے حقیر گھر وہ ہے جس میں اللہ کی کتاب (قرآن پاک) میں سے کچھ بھی نہیں پڑھا جاتا، سوتم قرآن پاک پڑھا کرو بیشک تمہیں اس کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیوں کا اجر دیا جاتا ہے جبکہ میں یہ نہیں کہتا: الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ ’’الف‘‘ ایک حرف ہے، ’’لام‘‘ ایک حرف ہے اور ’’میم‘‘ ایک حرف ہے (یعنی صرف الٓمٓ پڑھنے سے تیس نیکیوں کا ثواب مل جاتا ہے)۔‘‘

٤٦۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

متفق عليه.

’’حضرت ابو مسعود بدری ﷺ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ٤٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: شهود الملائكة بدر، ٤/١٤٧٢، الرقم: ٣٧٨٦، و في كتاب: فضائل القرآن، باب: فضل سورة البقرة، ٤/١٩١٤، الرقم:٤٧٢٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة، ١/٥٥٤۔ ٥٥٥، الرقم: ٨٠٧۔٨٠٨، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في آخر سورة القرآن، ٥/١٥٩، الرقم: ٢٨٨١، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: تحزيب القرآن، ٢/٥٦، الرقم: ١٣٩٧، و ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء فيما يرجي أن يكفي من قيام الليل، ١/٤٣٥۔٤٣٦، الرقم: ١٣٦٨۔١٣٦٩۔

جس شخص نے سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات (کی تاریکی) میں پڑھیں تو وہ اسے (قبر کی تاریکی میں) کفایت کریں گی۔‘‘

٤٧۔ عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اقْرَءُوْا يٰسٓ عَلَى مَوْتَاكُمْ. رواه أبو داود وابن ماجة.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مُردوں کے پاس ’’سورۃ یٰس‘‘ پڑھا کرو۔‘‘

٤٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَ

الحديث رقم ٤٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القراءة عند الميت، ٣/١٩١، الرقم: ٣١٢١، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في ما يقال عند المريض إذا حضر، ١/٤٦٦، الرقم: ١٤٤٨، والحاكم في المستدرك، ١/٧٥٣، الرقم: ٢٠٧٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٤٥، الرقم: ١٠٨٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٨٣، الرقم: ٦٣٩٢، والمقدسي في فضائل الأعمال، ١/١٢٣، الرقم: ٥٤٤.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: ما جاء في دعاء النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أمته إلى توحيد الله تبارك و تعالى، ٦/٢٦٨٦، الرقم: ٦٩٤٠، و في كتاب: صفة الصلاة، باب: الجمع بين السورتين في الركعة والقراءة، ١/٢٦٨، الرقم: ٧٤١، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين، باب: فضل قرأة قل هو الله أحد، ١/٥٥٧، الرقم: ٨١٣، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: الفضل في قرأة قل هو الله أحد، ٢/١٧٠، الرقم: ٩٩٣، و في السنن الكبرى، ١/٣٤١، الرقم: ١٠٦٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥٠٥، الرقم: ٢٥٣٩.

كَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ ﴿بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ. متفق عليه.

و في رواية للبخاري: قَالَ ﷺ: حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۂ اخلاص پر ختم کرتے۔ جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انہوں نے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اس لئے میں اس سورت کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری یہی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔‘‘

٤٩۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في المعوذتين، ٥/١٧٠، الرقم: ٢٩٠٢، و أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/٨٦، الرقم: ١٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: الأمر بقراءة المعوذات بعد التسليم من الصلاة، ٣/٦٨، الرقم: ١٣٣٦، و في السنن الكبرى، ١/٣٩٧، الرقم: ١٢٥٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٥، ٢٠١.

بِالْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. رواه الترمذي وأبوداود والنسائي واللفظ لهما.

وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح.

’’حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا: ہر نماز کے بعد معوذات (سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھا کرو۔‘‘

فَصْلٌ فِي آدَابِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ

﴿تلاوتِ قرآن کے آداب کا بیان﴾

٥٠۔ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ.متفق عليه.

''حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس کے ساتھ لگے رہیں اور جب (تھکاوٹ یا) اکتاہٹ محسوس کرو تو پڑھنا چھوڑ دو۔''

٥١۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الإعتصام بالكتاب والسنة، باب: كراهية الخلاف، ٦/٢٦٨٠، الرقم: ٦٩٣١، و في كتاب: فضائل القرآن، باب: اقرءوا القرآن ما ائتلفت عليه قلوبكم، ٤/١٩٢٩، الرقم: ٤٧٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: العلم، باب: النهي عن إتباع متشابه القرآن و التحذير من متبعيه والنهى عن الإختلاف القرآن، ٤/٢٠٥٣، الرقم: ٢٦٦٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٣، الرقم: ٨٠٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣١٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٥، الرقم: ٧٣٢، والدارمي في السنن، ٢/٥٣٤، الرقم: ٣٣٥٩-٣٣٦١.

الحديث رقم ٥١: أخرجه أبوداود عن عوف بن مالك رضي الله عنه في السنن، كتاب: الصلاة، باب: ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده، ١/٢٣٠، الرقم: ٨٧٣، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: مسألة القارئ ←

فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ.

رواه أبو داود والنسائي واللفظ له وأحمد.

''حضرت حذیفہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء کی ایک ہی رکعت میں تلاوت فرمائی جب آپ ﷺ آیت رحمت تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی (رحمت) کا سوال کرتے اور جب آیتِ عذاب کی تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ کی (اس عذاب) سے پناہ مانگتے۔''

٥٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ فَقَالَ: اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ، وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ، يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ. رواه أبوداود وأحمد وابن أبي شيبة.

------ إذا مر بآية رحمة، ٢/١٧٧، الرقم: ١٠٠٩، وفي كتاب: التطبيق عن عوف بن مالك ﷺ، باب: نوع آخر، ٢/٢٢٣، الرقم: ١١٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٤، الرقم: ٢٤٠٢٦، والبزار في المسند، ٧/١٨٣، الرقم: ٢٧٥٠۔

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: مايجزى الأمي والأعجمي من القراءة، ١/٢٢٠، الرقم: ٨٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٥٧، ٣٩٧، ٣٩٧، الرقم: ١٤٨٩٨، ١٥٣٠٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٢٥، الرقم: ٣٠٠٠٤، وأبويعلى في المسند، ٤/١٤٠، الرقم: ٢١٩٧، وابن منصور في السنن، ١/١٥٠، ١٥٢، الرقم: ٣٠۔٣١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥٣٨۔٥٣٩، الرقم: ٢٦٤٢، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦/٢٥۔

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے ہم میں اعرابی اور عجمی بھی تھے آپ ﷺ نے فرمایا: (تم) سب اچھا (پڑھتے) ہو، عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو اسے تیر کی طرح سیدھا چلائیں گے وہ پڑھنے میں بہت جلدی کریں گے اور توقّف کے لئے بالکل نہیں ٹھہریں گے۔‘‘

٥٣۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ شِبْلٍ رضي الله عنه أَنْ عَلِّمَ النَّاسَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِذَا عَلِمْتُمُوهُ فَلَا تَغْلُوا فِيْهِ وَلَا تَجْفُوا عَنْهُ وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوا بِهِ وذكر باقي الحديث. رواه أحمد و أبو يعلى والطحاوي و البيهقي، ورجاله ثقات.

’’حضرت زید بن سلام اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ کی طرف (خط) لکھا کہ آپ نے جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے اسے لوگوں کو سکھاؤ تو انہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا: بے شک میں

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٤، ٤٢٨، و أبو يعلى في المسند، ٣/٨٨، الرقم: ١٥١٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣/١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٧، الرقم: ٢١٠٣، و في السنن الصغرى، ١/٥٤٤، الرقم: ٩٩٠، و في شعب الإيمان، ٢/٥٣٢، الرقم: ٢٦٢٤، و عبد بن حميد في المسند، ١/١٢٩، الرقم: ٣١٤، والديلمى في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/٩٦، الرقم: ٣١١، و ابن راشد في الجامع، ١٠/٣٨٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٤/١٣٦۔

نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن مجید سیکھو پس جب تم (قرآن مجید) سیکھ لو تو نہ اس میں غلو کرو اور نہ ہی اس سے جدا ہو اور نہ ہی اس کے ذریعے سے (لوگوں کا مال) کھاؤ اور نہ ہی (اس کے ذریعہ سے) مال بڑھاؤ۔‘‘

٥٤۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِئٍ يَقْرَأُ، ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ.

رواه الترمذي و أحمد و ابن أبي شيبة و الطبراني و البيهقي.

و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک قاری قرآن کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھتا ہے پھر مانگتا ہے۔ انہوں نے ’’إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ‘‘ پڑھا اور فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو قرآن پڑھے، اسے قرآن کے وسیلہ سے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرنا چاہئے کیونکہ عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے عوض لوگوں سے سوال کرتے پھریں گے۔‘‘

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (٢٠)، ٥/١٧٩، الرقم: ٢٩١٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٣٢، ٤٣٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٢٤، الرقم: ٣٠٠٠٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٨/١٦٦، الرقم: ٣٧٠۔ ٣٧١، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥٣٣۔ ٥٣٤، الرقم: ٢٦٢٨۔ ٢٦٢٩، و ابن منصور في السنن، ١/١٨٧، الرقم: ٤٥، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٣١، الرقم: ٢٢١٠۔

٥٥ـ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ: أَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه بِيَدِي ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ إِنْ بَقَيْتَ سَيَقْرَأُ الْقُرآنَ ثَـلَاثَةُ أَصْنَافٍ: فَصِنْفٌ: لِلّٰهِ، وَ صِنْفٌ: لِلْجِدَالِ، وَ صِنْفٌ لِلدُّنْيَا، وَ مَنْ طَلَبَ بِهِ أَدْرَكَ. رواه الدارمي.

''حضرت ایاس بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: بے شک اگر تو باقی (زندہ) رہا (تو تو دیکھے گا کہ) عنقریب تین قسم کے لوگ قرآن کو پڑھیں گے ایک وہ جو فقط اللہ کے لئے اس کو پڑھیں گے۔ دوسرا وہ لوگ جو لڑائی جھگڑا کے لئے اس کو پڑھیں گے اور تیسرے وہ لوگ جو دنیا کے لئے اس کو پڑھیں گے اور جو کوئی اس قرآن کے توسل سے کوئی چیز مانگے گا وہ اس کو پالے گا۔''

٥٦ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: لَيْسَ مِنْ مُؤَدَّبٍ إِلَّا وَ هُوَ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى أَدَبُهُ، وَ إِنَّ أَدَبَ اللهِ الْقُرْآنُ. رواه الدارمي.

''حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ ہر مستحقِ ادب یہ چاہتا ہے کہ اسے اس کا ادب دیا جائے اور بیشک اللہ تعالیٰ کا ادب قرآن ہے۔''

٥٧ـ عَنْ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ فَأَتَاهُ رَسُولُ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ حِيْنَ حَضَرَهُ رَمَضَانُ بِأَلْفَي دِرْهَمٍ فَقَالَ: إِنَّ

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٦، الرقم: ٣٣٢٩۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٥، الرقم: ٣٣٢١۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الدارمي في السنن، ١/ ١٥٣، الرقم: ٥٨٥، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ١٦٨، الرقم: ٧٧٣٨، ٦/ ١٢٥، ١٩٩، الرقم: ٣٠٠٠٥، ٣٠٦٤٧، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٥٣٥، الرقم: ٢٦٣٣۔

الْأَمِيْرَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ قَالَ: إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيْفًا إِلَّا وَ قَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوْفٌ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا، فَقَالَ: أَقْرِئُ الْأَمِيْرَ السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ: إِنَّا وَاللهِ! مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيْدُ بِهِ الدُّنْيَا وَدِرْهَمَهَا. رواه الدارمي و ابن أبي شيبة والبيهقي.

''حضرت ابو ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن نعمان رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا ہوا تھا کہ آپ کے پاس حضرت مصعب بن عمیر کا قاصد دو ہزار درہم لے کر اس وقت آیا جب رمضان کا مہینہ تھا اور کہا کہ امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بے شک ہم نے قرآن کا کوئی بھی نیک و صالح قاری نہیں چھوڑا جس کو ہماری طرف سے (یہ) عطیہ نہ پہنچا ہو سو آپ ان دو ہزار درہموں سے اس رمضان کے مہینے کے (اخراجات) میں مدد لیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ امیرالمؤمنین کو میرا سلام کہنا اور ان سے کہنا کہ بخدا! بیشک ہم قرآن کو طلبِ دنیا اور درہم و دینار کے لئے نہیں پڑھتے۔''

۵۸۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! ارْفَعُوا رُؤُوسَكُمْ، فَقَدْ وَضَحَ لَكُمُ الطَّرِيْقُ، وَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ، وَلَا تَكُونُوا عِيَالًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. رواه البيهقي و ابن الجعد.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے گروہِ قُرّاء (قرآن پاک پڑھنے والو!) اپنے سروں کو اٹھاؤ، بلاشبہ (تمہارے لیے) راستہ واضح ہوگیا ہے اور

الحديث رقم ۵۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۸۱-۸۲، الرقم: ۱۲۱۶-۱۲۱۷، و ابن الجعد في المسند، ۱/ ۲۸۵، الرقم: ۱۹۲۱، والنووي في التبيان، ۱/ ۶۱۔

نیکیوں کی طرف سبقت لے جاؤ، اور تم (دوسرے) مسلمانوں کے بھروسے پر نہ رہو۔‘‘

٥٩۔ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ رضی الله عنه قَالَ: ثَلَاثٌ أُحِبُّهُنَّ لِنَفْسِي وَلِإِخْوَانِي. هَذِهِ السُّنَّةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَ يَسْأَلُوا عَنْهَا، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَفَهَّمُوهُ وَ يَسْأَلُوا عَنْهُ، وَ يَدَعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابن عون رضی الله عنه کا قول ہے کہ تین چیزیں میں اپنے لئے اور اپنے بھائی کے لئے پسند کرتا ہوں ایک یہ کہ وہ اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق سوال کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اسے سمجھیں اور اس کے متعلق پوچھیں، تیسرا یہ کہ بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش رہیں۔‘‘

٦٠۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ، فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا، فَتَبَاكَوا وَتَغَنَّوْا بِهِ، فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ مِنَّا.

رواه ابن ماجة وأبو يعلى و البيهقي.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ٦/٢٦٥٤، والبيهقی فی كتاب الزهد الكبير، ٢/٩٦، الرقم: ١٣٢، واللالكائی فی إعتقاد أهل السنة، ١/٦١، الرقم: ٣٦۔

الحديث رقم ٦٠: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في حسن الصوت بالقرآن، ١/٤٢٤، الرقم: ١٣٣٧، وأبويعلى في المسند، ٢/٤٩، الرقم: ٦٨٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣١، وفي شعب الإيمان، ٢/٣٦٣، ٣٨٨، الرقم: ٢٠٥١، ٢١٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٧، الرقم: ٢٢٣٤۔

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک یہ قرآن غم سے لبریز نازل ہوا ہے، پس جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، اور اگر (دل کے سخت ہو جائے کے باعث) رو نہ سکو تم (کم از کم) رونے والی حالت ہی بنا لیا کرو اور نغمگی کے ساتھ خوش الحانی سے اس کی تلاوت کیا کرو۔ پس جو حسن صوت اور نغمگی کے ساتھ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

٦١۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ وَيُرَتِّلُ الْقُرْآنَ يَقْرَأُ حَرْفًا حَرْفًا وَيُكْثِرُ فِي ذَالِكَ مِنَ النَّشِيْجِ وَالنَّحِيْبِ وَيَقْرَأُ: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ﴾ [ق، ٥٠: ١٩].

رواه ابن أبي شيبة و أحمد و البيهقي واللفظ له.

''حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ اور پھر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی صحبت اختیار کی اور آپ دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور جب کسی جگہ رک کر قیام کرتے تو آدھی رات کو بیدار ہوتے اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ایک ایک حرف کو پڑھتے اور اس

الحديث رقم ٦١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٢٤٤، الرقم: ٣٥٧٢٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٦٥، الرقم: ٢٠٦١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/ ٩٥٠، الرقم: ١٨٤٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/ ٣٤٢، ٣٥٢، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/ ٧٥٥.

میں آہ و بکاء کرتے اور خوب روتے (یہاں تک کہ آپ کی ہچکی بندھ جاتی) اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ﴾ ''اور موت کی بے ہوشی حق کے ساتھ آ پہنچی۔ (اے انسان!) یہی وہ چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔''

فَصْلٌ فِي تَعَاهُدِ الْقُرآنِ وَتَحْسِيْنِ الصَّوْتِ بِهِ

﴿قرآن کے ساتھ قلبی تعلق اور خوبصورت آواز سے تلاوت کا بیان﴾

٦٢۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيءٍ ماأَذِنَ لِلنَبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ.متفق عليه

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی امر پر اتنا ثواب نہیں دیا جتنا اپنے نبی کو ترنم کے ساتھ قرآن کریم پڑھنے پر دیا ہے۔''

٦٣۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُولُ: ما أَذِنَ اللهُ لِشَيءٍ ماأَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بالْقُرْآنِ يَجْهَرُبِهِ.

متفق عليه. وهذا لفظ مسلم.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: من لم يتغن بالقرآن، ٤/١٩١٨، الرقم: ٤٧٣٥۔ ٤٧٣٦، وفی كتاب: فضائل القرآن، باب: قول الله تعالى ولا تنفع الشفاعة عنده إلا لمن أذن له ، ٦/٢٧٢٠، الرقم: ٧٠٤٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ١/٥٤٥، الرقم: ٧٩٢۔٧٩٣، وعبد الرزاق فی المصنف، ٢/٤٨٢، الرقم: ٤١٦٧۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب التوحيد، باب: قول النبی صلی الله علیه وآله وسلم الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة و زينوا القرآن بأصواتكم، ٦/٢٧٤٣، الرقم: ٧١٠٥، ومسلم فی الصحيح، كتاب ←

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی فعل پر اس قدر جزا عطا نہیں فرماتا جتنا نبی کے خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنے پر اجر عطا فرماتا ہے۔‘‘

٦٤۔ عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُونِ﴾ فِي الْعِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ، أَوْ قِرَاءَةً.

متفق عليه.

’’حضرت براء بن عازب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو عشاء (کی نماز) میں سورہ ’’والتین والزیتون‘‘ پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے کسی کو آپ ﷺ سے اچھی آواز اور قرأت والا نہیں سنا۔‘‘

------ صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ١/٥٤٥، الرقم: ٧٩٢، و أبو داود فى السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فى القراء ة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٧٣، و النسائى فى السنن، كتاب الإفتتاح، باب تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٨٠، الرقم: ١٠١٧، و البيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم: ٢٢٥٦۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: القراءة في العشاء، ١/٢٦٦، الرقم: ٧٣٥، وفي كتاب: التوحيد، باب: قول النبي ﷺ: الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة وزينوا القرآن بأصواتكم، ٦/٢٧٤٣، الرقم: ٧١٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: القراءة في العشاء، ١/٣٣٩، الرقم: ٤٦٤، والبخاري في خلق أفعال العباد، ١/٦٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٩٤، الرقم: ٢٨٨٨۔

٦٥۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

رواه أبوداود والنسائي وابن ماجة والبخاري في ترجمة الباب.

’’حضرت براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن حکیم کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔‘‘

وفي رواية عنه: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: زَيِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ.(1)

رواه الحاكم وعبدالرزاق والطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

الحديث رقم ٦٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل في القراءة، ٢/٧٤، الرقم: ١٤٦٨، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٧٩، الرقم: ١٠١٥-١٠١٦، و في السنن الكبرى، ١/ ٣٤٨، الرقم: ١٠٨٨۔ ١٠٨٩، وابن ماجة في السنن،كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في حسن الصوت بالقرآن، ١/٤٢٦، الرقم: ١٣٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٣، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/٢٤، الرقم: ١٥٥١، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٥، الرقم: ٧٤٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧٦١-٧٦٩، الرقم: ٢٠٩٨۔ ٢١٢٩، والبخاري في كتاب: التوحيد، باب: قول النبي ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/٧٦٢، ٧٦٤، الرقم: ٢٠٩٩، ٢١٠٨، وعبدالرزاق في المصنف، ٢/٤٨٥، الرقم: ٤١٧٦، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٨١، الرقم: ١١١١٣، وابن أبي شيبة عن عمر ←

’’اور (حضرت براء بن عازب ﷺ) سے ہی مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی آوازوں کو قرآن حکیم سے زینت دو۔‘‘

٦٦۔ عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ، وَ أَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَ إِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ.

متفق عليه.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قرآن مجید (کی تلاوت) سے اشعری دوستوں کی آوازوں کو پہچانتا ہوں جب راتوں کو وہ (گھروں میں) داخل ہوتے ہیں اور ان کے گھروں کو بھی ان کی رات کو (تلاوتِ) قرآن کی آوازوں سے پہچانتا ہوں (کہ یہ فلاں کا گھر ہے) اگرچہ میں نے انہیں دن

------ موقوفا ولفظه: حَسِّنُوا أَصْواتَكُمْ بِالْقُرآنِ، ٦/١١٨، الرقم: ٢٩٩٤١، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٦، الرقم: ٧٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٧، الرقم: ٢٢٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٠، وقال: رواه الطبراني بإسنادين و في أحدهما عبد الله بن خراش وثقه ابن حبان، وقال: ربما أخطأ، ووثقه البخاري وغيره، وبقية رجاله رجال الصحيح۔

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/١٥٤٧، الرقم: ٣٩٩١، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة ﷺ، باب: من فضائل الأشعريين ﷺ، ٤/١٩٤٤، الرقم: ٢٤٩٩، و أبو يعلى في المسند، ١٣/٣٠٥، الرقم: ٧٣١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥٢٥، الرقم: ٢٦٠٣، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/٥٨، الرقم:١٦٣۔

کے وقت کبھی گھروں میں آتے (جاتے) نہیں دیکھا۔‘‘

٦٧۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا مُوسَى، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

متفق عليه وهذا لفظ البخاري.

وفي رواية لمسلم عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي مُوسَى: لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَسْتَمِعُ لِقِرَاءَ تِكَ الْبَارِحَةَ، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو بردہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوموسیٰ! بے شک تمہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آلِ داود کی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔

اور مسلم کی ایک راویت میں ان ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

الحديث رقم ٦٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: حسن الصوت بالقراءة القرآن، ٤/١٩٢٥، الرقم: ٤٧٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ١/٥٤٦، الرقم: ٧٩٣، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في مناقب أبي موسى الأشعري ﷺ ٥/٦٩٣، الرقم: ٣٨٥٥، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٨٠۔ ١٨١، الرقم: ١٠١٩۔١٠٢١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥١، الرقم: ٢٣٠١٩، وابن حبان في الصحيح، ١٦/١٧٠، الرقم: ٧١٩٧، والدارمي في السنن، ٢/٥٦٣، ٥٦٥، الرقم: ٣٤٩٢، ٣٤٩٨۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے فرمایا: اگر تم مجھے کل رات دیکھتے جب میں تمہارا قرآن پڑھنا سن رہا تھا (تو بہت خوش ہوتے)، بیشک تمہیں آلِ داود کی خوش الحانی سے حصہ ملا ہے۔‘‘

٦٨۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرّ بِالصَّدَقَةِ.

رواه الترمذي وأبوداود والنسائي وأحمد وابن حبان.

وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ دینے والے کی مانند ہے۔ اور آہستہ پڑھنے والا پوشیدہ صدقہ دینے والے کی مانند ہے۔‘‘

٦٩۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. وزاد غير: لَا يَجْهَرُ بِهِ. رواه البخاري.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: (٢٠)، ٥/ ١٨٠، الرقم: ٢٩١٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في رفع الصوت بالقراء ة في صلاة الليل، ٢/ ٣٨، الرقم: ١٣٣٣، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: المسر بالصدقة، ٥/ ٨٠، الرقم: ٣٥٦١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٥١، ١٥٨، ٢٠١، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ٨، الرقم: ٧٣٤، والحاكم في المستدرك، ١/ ٧٤١، الرقم: ٢٠٣٨، وأبويعلى في المسند، ٣/ ٢٧٨، الرقم: ١٧٣٧.

الحديث رقم ٦٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى و أسرّوا قولكم أو اجهروا به، إنه عليم بذات الصدور، ٦/ ٢٧٣٧، الرقم: ٧٠٨٩، وأبوداود فى السنن، كتاب الصلاة، باب ←

''حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوب خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا۔ (دوسرے راوی نے اس کے ساتھ یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ) جو بلند آواز سے نہیں پڑھتا۔''

٧٠۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَلّٰهُ أَشَدُّ أَذَنًا إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ. رواه ابن ماجة وأحمد وابن حبان والحاكم.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح.

''حضرت فضالہ بن عبید ﷛ سے روایت ہے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی آواز کو جو خوبصورت آواز سے قرآن پڑھتا ہو، اس مالک سے بھی زیادہ محبت سے سنتا ہے جو اپنی خوبصورت آواز والی کنیز (کے گانے) کی آواز سنتا ہو۔''

...... استحباب الترتيل فى القرأة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٦٩، والدارمى فى السنن، ١/٤١٧، الرقم: ١٤٩٠، والبيهقى فى السنن الصغرى، ١/٥٥٩، الرقم: ١٠٢٦۔

الحديث رقم ٧٠: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في حسن الصوت بالقرآن، ١/٤٢٥، الرقم: ١٣٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩۔٢٠، الرقم: ٢٣٩٩٢، ٢٤٠٠٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣١، الرقم: ٧٥٤، والحاكم في المستدرك، ١/٧٦٠، الرقم: ٢٠٩٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠١، الرقم: ٧٧٢، والبخاري في خلق أفعال العباد، ١/٦٨۔

٧١۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ رضي الله عنهما: مَرَّ بِنَا أَبُوْلُبَابَةَ فَاتَّبَعْنَاهُ حَتَّى دَخَلَ بَيْتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَإِذَا رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ. قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ: أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ حَسَنَ الصَّوْتِ؟ قَالَ: يُحَسِّنُهُ مَا اسْتَطَاعَ.

رواه أبوداود والبيهقي والطبراني.

''حضرت ابن ابی مُلیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنھما نے فرمایا: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے قریب سے گزرے ہم ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہوگئے۔ ہم بھی ان کے گھر میں (ان کی اجازت سے) چلے گئے۔ (وہاں) ایک شخص جو حُلیہ سے دیہاتی معلوم ہوتا تھا کہنے لگا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں) جو قرآن مجید کو خوبصورتی سے نہ پڑھے۔ فرمایا: میں نے ابن ابی مُلیکہ سے کہا: اے ابو محمد! تمہاری کیا رائے ہے، اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے لئے جہاں تک ممکن ہو خوبصورت آواز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔''

الحديث رقم ٧١: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل في القراءة، ٢/٧٤، الرقم: ١٤٧١، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٥٥٨، الرقم: ١٠٢٥، وفي السنن الكبرى، ٢/٥٤، الرقم:٢٢٥٧، ١٠،٢٣٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٣٤، الرقم: ٤٥١٤، والشيباني في الآحاد و المثاني، ٣/٤٥٠، الرقم: ١٩٠٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٨، الرقم: ٢٢٣٦.

٧٢۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتُمُوهُ يَقْرَأُ حَسِبْتُمُوهُ يَخْشَى اللهَ.

رواه ابن ماجة والطبراني عن ابن عمر رضي الله عنهما.

''حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے قرآن کی اچھی آواز میں تلاوت کرنے والا وہ ہے کہ جس کو تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تمہیں یوں لگے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔''

٧٣۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ، وَتَعَاهَدُوهُ وَاقْتَنُوهُ وَتَغَنَّوْا بِهِ، فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعَقْلِ.رواه أحمد وابن حبان و الدارمي.

''حضرت عقبہ بن عامر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الحديث رقم ٧٢: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: في حسن الصوت بالقرآن، ١/٤٢٥، الرقم: ١٣٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣١١، الرقم: ٢٠٧٤، وابن ابي شيبة في المصنف، ٦/١١٩، الرقم: ٢٩٩٤٤، والرؤياني في المسند، ٢/٤١٠، الرقم: ١٤١٥، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٧، الرقم: ١١٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٧، الرقم: ٢٢٣٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٠۔

الحديث رقم ٧٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٤٦، وابن حبان في الصحيح، ١/٣٢٥، الرقم: ١١٩، والدارمي في السنن، باب: في تعاهد القرآن، ٢/٥٣١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٩١، الرقم: ٣١٨٧۔

کتاب اللہ سیکھو، اور اس کی دیکھ بھال کیا کرو اور اس (کی تلاوت) سے ثواب کمایا کرو اور خوش الحانی کے ساتھ اس کی تلاوت کیا کرو، پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بیشک یہ قرآن (سینوں سے) اونٹنیوں سے ان کی رسیوں (جس سے وہ باندھی گئی ہوں) سے چھوٹنے سے بھی زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔‘‘

٧٤۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنه: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه إِذَا رَأَى أَبَا مُوسَى رضي الله عنه قَالَ: ذَكِّرْنَا رَبَّنَا، يَا أَبَا مُوسَى! فَيَقْرَأُ عِنْدَهُ.

رواه الدارمي و ابن حبان.

’’حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے: اے ابو موسیٰ! ہمیں ہمارے رب کی یاد دلاؤ تو وہ ان کے پاس (بیٹھ جاتے اور) انہیں تلاوتِ قرآن سناتے۔‘‘

٧٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضي الله عنه قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بِسُورَةِ الْفَتْحِ، فَمَا سَمِعْتُ قِرَاءَةً أَحْسَنَ مِنْهَا. رواه النسائي.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٦٤، الرقم: ٣٤٩٣، ٣٤٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/١٦٨، الرقم: ٧١٩٦، و عبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤١٧٩۔٤١٨١، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٢٥٨، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٣٥٣، الرقم: ٨٤١٠، و ابن سعد في الطبقات، ٤/١٠٩، و ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٥٥٧، والنووي في التبيان، ١/١١٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٦٢، الرقم: ٢٢٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٢١٣۔

الحديث رقم ٧٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٢، الرقم: ٨٠٥٥۔

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ الفتح کی تلاوت فرمائی، کہتے ہیں کہ میں نے اس سے اچھی قراء ت پہلے کبھی نہیں سنی۔‘‘

۷٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لِكُلِّ شَيءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ حُسْنُ الصَّوْتِ أَوِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ.

رواه الطبراني وعبدالرزاق، إسناده صحيح.

’’حضرت (عبد اللہ) بن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک زیور (حسن) ہوتا ہے اور قرآن کا زیور آواز کی خوبصورتی یا خوبصورت آواز ہے۔‘‘

۷۷۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أَعْطَانِيَ اللهُ حُسْنَ الصَّوتِ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ بْنُ مَسْعُودٍ يُرْسِلُ إِلَيَّ فَأَقْرَأُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَكُنْتُ إِذَا فَرَغْتُ مِنْ قِرَاءَتِي قَالَ: زِدْنَا مِنْ هَذَا فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: حُسْنُ الصَّوتِ زِيْنَةُ الْقُرْآنِ.

الحديث رقم ٧٦: أخرجه عبدالرزاق في المصنف، ٢/٤٨٤، الرقم: ٤١٧٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٩٣، الرقم: ٧٥٣١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٨٨، الرقم: ٢٤٩٦، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧١، وقال: رواه البزار عن انس رضی الله عنه۔

الحديث رقم ٧٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٨٢، الرقم: ١٠٠٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧١۔

رواه الطبراني.

''حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ایسا انسان تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اچھی آواز سے قرآن پڑھنے کی نعمت عطا کی تھی لہٰذا حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ مجھے (قرآن سننے کے لئے) بلا بھیجتے تھے اور میں ان کو قرآن پڑھ کر سناتا تھا اور جب میں اپنی قراتِ (قرآن) سے فارغ ہوتا تھا تو وہ فرماتے تھے تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ہمارے لیے اس قرآن میں سے مزید پڑھو کیونکہ بیشک میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔''

فَصْلٌ فِي الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

﴿تلاوتِ قرآن کے وقت رونے کا بیان﴾

۷۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِقْرَأْ عَلَيَّ. قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء، ٤:٤١]. قَالَ لِي: كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ. متفق عليه.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوا۔ فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ میں اسے دوسروں سے سنوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے سورہ نساء کی تلاوت کی

الحديث رقم ٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند قراءة القرآن، ٤/١٩٢٧، الرقم: ٤٧٦٨، و في كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله تعالى: فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا، ٤/١٦٧٣، الرقم: ٤٣٠٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل إستماع القرآن و طلب القراء ة من حافظه للإستماع، ١/٥٥١، الرقم: ٨٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩، الرقم: ٨٠٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٣، الرقم: ٢٠٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٨٠، الرقم: ٨٤٥٩، و ابن منصور في السنن، ١/٢١٢، الرقم: ٥١.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ ''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔'' تو مجھ سے فرمایا: رک جاؤ، جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی چشمانِ اقدس سے آنسو رواں تھے۔''

وفي رواية عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ غَيْرِي، فَافْتَتَحْتُ، فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ، حَتَّى بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ، وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء، ٤: ٤١] فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ ﷺ. فَأَمْسَكْتُ، فَقَالَ لِي: سَلْ تُعْطَهُ. (١)

رواه الطبراني ونحوه البزار.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن سناؤ، میں نے عرض کیا: (آقا!) میں آپ کو سناؤں حالانکہ یہ قرآن تو آپ پر نازل ہوا ہے؟ فرمایا: میں کسی دوسرے سے قرآن مجید سننا پسند کرتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے قرأت شروع کی اور میں نے سورہ نساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ ''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے''۔ تو آپ ﷺ کی چشمانِ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٦٤، الرقم: ١٥٨٧، وفي المعجم الصغير ١/١٣٦، الرقم: ٢٠٤، والبزار في المسند، ٤/٣٢٢، ٣٤٦، الرقم: ١٥١٠، ١٥٤٣، ٥/٩، الرقم: ١٥٦٤.

اقدس آب ریز ہوگئیں، آپ ﷺ نے مجھے روک دیا اور فرمایا: مانگو عطا کیا جائے گا۔‘‘

٧٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَ عَشِيَّةً، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيْهِ وَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ أَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَ كَانَ أَبُوبَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

رواه البخاري.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں سن شعور کو پہنچی تو میں نے اپنے والدین کو اسی دین (اسلام) کا پابند دیکھا اور حضور نبی اکرم ﷺ ہر روز صبح و شام بلا تاخیر ہمارے گھر تشریف لاتے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اسی میں نماز پڑھا کرتے اور اسی میں تلاوت فرماتے۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے کھڑے ہوکر ان کی طرف دیکھتے اور تعجب کا اظہار کرتے۔ جب

الحديث رقم ٧٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: المسجد يكون في الطريق من غير ضرر بالناس، ١/١٨١، الرقم: ٤٦٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٤/١٧٨، الرقم: ٦٢٧٧، و عبدالرزاق في المصنف، ٥/٣٨٤-٣٨٧، الرقم: ٩٧٤٣، و ابن راهوية في المسند، ٢/٣٢٤، الرقم: ٨٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٤، الرقم: ٢٠٥٥، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٩، و ابن حبان في الثقات، ١/٦٨، واللالكائى في إعتقاد أهل السنة، ٤/٧٦٦، الرقم: ١٤٢٢۔

وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو (بے تحاشا روتے) اور انہیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا۔ ان کا (اس سوز سے) قرآن مجید پڑھنا قریش کے مشرک سرداروں کو مضطرب کر دیتا۔‘‘

٨٠۔ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَجَعُهُ، قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبَابَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا قَرَأَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ قَالَ: مُرُوهُ فَيُصَلِّي فَعَاوَدَتْهُ. قَالَ: مُرُوهُ فَيُصَلِّي إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ.

متفق عليه. و هذا لفظ البخاري.

’’حضرت حمزہ بن عبد اللہ رضی الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: جب رسول اللہ صلی الله عليه وآله وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا، آپ صلی الله عليه وآله وسلم سے نماز کے لئے عرض کیا گیا تو آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں: ابوبکر رقیق القلب (نرم دل) آدمی ہیں۔ جب وہ قرأت کرتے ہیں تو ان پر گریہ و بکاء غالب آ جاتا ہے۔ آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ان ہی سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوبارہ عرض گزار ہوئیں۔ آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ان ہی سے کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم تو حضرت یوسف علیه السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو۔‘‘

الحديث رقم ٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: أهل العلم والفضل أحق بالإمامة، ١/ ٢٤١، الرقم: ٦٥٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض و سفر و غيرهما من يصلي بالناس، ١/ ٣١٣، الرقم: ٤١٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٢٩، الرقم: ٢٥٩٥٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٢٩٤، الرقم: ٦٨٧٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٢٥١، الرقم: ٣١٧٢.

٨١۔ عَنْ مُطَرِّفٍ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ. رواه أبوداود والنسائي وأحمد.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.

’’حضرت مطرف اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ اقدس سے رونے کی آواز اس طرح آ رہی تھی جیسے چکی کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔‘‘

٨٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهم قَالَ: قُلْتُ لِجَدَّتِي أَسْمَاءَ رضي الله عنها: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعُوا الْقُرْآنَ؟ قَالَتْ: تَدْمَعُ أَعْيُنُهُمْ، وَتَقْشَعِرُّ جُلُودُهُمْ كَمَا نَعَتَهُمُ اللهُ. قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ نَاسًا هَهُنَا إِذَا سَمِعَ أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ خَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ. قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

الحديث رقم ٨١: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: البكاء في الصلاة، ١/٢٣٨، الرقم: ٩٠٤، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: البكاء في الصلاة، ٣/١٣، الرقم: ١٢١٤، وفي السنن الكبرى، ١/١٩٦، الرقم: ٥٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥-٢٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٥٣، الرقم: ٩٠٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٣٩، الرقم: ٦٦٥، والحاكم في المستدرك، ١/٣٩٦، الرقم: ٩٧١۔

الحديث رقم ٨٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم: ٢٠٦٢، وابن منصور في السنن، ٢/٣٣٠، الرقم: ٩٥، و ابن المبارك في الزهد، ١/٣٥٩، الرقم: ١٠١٦، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/٢٤٩۔

رواه البيهقي وابن منصور وابن المبارك، و سنده صحيح.

''حضرت عبداللہ بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قرآن سنتے تھے تو کیا کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان کی آنکھیں اشکبار ہوجایا کرتی تھی اور ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف بیان کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: بیشک بعض لوگ یہاں ایسے بھی ہیں کہ ان میں سے جب کوئی قرآن پڑھتا ہے تو وہ بے ہوش ہوکر گر پڑتا ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔''

٨٣۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنِّي قَارِیءٌ عَلَيْكُمْ سُوْرَةَ أَلْهَاكُمْ[التكاثر، ١٠٢] فَمَنْ بَكَى فَلَهُ الْجَنَّةُ، فَقَرَأَ فَبَكَى بَعْضٌ وَلَمْ يَبْكِ الْبَاقُونَ، قَالَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْكُوا: لَقَدْ جَهَدْنَا يَارَسُولَ اللهِ! أَنْ نَبْكِي فَلَمْ نَقْدِرْ، فَقَالَ: إِنِّي قَارِئُهَا عَلَيْكُمُ الثَّانِيَةَ، فَمَنْ بَكَى فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ لَمْ يَقْدِر أَنْ يَبْكِي فَلْيَتَبَاكِ.

رواه البيهقي والديلمي.

''حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں تمہارے سامنے سورۃ ''التکاثر'' پڑھنے والا ہوں، سو جو اس سورت کو سن کر روئے گا اس کے لیے جنت ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ سورت تلاوت فرمائی تو بعض

الحديث رقم ٨٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٤، الرقم: ٢٠٤٥، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/٧٦، الرقم: ٢٢٧، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/١٩٨۔

صحابہ رو پڑے اور کچھ کو رونا نہ آیا تو جو صحابہ نہ رو سکے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہم نے بہت زیادہ کوشش کی کہ ہم روئیں لیکن ہم ایسا نہ کر سکے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں دوبارہ اس کو تمہارے سامنے پڑھتا ہوں تو جو روئے گا اس کے لیے جنت اور جو نہ رو سکے وہ کم از کم رونے والی شکل ہی بنا لے۔‘‘

٨٤۔ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي قَارِیءٌ عَلَيْكُمْ سُوَرَةً فَمَنْ بَكَى فَلَهُ الْجَنَّةُ فَقَرَأَ فَلَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ. فَقَالَ أَيْضًا. فَلَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي قَارِیءٌ عَلَيْكُمْ سُوْرَةً فَمَنْ بَكَى فَلَهُ الْجَنَّةُ فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكُوا.

رواه البيهقي مرسلا.

’’حضرت عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تم پر قرآن پاک کی ایک سورت تلاوت کرنے والا ہوں، پس جو (اس سورت کو سن کر) روئے گا اس کے لیے جنت ہے۔ پس آپ ﷺ نے وہ سورت پڑھی لیکن ان میں سے کوئی بھی نہ رو سکا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تمہارے سامنے ایک سورت کی تلاوت کرنے لگا ہوں پس (اس سورت کو سن کر) جو روئے گا تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر تم رو نہ سکو تو کم از کم رونے والی شکلیں ہی بنا لو۔‘‘

٨٥۔ عَنِ الْحَسَنِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه يَمُرُّ بِالْآيَةِ فِي

الحديث رقم ٨٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٣، الرقم: ٢٠٥٣۔

الحديث رقم ٨٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٩٥، الرقم: ٣٤٤٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٤، الرقم: ٢٠٥٦۔

وِرْدِهِ فَتُخِيفُهُ فَيَبْكِي حَتَّى يَسْقُطَ، وَيَلْزَمُ بَيْتَهُ الْيَوْمَ وَالْيَوْمَيْنِ حَتَّى يُعَادَ، وَيَحْسَبُونَهُ مَرِيضًا. رواه ابن أبي شيبة والبيهقي واللفظ له.

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے اوراد (و وظائف) میں کسی آیت کی تلاوت کرتے جو آپ کو خوفزدہ کر دیتی تو آپ رضی اللہ عنہ اتنا روتے یہاں تک کہ گر پڑتے اور ایک یا دو دن گھر میں پڑے رہتے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی جاتی اور لوگ آپ کو مریض گمان کرتے۔''

۸٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَ أَنَا فِي آخِرِ الصَّفُوفِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَقْرَأُ مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ يَقُوْلُ: ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾[يوسف، ۱۲:۸٦].

رواه عبدالرزاق والبيهقي واللفظ له وأخرجه البخاري في ترجمة الباب.

وقال العسقلاني: هذا إسناده صحيح.

''حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز

الحديث رقم ۸٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: صفة الصلاة، باب: إذا بكى الإمام في الصلاة وقال عبد الله بن شداد: سمعت نشيج عمر رضی اللہ عنہ وأنا في آخر الصفوف يقرأ ﴿إِنَّمَا أَشْكُوبَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللّٰهِ﴾، ۱/۲۵۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۱۱٤، الرقم: ۲۷۱٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۳٦٤، الرقم: ۲۰۵۷، وابن منصور في السنن، ۵/٤۰۵، الرقم: ۱۱۳۸، وابن سعد في الطبقات، ٦/۱۲٦، والعسقلاني في تغليق التعليق، ۲/۳۰۰، وقال: إسناده صحيح، والشوكاني في نيل الأوطار، ۲/۳٦۹۔

میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی اور میں اس وقت آخری صف میں (آپ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں) نماز ادا کر رہا تھا۔ اور آپ سورہ یوسف کی یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے: ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾ ''بے شک میں اپنے دکھ اور غم کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں۔''

٨٧۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عِشَاءَ الآخِرِ، فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ فَلَمَّا أَتَى عَلَى ذِكْرِ يُوْسُفَ نَشَجَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ حَتَّى سَمِعْتُ نَشِيْجَهُ وَإِنِّي لَفِي آخِرِ الصَّفِّ.

رواه البيهقي.

''حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز عشاء پڑھی پس آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف کی تلاوت فرمائی، سو جب آپ حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر پر پہنچے تو (رونے سے) آپ کی ہچکی بندھ گئی یہاں تک کہ اس ہچکی کی آواز میں نے بھی سنی جبکہ میں آخری صف میں کھڑا تھا۔''

٨٨۔ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَرَأَ سُوْرَةَ مَرْيَمَ (فَسَجَدَ ثُمَّ) قَالَ: هَذَا السُّجُوْدُ، فَأَيْنَ الْبُكَاءُ. رواه البيهقي.

''حضرت ابومعمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم پڑھی (پھر سجدہ کیا) اور فرمایا: یہ (تو صرف ظاہراً) سجدہ ہے پس رونا کہاں ہے؟''

الحديث رقم ٨٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم: ٢٠٥٨.

الحديث رقم ٨٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم: ٢٠٥٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٤٢٨.

٨٩۔ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ أَبُو مُوسَى رضي الله عنه إِذَا قَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ﴾ [الإنفطار، ٨٢:٦] قَالَ: يَعْنِي الْجَهْلَ وَيَبْكِي، وَإِذَا قَرَأَ: ﴿أَفَتَتَّخِذُوْنَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾. [الكهف، ١٨: ٥٠] بَكَى. رواه البيهقي.

”حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ جب یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ﴾ ”اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا“۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد (انسان کی) جہالت ہے، اور پھر وہ (زارو قطار) روتے اور جب یہ آیت پڑھتے: ﴿أَفَتَتَّخِذُوْنَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ﴾ ”کیا تم اس کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر دوست بنا رہے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں“ تو رو پڑتے۔“

٩٠۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: أَخْبِرِيْنَا بِأَعْجَبِ شَيءٍ رَأَيْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي. قَالَ: يَا عَائِشَةُ: ذَرِيْنِي أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي. قُلْتُ: وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّ قُرْبَكَ، وَ أُحِبُّ مَا يَسُرُّكَ. قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ

الحديث رقم ٨٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٥، الرقم: ٢٠٦٠۔

الحديث رقم ٩٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٨٦، الرقم: ٦٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢٢٥٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٣٩، الرقم: ٥٢٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

يُصَلِّي. قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ حِجْرَهُ، قَالَتْ: وَ كَانَ جَالِسًا فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ لِحْيَتَهُ. قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ الْأَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِي. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَبْكِي! وَ قَدْ غَفَرَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ: وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ [البقرة، ٢: ١٦٤] الآيَةَ، كُلَّهَا.

رواه ابن حبان.

’’حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جو سب سے حیران کن بات دیکھی اس کے بارے میں مجھے بتایئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کچھ دیر خاموش رہیں پھر فرمایا: جن راتوں میں (حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام) میرے پاس تھا ان میں سے ایک رات آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! مجھے الگ چھوڑ دو کہ میں آج رات اپنے رب کی عبادت کروں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم میں آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو پسند ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گود مبارک تر ہو گئی۔ پھر فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تشریف فرما رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک (آنسوؤں سے) تر ہو گئی۔ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ زمین بھی تر ہو گئی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز فجر کی اطلاع

دینے آئے اور آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں حالانکہ (آپ کے توسل سے تو) آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ پھر فرمایا: آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے۔ اس کے لئے بربادی ہے جس نے اسے پڑھا اور اس میں غور و فکر نہ کیا۔ (وہ آیت یہ ہے:) ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ ''بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں......آپ ﷺ نے آخر تک مکمل آیت بیان کی۔''

٩١۔ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَهْلُ الْيَمَنِ فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَسَمِعُوا الْقُرْآنَ جَعَلُوا يَبْكُونَ. فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: هٰكَذَا كُنَّا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبٌ. رواه ابن أبي شيبة و أبو نعيم.

''ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ یمن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت (میں مدینہ منورہ) آئے تو انہوں نے قرآن سنا اور رونا شروع کر دیا، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح ہم تھے (یعنی ہم جب قرآن سنتے تھے تو روتے تھے) (پھر ایسا وقت آیا کہ لوگوں کے) دل سخت ہو گئے۔''

٩٢۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْحَكَمِ النِّيْسَابُوْرِيَّ يَقُوْلُ: كَانَتِ امْرَأَةُ الْفُضَيْلِ تَقُوْلُ: لَا تَقْرَؤُوْا عِنْدَ إِبْنِي بِالْقُرْآنِ، قَالَ بِشْرٌ: وَكَانَ إِذَا قُرِىءَ عِنْدَهُ الْقُرْآنُ غَشِيَ عَلَيْهِ، قَالَ بِشْرٌ: وَكَانَ ابْنُ

الحديث رقم ٩١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٢٤، الرقم: ٣٥٥٢٤، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣، والنووي في التبيان، ١/٩١.

الحديث رقم ٩٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٦، الرقم: ٢٠٦٤.

الْفُضَيْلِ لَا يَقْدِرُ عَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَقَالَ لِأَبِيْهِ: يَا أَبَّهُ! ادْعُ اللهَ لَعَلِّي اسْتَطِيْعُ أَنْ أَخْتِمَ الْقُرْآنَ مَرَّةً وَاحِدَةً. رواه البيهقي.

’’حضرت محمد بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشر بن حکم نیشاپوری کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت فضیل رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کہا کرتی تھیں کہ میرے بیٹے کے پاس قرآن نہ پڑھو، بشر کہتے ہیں کہ جب اس کے پاس قرآن پڑھا جاتا تھا تو اس پر غشی طاری ہو جاتی تھی، بشر بیان کرتے ہیں کہ ابن فضیل (رقتِ قلب کی وجہ سے) قرآن پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ پس اس نے اپنے والد سے کہا: اے میرے باپ! اللہ تعالیٰ سے (میرے حق میں) دعا کریں شاید کہ میں اس قابل ہو جاؤں کہ میں ایک دفعہ ہی قرآن مکمل کر لوں۔‘‘

فَصْلٌ فِي تَرْتِيلِ الْقُرْآنِ عِنْدَ قِرَاءَتِهِ

﴿قرآن حکیم ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا بیان﴾

٩٣۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ صَلَاتِهِ. فَقَالَتْ: مَا لَكُمْ وَ صَلَاتَهُ، كَانَ يُصَلِّي، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رواه الترمذي و أبو داود و النسائي و أحمد.

وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح.

’’حضرت یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی اکرم ﷺ کی قرات اور نماز کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: تمہارا حضور ﷺ کی نماز سے کیا واسطہ؟ آپ نماز پڑھتے

الحديث رقم ٩٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء كيف كانت قراءة النبي ﷺ، ٥/١٨٢، الرقم: ٢٩٢٣، و أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: استحباب الترتيل في القراءة، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٦٦، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: تزيين القرآن بالصوت، ٢/١٨١، الرقم: ١٠٢٢، و في كتاب: قيام الليل و تطوع النهار، باب: ذكر صلاة رسول الله ﷺ بالليل، ٣/٢١٤، الرقم: ١٦٢٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٩٤، الرقم: ٢٦٥٦٩۔

پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے جتنا وقت نماز میں لگاتے تھے۔ پھر اتنا ہی وقت نماز پڑھتے جتنا وقت آرام فرماتے، پھر اتنا ہی وقت آرام فرماتے جتنا وقت نماز میں لگاتے تھے، یہاں تک کہ صبح ہوجاتی۔ اس کے بعد حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کی قرات کی کیفیت بیان کی کہ آپ ﷺ کی قرات کا ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔''

٩٤۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: إِنِّي سَرِيْعُ الْقُرْآنِ إِنِّي أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي ثَـلَاثٍ، قَالَ: لَئِنْ أَقْرَأُ الْبَقَرَةَ فِي لَيْلَةٍ أَتَدَبَّرُهَا وَ أُرَتِّلُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ كَمَا تَقْرَأُ. رواه البيهقي.

''حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں قرآن مجید (اتنی) تیزی سے پڑھتا ہوں کہ تین راتوں میں قرآن مجید ختم کرلیتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں سورہ بقرہ ایک رات میں پڑھوں اور اس میں غور وفکر کروں اور ترتیل سے اس کی تلاوت کروں تو اس طرح پڑھنا میرے نزدیک تمہارے پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔''

٩٥۔ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: إِنِّي رَجُلٌ سَرِيْعُ الْقِرَأَةِ وَ رُبَّمَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: لَأَنْ أَقْرَأَ سُورَةً وَاحِدَةً أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ مِثْلَ

الحديث رقم ٩٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٣٩٦، الرقم: ٣٨٦٦، و في شعب الإيمان، ٢/ ٣٩٦، الرقم: ٢٠٤٠، و في شرح الزرقاني، ٢/ ١٣۔

الحديث رقم ٩٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٣٩٦، الرقم: ٣٨٦٧، ٣/ ١٣، الرقم: ٤٤٩١۔

الَّذِي تَفْعَلُ، فَإِنْ كُنْتَ فَاعِلًا لَا بُدَّ فَاقْرَأْهُ قِرَاءَةً تَسْمَعُ أُذُنَيْكَ وَ يُعِيْهِ قَلْبَكَ. رواه البيهقي.

''حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ بیشک میں تیزی سے قرآن پڑھنے والا آدمی ہوں اور شاید میں نے ایک رات میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ (بھی مکمل) قرآن پاک پڑھا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقیناً میرا ایک سورت پڑھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس طرح کروں جس طرح تم کرتے ہو اور اگر تیرا ایسے کئے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو تم قرآن کو اس طرح پڑھا کرو کہ اپنے کانوں کو سنا سکو اور اپنے دل کو سمجھا سکو۔''

٩٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَرَتِّلْهُ تَرْتِيْلًا بَيِّنْهُ تَبْيِيْنًا وَ لَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الدَّقْلِ وَ لَا تَهُذُّهُ هَذَّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهِ وَ حَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَ لَا يَكُوْنَنَّ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّوْرَةِ. رواه ابن أبي شيبة والبيهقي و الديلمي و اللفظ له.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن عباس! جب تم قرآن پڑھو تو اس کو ٹھہر ٹھہر کر اور الفاظ و حروف کو خوب واضح کرکے پڑھا کرو اور اس کو ردی کھجور کے بکھیرنے کی طرح نہ بکھیر دیا کرو اور نہ ہی اسے جلدی سے شعر گوئی کی طرح پڑھا کرو اس کے عجائبات پر توقف کیا کرو اور اس

الحديث رقم ٩٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٤١، الرقم: ٣٠١٥٨، و البيهقي عن عبد الله في السنن الكبرى، ٣/ ١٣، الرقم: ٤٤٩٢، و في شعب الإيمان، ٢/ ٣٦٠، الرقم: ٢٠٤٢، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/ ٣٦١، الرقم: ٨٤٣٨، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٤٣٥۔

کے ذریعے اپنے دلوں کو حرکت دیا کرو اور تم میں سے کسی کا بھی ارادہ صرف آخری سورت تک پہنچنے کا نہیں ہونا چاہیے (کہ جلد ختم قرآن ہو جائے بلکہ اس کو غور وفکر اور تدبر کے ساتھ پڑھا کرو)۔‘‘

۹۷۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا. رواه الترمذي وأبو داود.

وقال: هذا حديث حسن صحيح.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتا جا اور یوں ترتیل سے پڑھ، جیسے تو دنیا میں ترتیل کیا کرتا تھا، تیرا ٹھکانا جنت میں وہاں پر ہوگا جہاں تو آخری آیت تلاوت کرے گا۔‘‘

۹۸۔ عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ قَرَأَ أَحَدُهُمَا الْبَقَرَةَ وَآلَ

الحديث رقم ۹۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب(۱۸)، ۵/۱۷۷، الرقم: ۲۹۱۴، وأبو داود فی السنن، کتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فی القراءة، ۲/۷۳، الرقم: ۱۴۶۴، وابن ماجة عن أبی سعيد الخدری ﷺ فی السنن، کتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ۲/۱۲۴۲، الرقم: ۳۷۸۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۱۹۲، الرقم: ۶۷۹۹، وابن حبان فی الصحيح، ۳/۴۳، الرقم: ۷۶۶، والحاکم فی المستدرک، ۱/۷۳۹، الرقم: ۲۰۳۰، والبيهقی فی السنن الصغری، ۱/۵۶۰، الرقم: ۱۰۳۰، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/۱۳۱، الرقم: ۳۰۵۶۔

الحديث رقم ۹۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۱۴۱، الرقم: ۳۰۱۵۹، و عبد الرزاق في المصنف، الرقم: ۴۱۸۸، و ابن المبارك في الزهد، ۱/ ۴۵۵، الرقم: ۱۲۸۵، و النووی في التبيان، ۱/ ۹۳، و أبو عبيد في فضائل القرآن، ۱/ ۷۵۔

عِمْرَانَ فِي رَكْعَةٍ، وَ آخَرُ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَحْدَهَا فِي رَكْعَةٍ، وَ كَانَ قِيَامُهُمَا وَ رُكُوعُهُمَا وَ سُجُودُهُمَا سَوَاءً، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ: الَّذِي قَرَأَ الْبَقَرَةَ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَ قُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ﴾[الإسراء، ١٧: ١٠٦].

رواه ابن أبي شيبة وابن المبارك والنووي.

''حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے، ان میں سے ایک شخص نے ایک رکعت میں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھی تھی، اور دوسرے نے ایک رکعت میں صرف سورہ بقرہ پڑھی، جبکہ ان کی (بقیہ نماز یعنی) ان کا قیام، رکوع اور سجود سب برابر تھے؟ انہوں نے فرمایا: وہ شخص (افضل ہے) جس نے صرف سورہ بقرہ پڑھی (کیونکہ اس نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا)، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کر کے اتارا تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔''

فَصْلٌ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ إِجْتِمَاعًا

﴿ایک جگہ جمع ہوکر قرآن پڑھنے کا بیان﴾

٩٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِقْرَأْ عَلَيَّ. قَالَ: قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَ عَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي. قَالَ: فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ [النساء، ٤:٤١]. قَالَ لِي: كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ. متفق عليه.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوا۔ فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ میں اسے دوسروں سے سنوں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں نے سورہ

الحديث رقم ٩٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: البكاء عند قراءة القرآن، ٤/١٩٢٧، الرقم: ٤٧٦٨، و في كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله تعالى: فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا، ٤/١٦٧٣، الرقم: ٤٣٠٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: فضل إستماع القرآن و طلب القراءة من حافظه للإستماع، ١/ ٥٥١، الرقم: ٨٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٩، الرقم: ٨٠٧٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٣، الرقم: ٢٠٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/٨٠، الرقم: ٨٤٥٩، و ابن منصور في السنن، ١/٢١٢، الرقم: ٥١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

نساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ ''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے''۔ تو مجھ سے فرمایا: رک جاؤ، جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی چشمانِ اقدس سے آنسو رواں تھے۔''

۱۰۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رواه مسلم و أبو داود.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلبِ علم کے لئے کسی راستہ پر چلا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع

الحديث رقم ١٠٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب: فضل الإجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٦٩٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في ثواب قراءة القرآن، ٢/٧١، الرقم: ١٤٥٥، و ابن ماجة في السنن، كتاب: المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم: ٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم: ٧٤٢١، ٩٦٢٣، و الدارمي في السنن، ١/١١٣، الرقم: ٣٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٢٦، الرقم: ٣٧٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٢، الرقم: ١٦٩٥۔

ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اسے سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان لوگوں پر سکون و اطمینان نازل ہوتا ہے، رحمتِ الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے پر باندھ کر ان پر چھائے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ملاءِ اعلی کے فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کے اعمال اس کو پیچھے کردیں اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔‘‘

۱۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ مُضَاعَفَةٌ، وَ مَنْ تَلَاهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه أحمد و عبد الرزاق و البيهقي.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت پوری توجہ کے ساتھ سنے، اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھ دی جاتی ہے جو کئی گنا بڑھنے والی ہوتی ہے اور جو اس آیت کو تلاوت کرے تو وہ آیت اس کے لئے قیامت کے دن نور ہو جائے گی۔‘‘

۱۰۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا. رواه الدارمي.

الحديث رقم ۱۰۱: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳٤۱، الرقم: ۸٤۷۵، و عبد الرزاق في المصنف، ۳/۳۷۳، الرقم: ٦۰۱۳، و البيهقي في شعب الإيمان، ۲/۳٤۱، الرقم: ۱۹۸۱، و ابن منصور في السنن، ۱/۵۲، الرقم: ۹، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ۲/۲۲٦، الرقم: ۲۱۸۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۷/۱٦۲۔

الحديث رقم ۱۰۲/۱۰۳: أخرجه الدارمي في السنن، ۲/۵۳٦، الرقم: ۳۳٦٦-۳۳٦۷، و عبد الرزاق في المصنف، ۳/۳۷۳، الرقم: ٦۰۱۲-٦۰۱۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۳٤۱، الرقم: ۱۹۸۱۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت بھی غور سے سنی تو یہ آیت اس کے لیے (بمنزلہ) نور ہوگی۔

١٠٣۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ﷺ قَالَ: إِنَّ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَهُ أَجْرٌ، وَ إِنَّ الَّذِی يَسْتَمِعُ لَهُ أَجْرَانِ. رواه الدارمي وعبدالرزاق. و نحوه البيهقي.

''حضرت خالد بن معدان ﷺ سے روایت ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو شخص (غور سے قرآن) سنتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔''

١٠٤۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ﷺ:أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ إِذَا رَأَى أَبَا مُوسَى ﷺ قَالَ: ذَكِّرْنَا رَبَّنَا، يَا أَبَا مُوسَى! فَيَقْرَأُ عِنْدَهُ.

رواه الدارمي و ابن حبان.

''حضرت ابو سلمہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ جب حضرت ابو موسی اشعری ﷺ کو دیکھتے تو فرماتے: اے ابو موسی! ہمیں ہمارے رب کی یاد دلاؤ تو وہ ان کے پاس (بیٹھ جاتے اور) انہیں تلاوتِ قرآن سناتے۔''

الحديث رقم ١٠٤: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٥٦٤، الرقم: ٣٤٩٣، ٣٤٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٦/١٦٨، الرقم: ٧١٩٦، و عبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤١٧٩-٤١٨١، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٢٥٨، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٣٥٣، الرقم: ٨٤١٠، و ابن سعد في الطبقات، ٤/١٠٩، و ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٥٥٧، والنووي في التبيان، ١/١١٢، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٦٢، الرقم: ٢٢٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٢١٣۔

١٠٥۔ رَوَى ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ ﷺ كَانَ يُدَرِّسُ الْقُرْآنَ مَعَ نَفَرٍ، يَقْرَؤُوْنَ جَمِيْعًا. رواه النووي.

''ابن ابی داؤد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء ﷺ ایک اِجتماع کو قرآن حکیم پڑھایا کرتے تھے، وہ اکٹھے قرآن حکیم پڑھا کرتے تھے۔''

١٠٦۔ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ قَتَادَةَ ﷺ يُدَرِّسُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ.

رواه ابن الجعد.

''حضرت ابو عوانہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت قتادہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ رمضان المبارک میں (لوگوں کو) قرآن حکیم پڑھا رہے تھے۔''

الحديث رقم ١٠٥: أخرجه النووي في التبيان، ١/ ١٠٣۔
الحديث رقم ١٠٦: أخرجه ابن الجعد في المسند، ١/ ١٦٠، الرقم: ١٠٢٤۔

فَصْلٌ فِي تَرْدِيْدِ الْآيَاتِ خُشُوعًا وَ تَفَكُّرًا

﴿عاجزی و انکساری اور غور وفکر کے ساتھ قرآنی آیات کو دہرانے کا بیان﴾

۱۰۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة، ۵: ۱۱۸].

رواه ابن ماجة و ابن خزيمة و أحمد والحاكم.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح.

''حضرت ابوذر ﷺ سے ہی مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لئے قیام کیا اور صبح تک ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے رہے اور وہ آیت یہ تھی: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُم عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ ''(اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔''

الحديث رقم ۱۰۷: أخرجه ابن ماجة في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في القراء ة في صلاة الليل، ۱/ ۴۲۹، الرقم: ۱۳۵۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۱۵۶، الرقم: ۲۱۴۲۵، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/ ۲۲۴، الرقم: ۸۳۶۸، و ابن خزيمة في الصحيح، ۱/ ۲۷۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۳/ ۱۴، الرقم: ۴۴۹۴۔

١٠٨۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَدَّدَ آيَةً حَتَّى أَصْبَحَ. رواه أحمد والبيهقي.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) ایک ہی آیت بار بار تلاوت فرماتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔‘‘

١٠٩۔ عَنْ مَسْرُوقٍ رضي الله عنه: أَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى أَصْبَحَ: [أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ] الآية، [الجاثية، ٤٥:٢١].

رواه ابن أبي شيبة والطبراني واللفظ له.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ صبح تک یہ آیت دہراتے رہے: ’’کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیاں کما رکھی ہیں یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم انہیں اُن لوگوں کی مانند کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے (کہ) اُن کی زندگی اور ان کی موت برابر ہو جائے جو دعویٰ (یہ کفّار) کر رہے ہیں نہایت برا ہے۔‘‘

١١٠۔ وَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه يُرَدِّدُ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ [طه، ٢٠:١١٤].

الحديث رقم ١٠٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٢، الرقم: ١١٦١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٠، الرقم: ٢٠٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٣۔

الحديث رقم ١٠٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٢٤٣، الرقم: ٨٣٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/٥٠، الرقم: ١٢٥١، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/٢٢٧، و ابن المبارك في الزهد، ١/٣١، و أبو عبيد في فضائل القرآن، ١/٦٨، والنووى في التبيان، ١/٨٩۔

١١١ـ وَ رَدَّدَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: ﴿وَاتَّقُوا يَومًا تُرْجَعُونَ فِيْهِ إِلَى اللهِ﴾ [البقرة، ٢: ٢٨١].

١١٢ـ وَ رَدَّدَ أَيْضًا: ﴿فَسَوفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الْأَغْلٰلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ﴾ الآية، [غافر، ٤٠: ٧٠ ـ٧٢].

١١٣ـ وَ رَدَّدَ أَيْضًا: ﴿مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ﴾، [الإنفطار، ٨٢: ٦].

١١٤ـ وَ كَانَ الضَّحَّاكُ إِذَا تَلَا: ﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ [الزمر، ٣٩: ١٦]، يُرَدِّدُهَا إِلَى السَّحَرِ.

رواه ابن أبي شيبة والنووي و اللفظ له.

’’اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ آیت: ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ دوہراتے رہتے تھے۔

اور سعید بن جبیر یہ آیت بھی دہراتے: ﴿وَاتَّقُوا يَومًا تُرْجَعُونَ فِيْهِ إِلَى اللهِ﴾ دوہراتے رہتے تھے۔

اور یہ آیت بھی دہراتے: ﴿فَسَوفَ يَعْلَمُونَ﴾۔

اور یہ آیت بھی دہراتے: ﴿مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ﴾ ۔

اور حضرت ضحاک جب اس آیت: ﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ

الحديث رقم ١١٠ـ١١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٢٤، الرقم: ٨٣٦٩، والنووي في التبيان، ١/ ٩٠، و أبو عبيد في فضائل القرآن، ١/ ٦٨ـ٦٩.

تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ کی تلاوت کرتے تو اسے وقت سحر تک دوہراتے رہتے۔‘‘

١١٥۔ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: کَانَ ثَابِتٌ ﷺ يَقْرَأُ (بِتِلْكَ) ﴿أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ﴾ [الكهف: ٣٧:١٨]، وَهُوَ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ يَنْتَحِبُ وَيُرَدِّدُهَا. رواه البيهقي.

’’حضرت حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثابت ﷺ یہ آیت: ﴿أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ﴾ ’’کیا تو اس کا انکار کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے پیدا فرمایا‘‘ نماز تہجد میں پڑھا کرتے تھے اور (اس کے ساتھ) گریہ و بکاء کرتے اور اس آیت کو بار بار دہراتے تھے۔‘‘

الحديث رقم ١١٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٦، الرقم: ٢٠٦٣، والذهبي في ميزان الإعتدال، ٢/٦٢، الرقم: ١٣٥٦۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ وَ تَعْلِيْمِهِ

﴿قرآن حکیم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت کا بیان﴾

۱۱٦۔ عَنْ عُثْمَانَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: خَيْرُكُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. رواه البخاري.

وفي رواية عنه: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. رواه البخاري.

’’حضرت عثمان (بن عفان) رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن (پڑھنا اور اس کے رموز و اسرار اور مسائل) سیکھے اور سکھائے۔

اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔‘‘

الحديث رقم ۱۱٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: خير كم من تعلم القرآن وعلمه، ٤/۱۹۱۹، الرقم: ٤٧٣٩، ٤٧٤١، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: ماجاء في تعليم القرآن، ٥/١٧٣۔ ١٧٥، الرقم: ٢٩٠٧۔٢٩٠٩، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في ثواب قراء ة القرآن، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٩، الرقم: ٨٠٣٦۔ ٨٠٣٨، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن وعلمه، ١/٧٦۔٧٧، الرقم: ٢١١، ٢١٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

۱۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ.

رواه مسلم و أبوداود.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلبِ علم کے لئے کسی راستہ پر چلا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں اسے سیکھتے سکھاتے ہیں تو ان لوگوں پر سکون و اطمینان نازل ہوتا ہے، رحمتِ الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے پر باندھ کر ان پر چھائے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ملاءِ اعلی کے فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کے اعمال اس کو پیچھے کر دیں اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔''

الحديث رقم ۱۱۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والإستغفار، باب: فضل الإجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم: ٢٦٩٩، وأبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في ثواب قراء ة القرآن، ٢/٧١، الرقم: ١٤٥٥، و ابن ماجة في السنن، كتاب: المقدمة، باب: فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٢، الرقم: ٢٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٢، الرقم: ٧٤٢١، ٩٦٢٣، و الدارمي في السنن، ١/١١٣، الرقم: ٣٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٢٦، الرقم: ٣٧٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٦٢، الرقم: ١٦٩٥۔

١١٨ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَهُمْ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ، مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِي كَذَا وَ كَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ، قَالَ: أَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ: وَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ إِلَّا خَشْيَةَ أَلَّا أَقُوْمَ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَ قَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيْحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ، وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَ هُوَ فِي جَوفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِيءَ عَلَى مِسْكٍ.

رواه الترمذي والنسائي و ابن ماجة وابن خزيمة و ابن حبان.

وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بہت سے افراد پر مشتمل ایک لشکر بھیجا۔ آپ ﷺ نے انہیں قرآن پڑھنے کا حکم فرمایا تو جسے جو کچھ

الحديث رقم ١١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل سورة البقرة و آية الكرسي، ٥/١٥٦، الرقم: ٢٨٧٦، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٢٧، الرقم: ٨٧٤٩، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، ١/٧٨، الرقم: ٢١٧، و ابن خزيمة في الصحيح، ٣/٥، الرقم: ١٥٠٩، و ابن حبان في الصحيح، ٥/٤٩٩، الرقم: ٢١٢٦، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٢٩، الرقم: ٢٢٠٣ـ

یاد تھا اس نے پڑھا۔ پھر آپ ﷺ ان میں سے عمر کے لحاظ سے سب سے چھوٹے شخص کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے فلاں! تجھے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: مجھے فلاں فلاں سورہ اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر (خوشی سے) فرمایا: کیا تجھے سورۂ بقرہ یاد ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: جا تو ان (سب لشکریوں) کا امیر ہے۔ اس پر ان کے معززین میں سے ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں نے تو صرف اس لئے سورہ بقرہ نہیں سیکھی کہ میں (اس کی طوالت کی وجہ سے) اسے نماز میں نہیں پڑھ سکتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور اسے پڑھتے رہا کرو اس لئے کہ جو قرآن سیکھے پھر اسے پڑھے، اس کی مثال اس تھیلے کی طرح ہے جس میں مُشک بھرا ہوا ہو اور اس کی خوشبو جگہ جگہ پھیل رہی ہو اور جس نے قرآن پڑھنا سیکھا اور سینے میں لئے سو رہا (کبھی تلاوت نہ کی) اس کی مثال اس تھیلے کی سی ہے جس میں مُشک بھر کر اس کا منہ سی دیا گیا ہو۔‘‘

١١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَهُ وَ عَمِلَ بِهِ أُلْبِسَ يَومَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لَا يُقَوَّمُ بِهِمَا الدُّنْيَا. فَيَقُولَانِ بِمَ كُسِيْنَا هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ.

رواه الحاكم.

و قال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.

’’حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی رضي الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، اس کا علم حاصل کیا اور

الحديث رقم ١١٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٥٦، الرقم: ٢٠٨٦، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/ ٢٣١، الرقم: ٢٢١١۔

اس پر عمل پیرا ہوا اسے قیامت کے دن نور کا ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو ایسے حلّے (لباس) پہنائے جائیں گے کہ ساری دنیا بھی ان کی قیمت کے برابر نہ ہو گی تو وہ عرض کریں گے ہمیں یہ لباس کس وجہ سے پہنایا گیا ہے؟ تو انہیں جواب دیا جائے گا: اس لئے کہ تمہارے بیٹے نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تھا۔‘‘

١٢٠۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ، لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ. وَ لَأَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِنَ الْعِلْمِ، عُمِلَ بِهِ أَوْلَمْ يُعْمَلْ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ. رواه ابن ماجة بإسناد حسن.

’’حضرت ابوذر ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابو ذر! بیشک تم صبح کو جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے لئے سو رکعات نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر علم کا ایک باب سیکھ لو اس باب پر عمل ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو (یہ الگ بات ہے) تو بھی یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعات (نفل) نماز سے بہتر ہے۔‘‘

١٢١۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

الحديث رقم ١٢٠: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، ١/٧٩، الرقم: ٢١٩، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٣٣٨، الرقم: ٨٣٦٢، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ١/٥٤، الرقم: ١١٦، ٢/٢٣٢، الرقم: ٢٢١٤، و الكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٩، الرقم: ٧٨.

طَالِبٍ رضی الله عنه ضَجَّةَ نَاسٍ فِي الْمَسْجِدِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَ يُقْرِءُونَ، فَقَالَ: طُوبَى لِهَؤُلَاءِ، هَؤُلَاءِ كَانُوا أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم.

رواه الطبراني.

''حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں لوگوں کے قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی آوازیں سنیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں مبارک ہو، یہ وہ لوگ ہے جو سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھے۔''

١٢٢۔ عَنْ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ: وَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا أُقْرِيءُ.

رواه ابن ماجة وأحمد والدارمي وابن أبي شيبة.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید سیکھیں اور سکھائیں۔ عاصم کہتے ہیں:

الحديث رقم ١٢١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/ ٢١٤، الرقم: ٧٣٠٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ١٦٦، وقال: رواه البزار والنووي في التبيان، ١/ ١٠٧۔

الحديث رقم ١٢٢: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: من تعلم القرآن وعلمه، ١/ ٧٧، الرقم: ٢١٣، وأحمد بن حنبل عن علی رضی الله عنه في المسند، ١/ ١٥٣، الرقم: ١٣١٧، والدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٩، الرقم: ٣٣٣٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٣٢، الرقم: ٣٠٠٧١۔ ٣٠٠٧٢، وابن كثير الدورقي في مسند سعد، ١/ ١٠٤، الرقم: ٥٠، وأبويعلي في المسند، ٢/ ١٣٦، الرقم: ٨١٤۔

مصعب نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے (اعلیٰ) مقام پر بٹھایا اور فرمایا: یہ سب سے بڑے قاری ہیں۔''

١٢٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْقُرآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيْهِ فَهُوَ آمِنٌ. رواه الدارمي و ابن المبارك.

وفي رواية عنه قال: هَذَا الْقُرْآنُ مَأْدُبَةُ اللهِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنْهُ شَيْئًا فَلْيَفْعَلْ.

رواه الطبراني بأسانيد و رجال هذ الطريق رجال الصحيح.

''حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ بیشک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے پس جو اس دسترخوان میں شامل ہوگیا اسے امن نصیب ہوگیا۔''

اور ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ ہی سے مروی ہے آپ نے فرمایا: یہ قرآن اللہ تبارک و تعالیٰ کا دسترخوان ہے پس تم میں سے جو شخص اس سے سیکھنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اس سے ضرور سیکھے۔''

١٢٤۔ عَنْ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ فَهْمُ الْعَقْلِ وَ نُورُ

الحديث رقم ١٢٣: أخرجه الدارمي في السنن، ٢ / ٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٢، و ابن المبارك في الزهد، ١ / ٢٧٢، الرقم: ٧٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ١٢٩، الرقم: ٨٦٤٢، و عبد الرزاق في المصنف، ٣ / ٣٦٨، الرقم: ٥٩٩٨، و ابن منصور في السنن، ١ / ٤٣، الرقم: ٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧ / ١٦٤۔

الحديث رقم ١٢٤: أخرجه الدارمي في السنن، ٢ / ٥٢٥، الرقم: ٣٣٢٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣١٨، الرقم: ٣١٧٣٨۔

الْحِكْمَةِ وَ يَنَابِيْعُ الْعِلْمِ وَ أَحَدَثُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَنِ عَهْدًا. رواه الدارمي.

وفي رواية: عَنْ مُغِيْثِ بْنِ سَمِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: فِيْهَا نُوْرُ الْحِكْمَةِ وَ يَنَابِيْعُ الْعِلْمِ، لِتَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَ قُلُوبًا غُلْفًا و آذَانًا صُمًّا، وَ هِيَ أَحْدَثُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَنِ. رواه ابن أبي شيبة.

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: قرآن کو لازم پکڑو سو، بیشک یہ عقل کے لئے فہم (سوجھ بوجھ) ہے اور نورِ حکمت ہے اور (اس میں) علم کے سرچشمے ہیں اور یہ کتاب عہد کے اعتبار سے سب کتب سے نئی ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت مغیث بن سمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (کتاب قرآن مجید) میں نورِ حکمت اور علم کے سرچشمے ہیں تاکہ یہ کتاب اس (نورِ حکمت کے سرچشموں) کی بدولت اندھی آنکھوں اور بند دلوں کو کھولے۔‘‘

۱۲۵۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يُعَذِّبَ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ.

رواه الدارمي.

’’حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: اس قرآن کو پڑھا کرو اور یہ (قرآن کے علاوہ دوسرے) لٹکے ہوئے مصاحف (یعنی تحریف شدہ اور تبدیل شدہ آسمانی کتب کے نسخے) تمہیں کسی دھوکہ میں نہ رکھیں۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ اس دل کو ہرگز عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن (اچھی طرح) سمجھا (اور پھر اس پر عمل کیا)۔

الحديث رقم ۱۲۵: أخرجه الدارمي في السنن، ۲/ ۵۲٤، الرقم: ۳۳۱۹.

١٢٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي شَبِيْبَتِهِ اخْتَلَطَ الْقُرْآنُ بِلَحْمِهِ وَ دَمِهِ وَ مَنْ تَعَلَّمَهُ فِي كِبَرِهِ فَهُوَ يَتَفَلَّتُ مِنْهُ وَلَا يَتْرُكُهُ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ رواه البيهقي.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی جوانی میں قرآن سیکھتا ہے تو قرآن اس کے گوشت اور خون میں شامل ہوجاتا ہے اور جو شخص اس کو بڑی (یعنی پختہ) عمر میں سیکھتا ہے جبکہ وہ قرآن (اس کے ذہن سے بڑھاپے کی وجہ) سے نکل جاتا ہے لیکن وہ شخص اسے چھوڑتا نہیں تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔''

الحديث رقم ١٢٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٣٠، ٥٥٣، الرقم: ١٩٥٢، ٢٦٩٦، و في السنن الصغرى، ١/ ٥٤٣، الرقم: ٩٨٩، و في المدخل إلى السنن الكبرىٰ، ١/ ٣٧٣-٣٧٤، الرقم: ٦٣٧- ٦٣٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/ ٨٦۔

فَصْلٌ فِي التَّدَبُّرِ فِي الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم میں تدبر کا بیان﴾

۱۲۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رواه الترمذي و النسائي و أحمد.

و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بغیر علم کے قرآن مجید کی تفسیر کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔‘‘

۱۲۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَ

الحديث رقم ۱۲۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ٥/١٩٩، الرقم: ٢٩٥٠، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٣٠، الرقم: ٨٠٨٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٣٣، الرقم: ٢٠٦٩، ٢٤٢٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٦، الرقم: ٣٠١٠١، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٢٣، الرقم: ٢٢٧٥-٢٢٧٦.

الحديث رقم ۱۲۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ٥/١٩٩-٢٠٠، الرقم: ٢٩٥١-٢٩٥٢، و النسائي في السنن الكبرى، ←

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رواه الترمذي و النسائي.

و قال أبو عيسى هذا حديث حسن.

وفي رواية: عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ. رواه الترمذي و النسائي.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے کوئی سے حدیث بیان کرتے ہوئے ڈرو، ماسوائے اس کے جس کا تمہیں علم ہے کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے اور جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے تفسیر کی تو وہ بھی اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

ایک اور روایت میں حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن مجید میں اپنی طرف سے کچھ کہا تو اگرچہ وہ صحیح بھی ہو پھر بھی اس نے غلطی کی۔''

١٢٩۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ:

------ ٥/ ٣١، الرقم: ٨٠٨٥۔٨٠٨٦، و أبو يعلي في المسند، ٣/ ٩٠، الرقم: ١٥٢٠، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٢٠٨، الرقم: ٥١٠١، و في المعجم الكبير، ٢/ ١٦٣، الرقم: ١٦٧٢، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٤٢٣، الرقم: ٢٢٧٧۔

الحديث رقم ١٢٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: ترديد الآية، ٢/ ١٧٧، الرقم: ١٠١٠، و في السنن الكبرى، ١/ ٣٤٦، الرقم: ١٠٨٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٥٦، الرقم: ٢١٤٢٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/ ٣٤٧۔

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. [المائدة، ٥: ١١٨]. رواه النسائي و أحمد.

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے لئے قیام فرمایا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہی آیت (کی بار بار تلاوت) کرتے ہوئے صبح ہو گئی۔ وہ آیت یہ تھی: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾: ''(اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔''

١٣٠۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: إِنِّي لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَءُ ونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، وَلَكِنْ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ، فَرَسَخَ فِيْهِ نَفَعَ.

رواه مسلم و أحمد و ابن خزيمة.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے انہیں کہا: میں (سورہ) مفصل کو ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (تم) اس طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو جس طرح شعر پڑھے جاتے ہیں، بیشک کچھ

الحديث رقم ١٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: ترتيل القراءة و اجتناب الهذّ وهو الإفراط في السرعة، ١/٥٦٣، الرقم: ٨٢٢، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٠، الرقم: ٣٦٠٧، و ابن خزيمة في الصحيح، ١/٢٦٩، الرقم: ٥٣٨، و أبو يعلى في المسند، ٩/ ١٤٢، الرقم: ٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣٠، الرقم: ٩٨٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٩٦، الرقم: ٢١٧٧۔

لوگ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن اُن کے گلے سے نیچے نہیں اترتا۔ (لیکن یاد رکھو!) قرآن مجید جب دل و دماغ میں راسخ و پختہ ہوجائے تب ہی نفع دیتا ہے۔‘‘

١٣١۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لَيْلَةً فَقَرَأَ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يَرْكَعُ بِهَا وَ يَسْجُدُ بِهَا: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة، ٥: ١١٨] فَلَمَّا أَصْبَحَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا زِلْتَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْتَ تَرْكَعُ بِهَا وَ تَسْجُدُ بِهَا؟ قَالَ: إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عزوجل الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَأَعْطَانِيْهَا وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ عزوجل شَيْئًا.

رواه أحمد و ابن أبي شيبة والبيهقي.

’’حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز ادا فرمائی اور ایک ہی آیت تلاوت فرماتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی آیت کے ساتھ رکوع و سجود فرماتے رہے۔ وہ آیت یہ ہے: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُم عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ ’’(اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے (ہی) بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی بڑا غالب حکمت والا ہے۔‘‘

الحديث رقم ١٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٩، الرقم: ٢١٣٦٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٣، الرقم: ٤٤٩٣، و في شعب الإيمان، ٢/٣٥٩، الرقم: ٢٠٣٨۔

١٣٢۔ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رضي الله عنها: أَخْبِرِيْنَا بِأَعْجَبِ شَيءٍ رَأَيْتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي. قَالَ: يَا عَائِشَةُ: ذَرِيْنِي أَتَعَبَّدُ اللَّيْلَةَ لِرَبِّي. قُلْتُ: وَاللهِ إِنِّي أُحِبُّ قُرْبَكَ، وَ أُحِبُّ مَا يَسُرُّكَ. قَالَتْ: فَقَامَ فَتَطَهَّرَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَتْ: فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ حِجْرَهُ، قَالَتْ: وَ كَانَ جَالِسًا فَلَمْ يَزَلْ يَبْكِي حَتَّى بَلَّ لِحْيَتَهُ. قَالَتْ: ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَّ الْأَرْضَ، فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَآهُ يَبْكِي. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَبْكِي! وَ قَدْ غَفَرَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ اللَّيْلَةَ آيَةٌ: وَيْلٌ لِمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ [البقرة، ٢:١٦٤] الآيَةَ، كُلَّهَا.

رواه ابن حبان.

’’حضرت عبید ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں جو سب سے حیران کن بات دیکھی اس کے بارے میں مجھے بتائیے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کچھ دیر خاموش رہیں پھر فرمایا: جن راتوں میں (حضور نبی اکرم ﷺ کا قیام) میرے پاس تھا ان میں سے ایک رات آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ!

الحديث رقم ١٣٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٨٦، الرقم: ٦٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢٢٥٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٣٩، الرقم: ٣۔

مجھے الگ چھوڑ دو کہ میں آج رات اپنے رب کی عبادت کروں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم میں آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں اور اس چیز کو بھی پسند کرتی ہوں جو آپ کو پسند ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ اٹھے اور وضو کیا اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گود مبارک تر ہو گئی۔ پھر فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تشریف فرما رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک (آنسوؤں سے) تر ہو گئی۔ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ زمین بھی تر ہو گئی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز فجر کی اطلاع دینے آئے اور آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں حالانکہ (آپ کے توسل سے تو) آپ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ پھر فرمایا: آج رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے۔ اس کے لئے بربادی ہے جس نے اسے پڑھا اور اس میں غور و فکر نہ کیا۔ (وہ آیت یہ ہے:) ﴿إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ ''بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں ...... آپ ﷺ نے آخر تک مکمل آیت بیان کی۔''

۱۳۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَرَتِّلْهُ تَرْتِيْلًا بَيِّنْهُ تَبْيِيْنًا وَ لَا تَنْثُرْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَ لَا تَهُذَّهُ هَذَّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهِ وَ حَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ وَ لَا يَكُوْنَنَّ

الحديث رقم ۱۳۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٤١، الرقم: ۳۰۱٥۸، و البيهقي عن عبد الله في السنن الكبرى، ۳/ ۱۳، الرقم: ٤٤٩٢، و في شعب الإيمان، ۲/ ۳٦۰، الرقم: ۲۰٤۲، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/ ۳٦١، الرقم: ۸٤۳۸، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٤۳٥.

هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّوْرَةِ. رواه ابن أبي شيبة والبيهقي و الديلمي و اللفظ له.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابن عباس! جب تم قرآن پڑھو تو اس کو ٹھہر ٹھہر کر اور الفاظ و حروف کو خوب واضح کر کے پڑھا کرو اور اس کو ردی کھجور کے بکھیرنے کی طرح نہ بکھیر دیا کرو اور نہ ہی اسے جلدی سے شعر گوئی کی طرح پڑھا کرو اس کے عجائبات پر توقف کیا کرو اور اس کے ذریعے اپنے دلوں کو حرکت دیا کرو اور تم میں سے کسی کا بھی ارادہ صرف آخری سورت تک پہنچنے کا نہیں ہونا چاہیے (کہ جلد ختم قرآن ہو جائے بلکہ اس کو غور و فکر اور تدبر کے ساتھ پڑھا کرو)۔''

١٣٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: لَا تَهُذُّوْا الْقُرْآنَ هَذًّا كَهَذَا الشِّعْرِ وَ لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَقِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهِ وَ حَرِّكُوْا بِهِ الْقُلُوْبَ.

رواه ابن أبي شيبة و البيهقي.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس قرآن کو اس شعر کی طرح تیزی سے نہ پڑھو اور نہ ہی کھجور کے بکھیرنے کی طرح اس کو بکھیرو، اس کے عجائبات پر توقف کرو اور اس کے ذریعے اپنے دلوں کو حرکت دو۔''

١٣٥۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: لَأَنْ أَقْرَأَ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ [الزلزال، ٩٩: ١] ﴿وَالْقَارِعَةُ﴾ [١٠١: ١] أُرَدِّدُهُمَا وَ أَتَفَكَّرَ

الحديث رقم ١٣٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٦، الرقم: ٨٧٣٣، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٦٠، الرقم: ٢٠٤١۔

الحديث رقم ١٣٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٦، الرقم: ٨٧٣٢، ٦/ ١٤١، الرقم: ٣٠١٦٠۔

فِيْهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَبِيْتَ أَهُذُّ الْقُرْآنَ هَذًّا. رواه ابن أبي شيبة.

''حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک میرا ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ اور ﴿وَ الْقَارِعَةُ﴾ پڑھنا اور ان کو بار بار دہرانا اور ان میں غور وفکر کرنا مجھے محبوب تر ہے اس سے کہ میں قرآن مجید کو عجلت اور تیزی سے پڑھتے ہوئے رات گزار دوں۔''

١٣٦۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاءَ رضي الله عنها وَ هِيَ تَقْرَأُ: ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ [الطور، ٥٢:٢٧] قَالَ: فَوَقَفْتُ فَجَعَلَتْ تُعِيْدُهَا وَ تَدْعُو، فَطَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ، فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ، فَقَضَيْتُ حَاجَتِي، ثُمَّ رَجَعْتُ، وَ هِيَ تُعِيْدُهَا وَ تَدْعُوْ.

رواه ابن أبي شيبة والنووي واللفظ له ونحوه عبدالرزاق والبيهقي عن عائشة رضي الله عنها.

''حضرت عباد بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت اَسماء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ یہ آیت: ﴿فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ ''پس اللہ نے ہم پر احسان فرما دیا اور ہمیں نارِ جہنّم کے عذاب سے بچا لیا۔'' پڑھ رہی تھیں۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں وہاں کھڑا ہوگیا تو آپ رضی اللہ عنہا اس آیت کو دوہراتی جاتیں اور (ساتھ) دعا کرتی جاتیں۔ پس ان کا یہ عمل مجھ پر طول پکڑ گیا، پس (وہاں سے) میں بازار چلا گیا اور میں نے اپنی ضرورت پوری کی، پھر وہاں سے میں لوٹا (تو کیا دیکھا) وہ (ابھی تک) اس آیت کو دہرا رہی اور دعا کر رہی تھیں۔''

الحديث رقم ١٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥، الرقم: ٦٠٣٧، و عبد الرزاق في المصنف، ٢/٤٥١، الرقم: ٤٠٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٧٥، الرقم: ٢٠٩٢، و ابن أبي عاصم في الزهد، ١/١٦٤، والنووي في التبيان، ١/٨٩.

۱۳۷۔ عَنْ مَسْرُوقٍ ﷺ قَالَ: قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ: هَذَا مَقَامُ أَخِيْكَ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ. لَقَدْ رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ أَوْ كَرُبَ أَنْ يُصْبِحَ يَقْرَأُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ ﷻ، فَيَرْكَعُ وَ يَسْجُدُ وَ يَبْكِي: ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ [الجاثية، ٤٥: ٢١]. رواه الطبراني و ابن المبارك و ابن الجعد.

''حضرت مسروق ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ میں سے ایک آدمی نے مجھے کہا: یہ تمہارے بھائی تمیم داری کا مقام و مرتبہ ہے کہ میں نے انہیں دیکھا ہے وہ ایک رات (عبادت کے لئے) کھڑے ہوئے یہاں تک کہ صبح ہوگئی یا قریب تھا کہ صبح ہوجاتی، وہ کتاب اللہ سے ایک آیت پڑھتے، رکوع و سجود کرتے اور روتے۔ (وہ آیت یہ تھی): ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ مَحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾'' ''کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیاں کما رکھی ہیں یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم انہیں اُن لوگوں کی مانند کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے (کہ) اُن کی زندگی اور ان کی موت برابر ہو جائے۔ جو دعویٰ (یہ کفار) کر رہے ہیں نہایت برا ہے۔''

۱۳۸۔ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ: أَوْصِنِي قَالَ: إِذَا سَمِعْتَ اللهَ ﷻ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا. فَاصْغِ إِلَيْهَا سَمْعَكَ، فَإِنَّهُ خَيْرٌ تُوْصَى بِهِ أَوْ شَرٌّ تَصْرِفُ عَنْهُ.

الحديث رقم ۱۳۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲/ ۵۰، الرقم: ۱۲۵۰، و ابن المبارك في الزهد، ۱/ ۳۱، الرقم: ۹٤، و ابن الجعد في المسند، ۱/ ۳۳، الرقم: ۱۱۰، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/ ۷۳۸۔

الحديث رقم ۱۳۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۳٦۱، الرقم: ۲۰٤۵۔

رواه البيهقي.

''حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدمی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو اللہ تبارک کا یہ فرمان سنے ''اے ایمان والو!'' تو اپنی سماعت کو اس طرف متوجہ کر کیونکہ یہ ایک ایسی بھلائی ہے جس کی تجھے وصیت کی جارہی ہے یا (اس میں) کسی ایسے شر کو بیان کیا جا رہا ہے جس سے تجھے اجتناب کرنا ہے۔''

١٣٩۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ رضي الله عنهما جَالِسَيْنِ فَدَعَا مُحَمَّدٌ رَجُلًا. قَالَ: أَخْبِرْنِي بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ أَبِيْكَ، قَالَ الرَّجُلُ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ أَتَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضي الله عنه فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي سَبْعٍ، قَالَ: ذٰلِكَ حَسَنٌ، وَ لَأَنْ أَقْرَأَهُ فِي نِصْفِ شَهْرٍ أَوْ عِشْرِيْنَ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَ سَأَلَنِي عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ قَالَ زَيْدٌ: لِكَيْ أَتَدَبَّرُ وَ أَقِفُ عَلَيْهِ. رواه البيهقي.

''حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے پس محمد ابن یحییٰ نے ایک آدمی کو بلایا اور کہا: مجھے اس چیز کے بارے میں خبر دو جو تو نے اپنے والد سے سنی ہے آدمی نے کہا: مجھے انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا سات دن میں قرآن پاک پڑھنے (ختم کرنے) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا کرنا اچھا ہے مگر یقیناً مجھے آدھے ماہ میں یا بیس دنوں میں قرآن پڑھنا زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہے اور مجھ سے بھی انہوں نے (یہی) سوال کیا اور فرمایا: پس میں تجھ

الحديث رقم ١٣٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦٠، الرقم: ٢٠٤٣.

سے (بھی ایسا) کرنے کو کہتا ہوں، پھر زید بن ثابت ﷛ نے فرمایا: میں (قرآن پاک کی قراء ت کرتے ہوئے) اس میں تدبّر کرتا ہوں اور اس (کے اسرار و رموز) پر آگاہ ہوتا ہوں۔‘‘

١٤٠۔ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ بْنِ أَبِي لَيلَى. قَالَ: دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَ أَنَا أَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، هَكَذَا تَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدٍ، وَ اللهِ! إِنِّي فِيْهَا مُنْذُ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَ مَا فَرَغْتُ مِنْ قِرَاءَ تِهَا. رواه البيهقي.

’’حضرت عبد الملک بن سیف، ابن ابی لیلیٰ کی اولاد میں سے کسی آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی جبکہ میں سورہ ہود پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! تم اس طرح سورہ ہود پڑھتے ہو! خدا کی قسم! یقین جانو میں چھ ماہ سے اس سورت میں ہوں اور (اس کے اسرار و رموز کی وسعت کے باعث) میں ابھی تک اس کے پڑھنے سے فارغ نہیں ہوئی۔‘‘

١٤١۔ عَنْ سُفْيَانَ ﷛ يَرْفَعَهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ آخِرَ عِمْرَانَ، وَلَمْ يَتَفَكَّرْ فِيْهَا وَيْلَهُ، فَعَدَّ بِأَصَابِعِهِ عَشْرًا. رواه المنذري و قال: رواه ابن أبي الدنيا.

’’حضرت سفیان ﷛ سے مرفوعاً روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے سورہ آل عمران کی آخری آیات تلاوت کیں اور ان میں غور وفکر نہ کیا تو اس کے لئے بربادی ہے۔ انہوں نے اپنی انگلیوں پر یہ بات دس بار شمار کر کے بتائی۔‘‘

الحديث رقم ١٤٠: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٦١، الرقم: ٢٠٤٦، و ابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٣/١٩٢، الرقم: ٤٧٣، ٤/٤٤٠، الرقم: ١٠١٩.

الحديث رقم ١٤١: أخرجه المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٤٣، الرقم: ٢٢٥٦.

فَصْلٌ فِي الْعَمَلِ بِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم کے اَحکامات پر عمل کرنے کا بیان﴾

١٤٢۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، وَ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَؤُوا الْقُرْآنَ، وَ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ. متفق عليه.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا: امانت آسمان سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل ہوا۔ سو انہوں نے قرآن کریم پڑھا اور سنت سیکھی۔‘‘

١٤٣۔ عَنْ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ.

الحديث رقم ١٤٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الإعتصام بالكتاب والسنة، باب: الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٤٨، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب، و عرض الفتن على القلوب، ١/١٢٦، الرقم: ١٤٣، والترمذی فی السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء فی رفع الأمانة، ٤/٤٧٤، الرقم: ٢١٧٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/٣٨٣، الرقم: ٢٣٣٠٣۔

الحديث رقم ١٤٣: أخرجه مالك فی الموطا، كتاب: القدر، باب: النهی عن القول بالقدر، ٢/٨٩٩، الرقم: ١٥٩٤، والحاكم فی المستدرك، ١/١٧٢، الرقم: ٣١٩، و ابن عبد البر فی التمهيد، ٢٤/٣٣١، الرقم: ١٢٨، و الواسطی فی تاريخ واسط، ١/٥٠۔

رواه مالك و الحاكم عن أبي هريرة.

''امام مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر انہیں تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے یعنی اللہ کی کتاب اور اُس کے نبی کی سنت۔''

١٤٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا أَبَدًا: كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ.رواه الحاكم و البيهقي.

و قال الحاكم: صحيح الإسناد.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں تمہارے درمیان ایسی شے چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔''

١٤٥۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا.

الحديث رقم ١٤٤: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ١/١٧١، الرقم: ٣١٨، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠/١١٤، وفي الإعتقاد، ١/٢٢٨، و المروزى فى السنة، ١/٢٦، الرقم: ٦٨، و المنذرى فى الترغيب و الترهيب، ١/٤١، الرقم: ٦٦، و السيوطى فى مفتاح الجنة، ١/٢١، و ابن حزم فى الأحكام، ٦/٢٤٣، و الطبرى فى تاريخ الأمم و الملوك، ٢/٢٠٦، و ابن هشام فى السيرة النبوية، ٦/١٠۔

الحديث رقم ١٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٤/١٨٧٣، الرقم: ٢٤٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥١، الرقم: ٨١٧٥، وأحمد بن حنبل ←

بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا (بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ) فَحَمِدَاللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَّرَ. ثُمَّ قَالَ: أَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَ رَغَّبَ فِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: وَ أَهْلُ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.....الحديث رواه مسلم.

وفي رواية له زاد: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ. مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ، كَانَ عَلَى الْهُدَى. وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ.رواه مسلم.

وفي رواية: أَنَّهُ قَالَ: أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا: كِتَابُ اللهِ ﷻ هُوَ حَبْلُ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى. وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ. رواه مسلم.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے مدینہ و مکہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت و نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی

------ في المسند، ٤/٣٦٦، والدارمي في السنن، ٢/٥٢٤، الرقم: ٣٣١٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٦٢، الرقم: ٢٣٥٧، وعبدبن حميد في المسند، ١/١١٤، الرقم: ٢٦٥، والبيهقي في السنن الكبرى ٢/١٤٨، الرقم: ٢٦٧٩، ٧/٣٠، الرقم: ١٣٠١٧، ١٠/١٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٨٢-١٨٣، الرقم: ٢٠٢٦، ٢٠٢٨، واللالكائى في إعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم: ٨٨.

کتاب پرعمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ ﷺ نے کتاب اللہ (کے احکامات پرعمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی طرف ترغیب دلائی اور پھر فرمایا: دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ سے ڈراتا ہوں۔‘‘

ان ہی سے مروی ایک اور روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: (یہ) اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے جس نے اس کتاب کو مضبوطی سے تھام لیا اور اس کے احکامات پر عمل کیا وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اس کو چھوڑ کر دور ہوا وہ گمراہ ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، ایک اللہ ﷻ کی کتاب ہے، جو اللہ کی رسی ہے جو اس کی اتباع کرے گا وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اس کو ترک کردے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔‘‘

١٤٦۔ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِي

الحديث رقم ١٤٦.١٤٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٧،١٤،٢٦،٥٩، الرقم: ١١١٤٧، ١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، ٥/١٨١، الرقم: ٢١٦١٨، وأبويعلى في المسند، ٢/٢٩٧، الرقم: ١٠٢١، ١٠٢٧، ١١٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٩، الرقم: ٣١٦٧٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، وفي المعجم الصغير، ١/٢٢٦، الرقم: ٣٦٣، وفي المعجم الكبير، ٣/٦٥، الرقم: ٢٦٧٨۔ ٢٦٧٩، وابن الجعد في المسند، ١/٣٩٧، الرقم: ٢٧١١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٥١، الرقم: ٧٥٣، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ١/٦٦، الرقم: ١٩٤۔

أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيْهِمَا. رواه الترمذي وحسنه.

''حضرت حبیب بن ابو ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ دونوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک بندھی ہوئی رسی کی طرح ہے اور میری عترت یعنی اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں اکٹھے میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔''

١٤٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ عزوجل وَعِتْرَتِي، كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ، أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوضَ فَانْظُرُوْنِي بِمَ تَخْلُفُونِي فِيْهِمَا.

رواه أحمد والطبراني.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میرے اہل بیت، جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب زمین سے آسمان تک بندھی ہوئی رسی کی طرح ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے) اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو کہ لطیف اور خبیر ہے مجھے بتایا ہے کہ یہ ہرگز جدا

نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو۔‘‘

١٤٨۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَـأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رواه الترمذي والطبراني.

وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑی ہیں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت ہیں۔‘‘

١٤٩۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ

الحديث رقم ١٤٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، والحكيم الترمذي في نوارد الأصول، ١/٢٥٨۔

الحديث رقم ١٤٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء فى فضل قارى القرآن، ٥/١٧١، الرقم: ٢٩٠٥، و ابن ملجة فى السنن، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلّمه، ١/٧٨، الرقم: ٢١٦، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/٣٢٩، ٥٥٢، الرقم: ١٩٤٧، ٢٦٩١۔

الْقُرْآنَ وَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

رواه الترمذي وابن ماجة.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قرآن حکیم پڑھا اور اسے حفظ کر لیا، اس کی حلال کردہ چیز کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اس (قرأت وعلم قرآن) کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے حق میں (بھی) اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ واجب ہو چکی ہو گی۔''

١٥٠۔ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ، فَقُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: كِتَابُ اللهِ، فِيْهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ، هُوَ الَّذِي لَا تَزِيْغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ، حَتَّى قَالُوا: ﴿إِنَّا

الحديث رقم ١٥٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب: ما جاء في فضل القرآن، ٥/ ١٧٢، الرقم: ٢٩٠٦، والدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٦، الرقم: ٣٣٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٢٥، الرقم: ٣٠٠٠٧.

سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ﴾[الجن، ٧٢: ٢.١] مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. رواه الترمذي والدارمي وابن أبي شيبة.

''حارث اعور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو! عنقریب ایک فتنہ بپا ہو گا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس سے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب، اس میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں یہ تمہارے درمیان حکم ہے جو فیصلہ کرتی ہے، یہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اسے چھوڑا، اللہ تعالیٰ اسے تباہ و برباد کر دے گا۔ جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی، اللہ تعالیٰ اسے گمراہ (لوگوں میں شامل) کر دے گا یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے، حکمت سے بھرپور اور صراطِ مستقیم ہے جسے نہ تو خواہشات ٹیڑھا کرتی ہیں اور نہ ہی اس سے زبانیں خلط ملط ہوتی ہیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے، بار بار دہرانے سے بھی پرانا نہیں ہوتا، اس کے اسرار و رموز (کبھی) ختم نہیں ہوتے۔ جنات نے اسے سن کر بلا توقف کہا: ''بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔'' جس نے اس کے مطابق بات کی اس نے سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر وثواب عطا کیا گیا، جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا، جس نے اس کی طرف دعوت دی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دی گئی۔''

١٥١۔ عَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اعْمَلُوْا

الحديث رقم ١٥١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٥٧، الرقم: ٢٠٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/ ٩، و في شعب الإيمان، ٢/ ٤٨٥، الرقم: ٢٤٧٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/ ٢٢٥، الرقم: ٥٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٦٩۔

بِالْقُرْآنِ، أَحِلُّوا حَلَالَهُ وَ حَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَاقْتَدُوا بِهِ، وَلَا تَكْفُرُوا بِشَيءٍ، وَمَا تَشَابَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي كَيْمَا يُخْبِرُوْكُمْ وَ آمِنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ، وَالزَّبُورِ، وَمَا اُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ وَ لِيَسَعْكُمُ الْقُرْآنُ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْبَيْدَانِ فَإِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ. أَ لَا! وَلِكُلِّ آيَةٍ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ إِنِّي أُعْطِيْتُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ وَ أُعْطِيْتُ طٰهٰ وَ طَوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ مِنْ أَلْوَاحِ مُوسَى وَ أُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ.

رواه الحاكم والبيهقي والطبراني.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن (کے احکام) پر عمل کرو اس کے حلال کو حلال سمجھو اور اس کے حرام کو حرام جانو، اور اس کی پیروی کرو اور اس کے کسی بھی حکم کا انکار نہ کرو اور جو چیز تم پر مشتبہ ہو اسے اللہ اور میرے بعد جو اولو الامر (ایماندار حکمران اور علماء) ہوں ان کی طرف لوٹاؤ تاکہ وہ تمہیں (صحیح راہ) بتائیں اور (باقی آسمانی کتب) تورات، زبور اور انجیل پر بھی ایمان رکھو اور تمہاری زیادہ کاوش قرآن اور اس میں جو وسیع وعریض (علوم ہیں ان) پر ہونی چاہئے (کیونکہ) یہ شفاعت کرنے والا ہے اور اس شفاعت مقبول ہوگی۔ اور (یہ قرآن) اللہ تعالیٰ سے اس بندۂ مومن کا شکوہ کرے گا جو اس کے احکام کی پیروی نہیں کرتا اور اس کے شکوہ کی تصدیق کی جائے گی۔ سنو! (اس کی) ہر آیت کا قیامت کے دن ایک خاص نور ہو گا اور پہلی نصیحت کے طور پر مجھے سورہ بقرہ عطا ہوئی اور مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

(تورات کی) تختیوں میں سے (سورہ) طٰہٰ، طواسین (جن سورتوں کے آغاز میں طٰسٓ اور طٰسٓمٓ ہے اور اور حوامیم (جن سورتوں کے آغاز میں حٰمٓ ہے) ملیں (یعنی ان سورتوں کے احکام و مضامین تورات میں بھی ہیں یا تورات کے احکام بھی اس شریعت میں ان سورتوں کے ضمن میں شامل ہوئے) اور سورہ فاتحہ مجھے عرش کے نیچے سے ملی ہے۔‘‘

١٥٢۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ، مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَ مَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ. رواه ابن حبان و الطبراني و ابن أبي شيبة و البيهقي.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن حکیم شفاعت کرنے والا ہے اس کی شفاعت مقبول ہے اور (یہ قرآن) اللہ تعالیٰ سے اس بندۂ مومن کا شکوہ کرے گا جو اس کے احکام کی پیروی نہیں کرتا اور اس کے شکوہ کی تصدیق کی جائے گی۔ جس نے اسے اپنا راہنما بنایا (یعنی اس کے اوامر و نواہی کے مطابق عمل کیا) یہ اسے جنت میں لے جائے گا اور جس نے اسے پسِ پشت ڈال دیا یہ اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا۔‘‘

الحديث رقم ١٥٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١/٣٣١، الرقم: ١٢٤، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٩٨، الرقم: ١٠٤٥٠، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٠-١٣١، الرقم: ٣٠٠٥٢-٣٠٠٥٤، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٥١، الرقم: ٢٠١٠، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/٢٢٩، الرقم: ٤٦٧٥، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٢٧، الرقم: ٢١٩٤، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٤٣، الرقم: ١٧٩٣، و في مجمع الزوائد، ٧/١٦٤.

١٥٣۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ عَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَومَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَو كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهَذَا. رواه أبو داود و أحمد و الحاكم و أبو يعلى.

و قال الحاكم: صحيح الإسناد.

''حضرت سہل بن معاذ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن پاک پڑھا اور اس پر عمل بھی کیا اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اگروہ (اس دنیا میں) تمہارے پاس ہوتا تو اس کی روشنی اس دنیا میں لوگوں کے گھروں میں چمکنے والے سورج کی روشنی سے زیادہ حسین ہوتی۔ تو اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے خود اس پر عمل کیا؟ (یعنی اس کے ماں باپ کو تو تاج پہنایا جائے گا اور اس کا اپنا مقام تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے)۔''

١٥٤۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجُحْفَةِ

الحديث رقم ١٥٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في ثواب قرأة القرآن، ٢/٧٠، الرقم: ١٤٥٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٤٠، و الحاكم في المستدرك، ١/٧٥٦، الرقم: ٢٠٨٥، و أبو يعلي في المسند، ٣/٦٥، الرقم: ١٤٩٣، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٢٩، الرقم: ١٩٤٨، و المنذري في الترغيب و الترهيب، ٢/٢٢٨، الرقم: ٢١٩٦۔

الحديث رقم ١٥٤: أخرجه ابن حبان في الصحيح عن أبي شريح الخزاعي ﷺ، ١/٣٢٩، الرقم: ١٢٢، والبزار في المسند، ٨/٣٤٦، الرقم:: ٣٤٢١، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٢٥، الرقم: ٣٠٠٠٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢٦، الرقم: ١٥٣٩، ←

فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، وَ أَنَّ الْقُرْآنَ جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ؟ قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: فَأَبْشِرُوا، فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَ طَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَهْلِكُوا وَلَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا.

رواه ابن حبان و البزار و اللفظ له و ابن أبي شيبة و الطبراني و البيهقي.

وقال الهيثمي: رواه الطبراني بإسنادين رجال أحدهما رجال الصحيح.

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جحفہ کے مقام پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے؟ ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سو تمہیں خوشخبری ہو، بے شک یہ قرآن ہے اس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں، پس اس کو مضبوطی سے تھام کر رکھو (اس کے نتیجہ میں) تم کبھی بھی ہلاک نہیں ہوگے اور نہ ہی اس کے بعد تم کبھی بھی گمراہ ہوگے۔''

١٥٥۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا، وَ

------ ٢٢/١٨٨، الرقم: ٤٩١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٢٨، ٣٥٢، الرقم: ١٩٤٢، ٢٠١٣، والديلمي في الفردوس بما ثور الخطاب، ١/٢٣٥، الرقم: ٨٩٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٦٣۔

الحديث رقم ١٥٥: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/٢٥٦، الرقم: ٣٣٢٨، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٢٦، الرقم: ٣٠٠١٤، و ابن منصور في السنن، ١/٤٩، الرقم: ٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٥٤، الرقم: ٢٠٢٣۔

كَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا، وَ كَائِنٌ بِكُمْ نُورًا، وَ كَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا، اتَّبِعُوا هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمُ الْقُرْآنُ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يَهْبِطُ بِهِ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مَنِ اتَّبَعَهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ فِي جَهَنَّمَ.

رواه الدارمي و ابن أبي شيبة و ابن منصور و البيهقي.

''حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک یہ قرآن تمہارے لیے بطور ثواب، بطور ذکر، بطور نور، اور بطور فریضہ کے موجود ہے۔ (لہٰذا) اس قرآن کی اتباع اور پیروی کرو اور یہ قرآن تمہارے پیچھے نہ رہ جائے پس جو شخص اس قرآن کی پیروی کرتا ہے وہ اس کے ذریعے جنت کے باغات میں پہنچ جاتا ہے اور قرآن جس کے پیچھے رہ جائے اس کو اپنی ہتھیلیوں میں اٹھا لیتا ہے اور پھر جہنم میں پھینک دیتا ہے۔''

١٥٦ـ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمَّتَكَ سَتُفْتَتَنُ مِنْ بَعْدِكَ، قَالَ: فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَوْ سُئِلَ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا؟ قَالَ: الْكِتَابُ الْعَزِيْزُ الَّذِي: ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيْلٌ مِنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ﴾ [فصلت، ٤١: ٤٢] مَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ، وَ مَنْ وَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ جَبَّارٍ فَحَكَمَ بِغَيْرِهِ قَصَمَهُ اللهُ، هُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَالنُّورُ الْمُبِيْنُ وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ.

رواه الدارمي و ابن أبي شيبة.

''حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

الحديث رقم ١٥٦: أخرجه الدارمي في السنن، ٢/ ٥٢٧، الرقم: ٣٣٣٢، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٢٥، الرقم: ٣٠٠٠٧.

خدمت میں) عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! بے شک آپ کی امت آپ کے بعد آزمائشوں میں مبتلا ہوگی، آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے خود پوچھا، یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ان (آزمائشوں اور فتنوں) سے کیسے نکلا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کے ذریعے (جس کے نہ تو سامنے سے اور نہ ہی پیچھے سے باطل آ سکتا ہے اور یہ حکمت والے اور تعریف کیے ہوئے رب کی طرف سے نازل کردہ ہے) اور جس کسی نے اس کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے ہدایت چاہی تو اس کو اللہ تعالیٰ نے گمراہ کردیا اور جب بھی کسی جابر حکمران نے حکومت سنبھالی اور اس قرآن کے علاوہ کسی اور شے سے فیصلہ صادر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کردے گا۔ یہ (قرآن) ذکر حکیم، نور مبین اور صراط مستقیم ہے۔''

١٥٧۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: نُزِّلَ الْكِتَابُ الْأَوَّلُ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ وَ نُزِّلَ الْقُرْآنُ مِنْ سَبْعَةِ أَبْوَابٍ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ زَاجِرًا وَ آمِرًا وَ حَلَالًا وَ حَرَامًا وَ مُحْكَمًا وَ مُتَشَابِهًا وَ أَمْثَالًا فَأَحِلُّوا حَلَالَهُ وَ حَرِّمُوا حَرَامَهُ وَافْعَلُوا مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَانْتَهُوا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ وَاعْتَبِرُوا بِأَمْثَالِهِ وَاعْمَلُوا بِحُكْمِهِ وَ آمِنُوا بِمُتَشَابِهِهِ وَ قُولُوا: آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا. رواه الحاكم، وقال: هذا حديث صحيح الإسناد.

''حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی آسمانی کتاب ایک دروازہ سے ایک حرف پر نازل کی گئی مگر قرآن سات دروازوں سے سات حروف کے ساتھ اتارا گیا ہے یہ تنبیہ کرنے والا، حکم دینے والا، حلال اور حرام (کو بیان کرنے والا)، محکم اور متشابہ (آیات والا)، اور (لوگوں

الحديث رقم ١٥٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/ ٧٣٩، الرقم: ٢٠٣١۔

کو سمجھانے والی) مثالوں کے ساتھ نازل کیا گیا ہے پس اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام سمجھو اور اس کے ذریعے جس چیز سے تمہیں روکا گیا ہے اس سے رک جاؤ اور اس کی بیان کردہ مثالوں سے عبرت پکڑو اور اس کی محکم (آیات) پر عمل کرو اور اس کی متشابہ (آیات) پر ایمان رکھو اور یہ کہو کہ ہم اس پر ایمان لائے یہ سارے کا سارا اللہ کی طرف سے ہے۔‘‘

١٥٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللهُ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ وَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللهَ ﷻ قَالَ: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى﴾ [طه، ٢٠: ١٢٣].

رواه الحاكم وابن أبي شيبة والبيهقي.

و قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور جو کچھ اس میں (احکام) ہیں ان کی اتباع بھی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے بچالیتا ہے اور قیامت کے روز اس کو سخت حساب و کتاب سے بھی بچالے گا اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’پس جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرتا ہے تو نہ وہ گمراہ ہوتا ہے اور نہ ہی بدبخت۔‘‘

الحديث رقم ١٥٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤١٣، الرقم: ٣٤٣٨، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٢٠، الرقم: ٢٩٩٥٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٥٦، الرقم: ٢٠٢٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١/٩، والطبري في جامع البيان، ١٦/٢٢٥۔

فَصْلٌ فِي الإِسْتِشْفَاءِ وَالإِسْتِبْرَاكِ بِالْقُرْآنِ

﴿قرآن حکیم سے شفاء و برکت کے حصول کا بیان﴾

١٥٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَ أَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَكَتِهَا. فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: كَيْفَ يَنْفُثُ؟ قَالَ: كَانَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

متفق عليه، و هذا لفظ البخاري.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں جس کے اندر آپ ﷺ کا وصال ہوا معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے، جب تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا کرتی تھی اور بابرکت

الحديث رقم ١٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: الرقى بالقرآن والمعوذات، ٥/٢١٦٥، الرقم: ٥٤٠٣، و في باب: في المرأة ترقي الرجل، ٥/٢١٧٠، الرقم: ٥٤١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: رقية المريض، ٤/١٧٢٣، الرقم: ٢١٩٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الطب، باب: ما يدعو به إذا أوى إلى فراشه، ٢/١٢٧٥، الرقم: ٣٨٧٥، و النسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٥٥، الرقم: ٧٠٨٦، و مالك في الموطأ، ٢/٩٤٢، الرقم: ١٦٨٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٢٤٨٧٥، ٢٤٩٧١، ٢٦٣٠٦، و ابن حبان في الصحيح، ٧/٢٣٠، الرقم: ٢٩٦٣، و عبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٩، الرقم: ١٤٧٤۔

ہونے کے باعث آپ ﷺ کا (اپنا) دست اقدس پر آپ ﷺ پھیرا کرتیں۔ میں (معمر) نے (ماما ابن شہاب) زہری سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا: سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔‘‘

١٦٠۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ. جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَ أَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ. لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي. و في رواية: بِمُعَوِّذَاتٍ.

متفق عليه و هذا لفظ مسلم.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اس پر دم کرتے، جب آپ ﷺ مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ ﷺ پر دم کرتی اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو آپ ﷺ پر پھیرتی، کیونکہ آپ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی اور ایک روایت میں بِمُعَوِّذَاتٍ کے الفاظ ہیں۔‘‘

الحديث رقم ١٦٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: فضل المعوذات، ٤/١٩١٦، الرقم: ٤٧٢٨، و مسلم في الصحيح، كتاب: السلام، باب: رقية المريض بالمعوذات والنفث، ٤/١٧٢٣، الرقم: ٢١٩٢، و أبو داود في السنن، كتاب: الطب، باب: كيف الرقى، ٤/١٥، الرقم: ٣٩٠٢، و ابن ماجة في السنن، كتاب: الطب، باب: النفث في الرقية، ٢/١١٦٦، الرقم: ٣٥٢٩، و النسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥٠، الرقم: ١٠٨٤٧۔

١٦١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَفَّيْهِ: ﴿بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ جَمِيْعًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَ مَا بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَالِكَ بِهِ. رواه البخاري.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو ''سورۂ اخلاص''، ''سورۃ الفلق'' اور ''سورۃ الناس'' پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرتے پھر انہیں اپنے چہرہ انور پر ملتے اور جہاں تک جسم اطہر پر ہاتھ پہنچتے وہاں تک ہاتھ پھیرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو (نقاہت کی بنا پر خود ایسا نہ کرسکنے کے باعث) مجھے اپنے جسم پر (معوذات پڑھ کر) ہاتھ پھیرنے کا حکم فرمایا۔''

١٦٢۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَ ظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ

الحديث رقم ١٦١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: النفث في الرقية، ٥/٢١٦٩، الرقم: ٥٤١٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٢/٣٥٢، الرقم: ٥٥٤٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٥٤، الرقم: ٢٥٢٤٩، و الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/٢١٣۔

الحديث رقم ١٦٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في المعوذتين، ٢/٧٣، الرقم: ١٤٦٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٩٤، الرقم: ٣٨٥٦، و في شعب الإيمان، ٢/٥١١، ٥١٧، الرقم: ٢٥٦٣، ٢٥٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥١، الرقم: ٢٢٨٣۔

اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ ﴿بِأَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَ يَقُوْلُ: يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا. قَالَ: وَ سَمِعْتُهُ يُؤَمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ. رواه أبو داود والبيهقي.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں مقام جحفہ اور ابواء کے درمیان حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا کہ اچانک ہمیں تیز آندھی اور بہت زیادہ تاریکی نے آ گھیرا، تو حضور نبی اکرم ﷺ: ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے لگے اور فرماتے جاتے: اے عقبہ! تم بھی ان دونوں کے ذریعے اللہ کی پناہ مانگو، پس کوئی بھی پناہ مانگنے والا ان کی مثل سورتوں سے پناہ نہیں مانگتا (مگر یہ کہ اسے پناہ دے دی جاتی ہے)۔ اور راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان (سورتوں کی تلاوت) کے ساتھ (بھی) امامت کراتے ہوئے سنا ہے۔''

١٦٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدِغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَلَا

الحديث رقم ١٦٣-١٦٤: أخرجه ابن ماجة عن عائشة رضي الله عنها في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ماجاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة، ١/٣٩٥، الرقم: ١٢٤٦، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٤، الرقم: ٢٣٥٥٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٨، الرقم: ٢٥٧٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٩١، الرقم: ٥٨٩٠، و في المعجم الصغير، ٢/٨٧، الرقم: ٨٣٠، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/٤٦٥، الرقم: ٥٤٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١١١، وقال: إسناده حسن.

غَيْرَهُ إِلَّا لَدِغَتْهُمْ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبِعِهِ حَيْثُ لَدِغَتْهُ وَ يَمْسَحُهَا وَ يُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

رواه ابن ماجة مختصرا وابن أبي شيبة واللفظ له والبيهقي والطبراني.

وإسناده حسن.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھا تو آپ ﷺ کو بچھو نے ڈس لیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے نعلین مبارک سے مار ڈالا، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچھو پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ وہ نمازی، غیر نمازی اور نبی اور غیر نبی کسی کو بھی بلا امتیاز ڈسنے سے باز نہیں آتا پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا، ان کو ایک برتن میں حل کیا اور پھر اس کو اپنی اس انگلی پر ڈالنا شروع کر دیا جہاں سے بچھو نے ڈسا تھا اور اس پر دست اقدس پھیرنے لگے اور اس انگلی پر آپ ﷺ معوذتین پڑھ کر دم فرمانے لگے۔''

١٦٤۔ وفي رواية للطبراني والبيهقي: رواه ابن فضيل عن مطرف: لَمْ يَذْكُرْ تَنَاوُلَهَا بِالْفِعْلِ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، وَ مِلْحٍ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَ يَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾.

''طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ ابن فضیل نے مطرف سے روایت کی اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کا اس بچھو کو مار دینے کا ذکر نہیں کیا (صرف اتنا بیان کیا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور پھر آپ ﷺ نے اس انگشت مبارکہ پر اپنا دست اقدس پھیرنا شروع کیا اور ساتھ یہ (سورتیں) بھی پڑھتے جاتے۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔

١٦٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْقُرْآنُ، وَالْعَسَلُ.

رواه الحاكم و ابن أبي شيبة و الطبراني و البيهقي واللفظ له.

وقال: رفعه زيد بن الحباب و الصحيح موقوف على ابن مسعود.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم.

”حضرت عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دو شفاؤں کو لازم پکڑو: ایک قرآن اور دوسری شہد۔“

١٦٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: فِي الْقُرْآنِ شِفَاءَانِ: الْقُرْآنُ وَالْعَسَلُ الْقُرآنُ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ وَالْعَسَلُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

رواه البيهقي وقال: هذا هو الصحيح موقوف.

”حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں دو شفائیں ہیں۔ ان میں سے ایک قرآن (خود) اور دوسری شفاء شہد ہے قرآن مجید سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے اور شہد دیگر تمام بیماریوں کے لیے شفاء ہے۔“

١٦٧۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا شَكَى إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ١٦٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٢٢٣، الرقم: ٧٤٣٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/ ٦٠، الرقم: ٢٣٦٨٩، ٦/ ١٢٦، الرقم: ٣٠٠١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ٢٢٢، الرقم: ٩٠٧٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٥١٩، الرقم: ٢٥٨١۔

الحديث رقم ١٦٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٣٤٥۔

الحديث رقم ١٦٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٥١٩، الرقم: ٢٥٨٠۔

وَجْعَ حَلْقِهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ. رواه البيهقي.

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے گلے میں تکلیف کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کو لازم کرلو (گلے کی تکلیف جاتی رہے گی)۔''

١٦٨۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَصْرَفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الْمَرِيْضَ إِذَا قُرِىءَ عِنْدَهُ الْقُرْآنُ وَجَدَ لَهُ خِفَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى خَيْثَمَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْتُ: إِنِّي أَرَاكَ الْيَومَ صَالِحًا قَالَ: إِنَّهُ قُرِىءَ عِنْدِي الْقُرْآنُ. رواه البيهقي.

''حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ بیشک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو درست حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔''

١٦٩۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَمْسٌ يَذْهَبْنَ بِالنِّسْيَانِ وَيَزِدْنَ فِي الْحِفْظَ وَيُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ: السِّوَاكُ وَالصِّيَامُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَالْعَسَلُ وَاللِّبَانُ. رواه الديلمي.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پانچ چیزیں بھولنے کی بیماری دور کرتی ہیں اور حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں (وہ چیزیں یہ ہیں:) مسواک، روزے، قرآن مجید کی تلاوت، شہد اور دودھ۔''

الحديث رقم ١٦٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٨، الرقم: ٢٥٧٩۔
الحديث رقم ١٦٩: أخرجه الديلمي في الفردوس بما ثور الخطاب، ٢/١٩٧، الرقم: ٢٩٨٠۔

فَصْلٌ فِي التَّحْذِيْرِ مِنْ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ بَعْدَ تَعَلُّمِهِ

﴿قرآن حکیم پڑھ کر بھول جانے پر وعید کا بیان﴾

١٧٠۔ عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: تَعَاهَدُوْا هَذَا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الإِبِلِ فِي عُقُلِهَا.

متفق عليه، وهذا لفظ مسلم.

''حضرت ابو موسیٰ ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے، سنتے سناتے رہا کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! ذہن سے نکل جانے میں یہ اس اونٹ سے بھی زیادہ تیز ہے جو رسی سے بندھا ہوا ہو۔''

الحديث رقم ١٧٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: استذكار القرآن و تعاهده، ٤ / ١٩٢١، الرقم: ٤٧٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين و قصرها، باب: الأمر بتعهد القرآن و كراهة قول نسيت آية كذا، ١ / ٥٤٥، الرقم: ٧٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٩٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ١٢٣، الرقم: ٢٩٩٩٢، والبيهقي في السنن الصغرى، ١ / ٥٤٣، الرقم: ٩٨٧، والطبراني عن أنس ﷺ في المعجم الأوسط، ٢ / ٣٢٢، الرقم: ٢١٠٤، وأبو يعلى في المسند، ١٣ / ٢٩١، الرقم: ٧٣٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢ / ٣٣٣، الرقم: ١٩٦١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢ / ٢٣٦، الرقم: ٢٢٢٩۔

١٧١۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا.

متفق عليه، وهذا لفظ مسلم.

''حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہت برا ہے کسی کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا (وہ بھولا نہیں) بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔ قرآن مجید کو سنتے سناتے رہا کرو کیونکہ لوگوں کے سینوں سے نکل جانے میں وہ رسی سے بندے ہوئے جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔''

١٧٢۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ

الحديث رقم ١٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: استذكار القرآن وتعاهده، ٤/ ١٩٢١، الرقم: ٤٧٤٤، وفي باب: نسيان القرآن وهل يقول: نسيت آية كذا و كذا، ٤/ ١٩٢٣، الرقم: ٤٧٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الأمر بتعهد القرآن وكراهة قول: نسيت آية كذا، ١/ ٥٤٤، الرقم: ٧٩٠، والترمذي في السنن، كتاب القراءات عن رسول الله ﷺ، باب: (١٠)، ٥/ ١٩٣، الرقم: ٢٩٤٢، وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الافتتاح، باب: جامع ماجاء في القرآن، ٢/ ١٥٤، الرقم: ٩٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٤١٧، الرقم: ٣٩٦٠، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ٣٨، الرقم: ٧٦١.

الحديث رقم ١٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: استذكار القرآن وتعاهده، ٤/ ١٩٢٠، الرقم: ٤٧٤٣، ومسلم في الصحيح كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: الأمر بتعهد القرآن ←

صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ. متفق عليه.

وزاد مسلم في رواية: وإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صاحب قرآن (یعنی حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی سی ہے کہ اگر اس کی نگرانی کرے تو اُسے روک سکتا ہے اور اگر اسے چھوڑ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا (یعنی حافظ قرآن اگر قرآن پڑھتا پڑھاتا رہے گا تو اسے قرآن یاد رہے گا ورنہ بھول جائے گا)۔''

اور مسلم نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد بیان کئے ہیں: جب صاحبِ قرآن کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اسے رات دن پڑھتا رہے تو یاد رکھتا ہے اور جب کوشش چھوڑ دیتا ہے تو اسے قرآن بھول جاتا ہے۔''

١٧٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عُرِضَتْ

------ وكراهة قول: نسيت آية كذا وجواز قول أنسيتها، ١/٥٤٣، الرقم: ٧٨٩، والنسائي في السنن، كتاب: الإفتتاح، باب: جامع ماجاء في القرآن، ٢/١٥٤، الرقم: ٩٤٢، وفي السنن الكبرى، ١/٣٢٧، الرقم: ١٠١٤، ومالك في الموطأ، ١/٢٠٢، الرقم: ٤٧٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧،٦٤،١١٢، الرقم: ٤٦٦٥، ٥٣١٥، ٥٩٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٤٢، الرقم: ٧٦٥.

الحديث رقم ١٧٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: (١٩)، ٥/١٧٨، الرقم: ٢٩١٦، وأبوداود في ←

عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقُذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوْتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا. رواه الترمذي وأبو داود.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کے اجر و ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ بھی جو آدمی مسجد سے نکالتا ہے (اس کا ثواب بھی پیش کیا گیا) اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت کسی آدمی کو (یاد کرنے کی توفیق) دی گئی اور پھر اس نے اسے بھلا دیا۔''

١٧٤۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا مِنِ امْرِئٍ

------ السنن، كتاب: الصلاة باب: في كنس المسجد، ١/١٢٦، الرقم: ٤٦١، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٧١، الرقم: ١٢٩٧، وعبدالرزاق في المصنف، ٣/٣٦١، الرقم: ٥٩٧٧، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٥٣، الرقم: ٤٢٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٠٨، الرقم: ٦٤٨٩، وفي المعجم الصغير، ١/٣٣٠، الرقم: ٥٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٤٠، الرقم: ٤١١٠، وفي شعب الإيمان، ٢/٣٣٤، الرقم: ١٩٦٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٢٢، الرقم: ٤٢٩۔

الحديث رقم ١٧٤: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه، ٢/٧٥، الرقم: ١٤٧٤، والدارمي في السنن، ٢/٥٢٩، الرقم، ٣٣٤٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٢٤، الرقم: ٢٩٩٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٣٤، الرقم: ٢٢٢٥۔

يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلاَّ لَقِيَ اللهَ ﷻ أَجْزَمَ.

رواه أبوداود والدارمي وابن أبي شيبة.

''حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن حکیم پڑھنا سیکھ لے پھر اسے بُھلا دے وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر (مرضِ) کوڑھ طاری ہوگا۔''

١٧٥۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَتَغَنَّوْا بِهِ وَاقْتَنُوهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَهُوَا أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْمَخَاضِ فِي الْعُقُلِ. رواه النسائي والدارمي والبيهقي.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن سیکھو اور خوش الحانی کے ساتھ اس کی تلاوت کیا کرو اور اس تلاوت سے ثواب حاصل کیا کرو اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ قرآن (سینوں سے) اونٹنیوں کے رسیوں سے چھوٹنے سے بھی زیادہ تیزی سے نکل جاتا ہے۔''

١٧٦۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَكْثِرُوا تِلَاوَةَ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ،

الحديث رقم ١٧٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨، الرقم: ٨٠٣٤، والدارمي موقوفا في السنن، ٢/٥٣١، الرقم: ٣٣٤٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٥٤٣، الرقم: ٩٨٨، وفي شعب الإيمان، ٢/٣٣٥، الرقم: ١٩٦٧۔

الحديث رقم ١٧٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب: في تعاهد القرآن، ٢/٥٣٠، الرقم: ٣٣٤١۔

قَالُوْا: هَذِهِ الْمَصَاحِفُ تُرْفَعُ، فَكَيْفَ بِمَا فِي صُدُوْرِ الرِّجَالِ؟ قَالَ: يُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلًا فَيُصْبِحُوْنَ مِنْهُ فُقَرَاءَ، وَيَنْسَوْنَ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيَقَعُوْنَ فِي قَوْلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَشْعَارِهِمْ، وَذَلِكَ حِيْنَ يَقَعُ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ.

رواه الدارمي.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن پاک کو اٹھائے جانے سے پہلے کثرت سے اس کی تلاوت کیا کرو۔ لوگوں نے کہا کہ یہ مصاحف تو اٹھا لیے جائیں گے لیکن ان (مصاحف) کا کیا ہوگا جو لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان پر ایک رات ایسی گزرے گی کہ وہ لوگ صبح کے وقت اس قرآن سے خالی ہو جائیں گے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہنا بھول جائیں گے اور زمانہ جاہلیت والی باتیں اور اشعار کہیں گے اور یہ وہ وقت ہوگا جب ان پر اللہ کا عذاب واقع ہوگا۔''

فَصْلٌ فِي مَنْ لَا تَنْفَعُهُ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ

﴿اُن لوگوں کا بیان جنہیں قرآن پڑھنا کوئی نفع نہیں دیتا﴾

١٧٧۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ رضی الله عنه وَ هُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَ بَيْنَ

الحديث رقم ١٧٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قول الله تعالى: تعرج الملائكة و الروح إليه، ٦/٢٧٠٢، الرقم: ٦٩٩٥، و في كتاب: الأنبياء، باب: قول الله عزوجل: و أما عاد فأهلكوا بريح صرصر شديدة عاتية، ٣/١٢١٩، الرقم: ٣١٦٦، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ٢/٧٤١، الرقم: ١٠٦٤، و أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٤، و النسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: من شهر سيفه ثم وضعه في الناس، ٧/١١٨، الرقم: ٤١٠١، و في كتاب: الزكاة، باب: المؤلفة قلوبهم، ٥/٨٧، الرقم: ٢٥٧٨، و في السنن الكبرى، ٦/٣٥٦، الرقم: ١١٢٢١، و أبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ٣/١٢٧، الرقم: ٢٣٧٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧٣، الرقم: ١١٦٦٦، ١١٧١٣، و عبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٥٦، و البيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٩، الرقم: ١٢٧٢٤، ٧/١٨، الرقم: ١٢٩٦٢، و ابن منصور في كتاب السنن، ٢/٣٧٣، الرقم: ٢٩٠٣، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٧٢، و الشوكاني في نيل الأوطار، ٧/٣٤٥، و ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/١٩٦۔

عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَيَّظَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَ يَدَعُنَا، قَالَ: إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَمَنْ يُطِيْعُ اللهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَ لَا تَأْمَنُوْنِي؟ فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ (وفي رواية أبي نعيم: فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اتَّقِ اللهَ، وَ اعْدِلْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْمَنُنِي أَهْلُ السَّمَاءِ وَلَا تَأْمَنُوْنِي؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَذَهَبَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَجَاءَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَضْرِبُ رَقَبَتَهُ؟) فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ ضِئْضِىءِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الإِسْلَامِ وَ يَدْعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

متفق عليه. و هذا لفظ البخاري.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا تھوڑا سا سونا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی، جو بنی نبہان سے تھا ان چاروں کے درمیان تقسیم فرما

دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہلِ نجد کے سرداروں کو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ان کی تالیف قلب کے لئے کرتا ہوں۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا: اے محمد! اللہ سے ڈرو، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے؟ تو صحابہ میں سے ایک شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی میرے خیال میں وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں منع فرما دیا (اور ابونعیم کی روایت میں ہے کہ ''اس شخص نے کہا: اے محمد اللہ سے ڈرو اور عدل کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان والوں کے ہاں میں امانتدار ہوں اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ فرمایا: ہاں، سو وہ گئے تو اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، تو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے اسے نماز پڑھتے پایا (اس لئے قتل نہیں کیا) تو کسی دوسرے صحابی نے عرض کیا: میں اس کی گردن کاٹ دوں؟ جب وہ چلا گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہو گی کہ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے اگر میں انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح ضرور انہیں قتل کر دوں۔''

١٧٨۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ

الحديث رقم ١٧٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين والمعاندين و قتالهم، باب: قتل الخوارج و الملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦ / ٢٥٤٠، الرقم: ٦٥٣٢، و في فضائل القرآن، ←

ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ أَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي مَا الْحَرُوْرِيَّةُ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ لَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ ...... الحديث. متفق عليه.

''حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما دونوں حضرت ابو سعید خدری ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ حروریہ کیا ہے؟ ہاں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت میں سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے اور یہ نہیں فرمایا کہ ایک ایسی قوم نکلے گی (بلکہ لوگ فرمایا) جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے

------ باب: إثم من راءى بقراءة القرآن، أو تاكل به أو فخر به، ٤/١٩٢٨، الرقم: ٤٧٧١، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ٢/٧٤٣، الرقم: ١٠٦٤، و مالك في الموطأ، كتاب: القرآن، باب: ماجاء في القرآن، ١/٢٠٤، الرقم: ٤٧٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٣/٣١، الرقم: ٨٠٨٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٠، الرقم: ١١٥٩٦، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/١٣٢، الرقم: ٦٧٣٧، و البخاري في خلق أفعال العباد، ١/٥٣ وا بن أبي شيبة في المصنف، ٧/٥٦٠، الرقم: ٣٧٩٢٠، و أبو يعلى في المسند، ٢/٤٣٠، الرقم: ١٢٣٣، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٥٦، الرقم: ٩٣٥، و البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥٣٧، الرقم: ٢٦٤٠، و الربيع في المسند، ١/٣٤، الرقم: ٣٦۔

لیکن یہ (قرآن) ان کے حلق سے نہیں اترے گا یا یہ فرمایا کہ ان کے نرخرے سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے یوں خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

١٧٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ إِلَى فُوقِهِ، قِيْلَ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ أَوْ قَالَ: التَّسْبِيْدُ. رواه البخاري.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن پاک پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا: سر منڈائے رکھنا ہے۔‘‘

١٨٠۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رضي الله عنه هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ

الحديث رقم ١٧٩ / ١٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: قراءة الفاجر والمنافق و أصواتهم و تلاوتهم لا تجاوز حناجرهم، ٦/ ٢٧٤٨، الرقم: ٧١٢٣، و مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الخوارج شر الخلق و الخليقة، ٢/ ٧٥٠، الرقم: ١٠٦٨، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٦٤، الرقم: ١١٦٣٢، ٣/ ٤٨٦، و ابن أبي شيبة ←

الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْا تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رواه مسلم.

''یُسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خوارج کا ذکر سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے سنا ہے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرکے کہا: وہ اپنی زبانوں سے قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے خارج ہوجائیں گے جیسے تیر شکار سے (خارج ہوجاتا ہے)۔''

١٨١۔ وفي رواية مسلم زاد: فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رضي الله عنه، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللهِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِي هَذَا قَوْمٌ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ لَيِّنًا رَطْبًا، (وَ قَالَ: قَالَ عَمَّارَةُ: حَسِبْتُهُ) قَالَ: لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

''اور مسلم کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑادوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

...... في المصنف، ٧/ ٥٦٣، الرقم: ٣٧٣٩٧، و أبو يعلى في المسند، ٢/ ٤٠٨، الرقم: ١١٩٣، و الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٩١، الرقم: ٥٦٠٩، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٩٠، الرقم: ٩٠٩، و قال: إسناده صحيح، و أبو نعيم في المسند المستخرج، ٣/ ١٣٥، الرقم: ٢٣٩٠.

الحديث رقم ١٨١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: ذكر الخوارج و صفاتهم، ٢/ ٧٤٣، الرقم: ١٠٦٤.

نے فرمایا: نہیں، پھر وہ شخص چلا گیا، پھر حضرت خالد سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس (منافق) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن بہت ہی اچھا پڑھیں گے (راوی) عمارہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: اگر میں ان لوگوں کو پا لیتا تو (قومِ) ثمود کی طرح ضرور انہیں قتل کر دیتا۔‘‘

١٨٢۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ الْجُهَنِيِّ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِيْنَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رضی الله عنه الَّذِيْنَ سَارُوْا إِلَى الْخَوَارِجِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِراءَ تُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيءٍ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ......الحديث. رواه مسلم.

’’حضرت زید بن وہب جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو

الحديث رقم ١٨٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة باب: التحريض على قتل الخوارج، ٢/٧٤٨، الرقم: ١٠٦٦، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/٢٤٤، الرقم: ٤٧٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٦٣، الرقم: ٨٥٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩١، الرقم: ٧٠٦، و عبد الرزاق في المصنف، ١٠/١٤٧؛ والبزار في المسند، ٢/١٩٧، الرقم: ٥٨١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٤٥۔ ٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧٠۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کے لئے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ ان کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لئے مفید ہے لیکن درحقیقت وہ ان کے لئے مضر ہوگا، نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔''

١٨٣۔ أخرج البخاري في صحيحه في ترجمة الباب: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِلَّ قَومًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ﴾ [التوبة، ٩: ١١٥] وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.

وقال العسقلاني في الفتح: و صله الطبري في مسند علي من تهذيب الآثار من طريق بكير بن عبد الله بن الأشج: أَنَّهُ سَأَلَ نَافِعًا كَيْفَ كَانَ رَأَى ابْنُ عُمَر فِي الْحَرُوْرِيَّةِ؟ قَالَ: كَانَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، انْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِ الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا فِي

الحديث رقم ١٨٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب: (٥) قتل الخوارج و الملحدين بعد إقامة الحجة عليهم، ٦/ ٢٥٣٩، و العسقلاني في فتح الباری، ١٢/ ٢٨٦، الرقم: ٦٥٣٢، و في تغليق التعليق، ٥/ ٢٥٩۔

الْمُؤْمِنِيْنَ. قلت: و سنده صحيح.

''امام بخاری نے اپنی صحیح میں باب کے عنوان کے طور پر یہ حدیث روایت کی ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی قوم کو گمراہ کر دے۔ اس کے بعد کہ اس نے انہیں ہدایت سے نواز دیا ہو، یہاں تک کہ وہ ان کے لئے وہ چیزیں واضح فرمادے جن سے انہیں پرہیز کرنا چاہیئے۔'' اور حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں (یعنی خوارج کو) اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے (کیونکہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کرنا شروع کر دیا۔''

''اور امام عسقلانی ''فتح الباری'' میں بیان کرتے ہیں کہ امام طبری نے اس حدیث کو تہذیب الآثار میں بکیر بن عبد اللہ بن اُشج کے طریق سے مسند علی رضی اللہ عنہ میں شامل کیا ہے کہ ''انہوں نے نافع سے پوچھا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حروریہ (خوارج) کے بارے میں کیا رائے تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بدترین لوگ خیال کرتے تھے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان آیات کو لیا جو کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں اور ان کا اطلاق مومنین پر کیا۔ میں ''ابن حجر عسقلانی'' کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔''

١٨٤۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَأْتِيْهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ:

الحديث رقم ١٨٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥/ ٣٧، الرقم: ٢٦٦٣، و أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة، ٤/ ٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٥، و ابن ماجة في السنن، المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والتغليظ على من عارضه، ١/ ٦، الرقم: ←

لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ.

رواه الترمذي و أبو داود و ابن ماجة.

و قال أبو عيسى: هذا حديث حسن.

''حضرت ابو رافع ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے آدمی کو ہرگز نہ پاؤں جس کے پاس کوئی ایسی بات آئے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا جس سے میں نے منع کیا ہو تو وہ کہے میں نہیں جانتا۔ ہم نے صرف اسی کی پیروی کی جسے اللہ کی کتاب (قرآن) میں پایا۔''

١٨٥۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَ فُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَ يُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ (وَ فِي رِوَايَةٍ: يَحْقِرُ

------ ١٣، و الشافعي في المسند، ١/١٥١، والحاكم في المستدرك، وقال: هذا الإسناد و هو صحيح، ١/١٩٠، الرقم: ٣٦٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٠٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٦، الرقم: ١٣٢١٩۔

الحديث رقم ١٨٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في قتال الخوارج، ٤/٢٤٣، الرقم: ٤٧٦٥، وابن ملجة في السنن، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ١/٦٠، الرقم: ١٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٢٤، الرقم: ١٣٣٦٢، والحاكم في المستدرك، ٢/١٦١، الرقم: ٢٦٤٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/١٥، الرقم: ٢٣٩١۔ ٢٣٩٢، وقال: إسناده صحيح، وأبو يعلى في المسند، ٥/٤٢٦، الرقم: ٣١١٧، والطبراني نحوه في المعجم الكبير، ٨/١٢١، الرقم: ٧٥٥٣، والمروزي في السنة، ١/٢٠، الرقم: ٥٢۔

أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَ صِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ) يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيْقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَ قَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَ لَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ. رواه أبو داود وابن ماجة.

''حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہوگی، ایک قوم ایسی ہوگی کہ وہ لوگ گفتار کے اچھے اور کردار کے برے ہوں گے، قرآن پاک پڑھیں گے جو ان کے گلے سے نہیں اترے گا (اور ایک روایت میں ہے کہ تم اپنی نمازوں اور روزوں کو ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے) وہ دین سے ایسے خارج جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے، اور واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر کمان میں واپس نہ آ جائے وہ ساری مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، خوشخبری ہو اسے جو انہیں قتل کرے اور جسے وہ قتل کریں۔ وہ اللہ ﷻ کی کتاب کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا ان کا قاتل ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا، صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: سر منڈانا۔

ایک اور روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح فرمایا: ان کی نشانی سر منڈانا اور ہمیشہ منڈائے رکھنا ہے۔''

١٨٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ

الحديث رقم ١٨٦: أخرجه أبو داود فى السنن، كتاب: السنة، باب: النهى عن الجدال فى القرآن، ٤/١٩٩، الرقم: ٤٦٠٣، و النسائى فى السنن ←

كُفْرٌ. رواه أبوداود وأحمد، إسناده حسن.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید (کے کلام اللہ ہونے) میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

١٨٧۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : سَيَخْرُجُ قَوْمٌ أَحْدَاثٌ أَحِدَّاءُ أَشِدَّاءُ ذَلِقَةٌ أَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْآنِ يَقْرَؤُنَهُ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ. فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَأَنِيمُوهُمْ ثُمَّ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُ يُؤْجَرُ قَاتِلُهُمْ. رواه أحمد والحاكم وابن أبي عاصم.

رجال أحمد رجال الصحيح، و قال ابن أبي عاصم: إسناده صحيح.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح.

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب

------ الكبرى، ٥/ ٣٣، الرقم: ٨٠٩٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٣٠٠، الرقم: ٧٩٧٦، و ابن حبان في الصحيح، ٤/ ٣٢٤، الرقم: ١٤٦٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٦١، الرقم: ٢٤٧٨، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ١/ ١٥٧۔

الحديث رقم ١٨٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٦، ٤٤، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٥٩، الرقم: ٢٦٤٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٤٥٦، الرقم: ٩٣٧، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/ ٦٣٧، الرقم: ١٥١٩، وقال: إسناده حسن، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ١٨٧، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٣٢٢، الرقم: ٣٤٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٣٠، والحارث في المسند، (زوائد الهيثمي)، ٢/ ٧١٤، الرقم: ٧٠٤۔

نوعمر لوگ نکلیں گے جو کہ نہایت تیز طرار اور قرآن کو نہایت فصاحت و بلاغت سے پڑھنے والے ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ سو جب تم ان سے ملو تو انہیں مار دو پھر جب (ان کا کوئی دوسرا گروہ نکلے اور) تم انہیں ملو تو انہیں بھی قتل کر دو یقیناً ان کے قاتل کو اجر عطا کیا جائے گا۔‘‘

١٨٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُولُ: سَيَخْرُجُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى عَدَّهَا زِيَادَةً عَلَى عَشْرَةِ مَرَّاتٍ كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِي بَقِيَّتِهِمْ. رواه أحمد والحاكم.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں مشرق کی جانب سے کچھ ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ (کی صورت) میں نکلے گا وہ کاٹ دیا جائے گا۔ ان میں سے جو بھی (شیطان کے) سینگ (کی صورت) میں نکلے گا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ہی دس دفعہ سے بھی زیادہ بار دہرایا فرمایا: ان میں جو بھی (شیطان کے) سینگ (کی صورت) میں ظاہر ہو گا کاٹ دیا جائے گا یہاں تک کہ ان ہی کی باقی ماندہ نسل سے دجال نکلے گا۔‘‘

الحديث رقم ١٨٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ١٩٨، الرقم: ٦٨٧١، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٥٣٣، الرقم: ٨٤٩٧، و ابن حماد في الفتن، ٢ / ٥٣٢، و ابن راشد في الجامع، ١١ / ٣٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦ / ٢٢٨، والآجري في الشريعة، ١ / ١١٣، الرقم: ٢٦٠.

١٨٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرَّاؤُهَا.

رواه أحمد وابن أبي شيبة والبيهقي والطبراني ورجاله ثقات.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اکثر منافق اس (قرآن) کو پڑھنے والے ہوں گے۔‘‘

١٩٠۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: بَصَرَ عَيْنِي وَ سَمِعَ أُذُنِي رَسُولَ اللهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَ فِي ثَوبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُهَا لِلنَّاسِ يُعْطِيْهِمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي أَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِيْثَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ

الحديث رقم ١٨٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٥، الرقم: ٦٦٣٣-٦٦٣٤، ٦٦٣٧، ٤/ ١٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٧٩٧، الرقم: ٣٤٣٣٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٣٦٣، الرقم: ٦٩٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٧٩، ٣٠٥، الرقم: ٤٧١، ٨٤١، وابن المبارك في الزهد، ١/١٥٢، الرقم: ٤٥١، والبخاري في خلق أفعال العباد، ١/١١٨، والفريابي في صفة المنافق، ١/٥٥، الرقم: ٣٢-٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٢٢٩-٢٣٠۔

الحديث رقم ١٩٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٥٤، الرقم: ١٤٦١، و أبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ٣/١٢٧، الرقم: ٢٣٧٢۔

أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَ أَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ. رواه أحمد و أبو نعيم.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا: جعرانہ کے مقام پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑوں (گود) میں چاندی تھی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کے لوگوں کو عطا فرما رہے ہیں تو ایک شخص نے کہا: عدل کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو ہلاک ہو۔ اگر میں عدل نہیں کروں گا تو کون عدل کرے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیں کہ میں اس خبیث منافق کو قتل کر دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں کے اس قول سے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہوں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بے شک یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نہیں اترے گا، وہ دین کے دائرے سے ایسے خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے خارج ہو جاتا ہے۔''

١٩١۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتَّى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَ كَانَ رِدْئًا

الحديث رقم ١٩١: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١/ ٢٨٢، الرقم: ٨١، والبزار في المسند، ٧/ ٢٢٠، الرقم: ٢٧٩٣، والبخاري في التاريخ الكبير، ٤/ ٣٠١، الرقم: ٢٩٠٧، والطبراني عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ في المعجم الكبير، ٢٠/ ٨٨، الرقم: ١٦٩، و في مسند الشاميين، ٢/ ٢٥٤، الرقم: ١٢٩١، و ابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٤، الرقم: ٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ١٨٨، و قال: إسناده حسن، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٢٦٦۔

لِلْإِسْلَامِ غَيْرَهُ إِلَى مَاشَاءَ اللهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَ نَبَذَهُ وَرَاءَ ظُهْرِهِ وَ سَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَمِ الرَّامِي قَالَ: بَلِ الرَّامِي.

رواه ابن حبان و البزار و البخاري في التاريخ، إسناده حسن.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مجھے جس چیز کا تم پر خدشہ ہے وہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے قرآن پڑھا یہاں تک کہ جب اس پر اس قرآن کا جمال دیکھا گیا اور وہ اس وقت تک جب تک اللہ نے چاہا اسلام کی خاطر دوسروں کی پشت پناہی بھی کرتا تھا۔ پس وہ اس قرآن سے دور ہو گیا اور اس کو اپنی پشت پیچھے پھینک دیا اور اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر چڑھ دوڑا اور اس پر شرک کا الزام لگایا، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ان دونوں میں سے کون زیادہ شرک کے قریب تھا شرک کا الزام لگانے والا یا جس پر شرک کا الزام لگایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شرک کا الزام لگانے والا۔''

١٩٢۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سَيَخْرُجُ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَشْرَبُوْنَ الْقُرْآنَ كَشُرْبِهِمُ اللَّبَنَ.

رواه الطبراني و رجاله ثقات كما قال الهيثمي و المناوي.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جو قرآن کو یوں

الحديث رقم ١٩٢: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/ ٢٩٧، الرقم: ٨٢١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/ ٢٢٩، و المناوي في فيض القدير، ٤/ ١١٨۔

(غٹ غٹ) پڑھیں گے گویا وہ دودھ پی رہے ہیں۔‘‘

١٩٣۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رضي الله عنه: سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي يَرْبُوعٍ، أَوْ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه عَنِ ﴿الذَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ﴾ أَوْ عَنْ بَعْضِهِنَّ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْ عَنْ رَأْسِكَ، فَإِذَا لَهُ وَفْرَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: أَمَا وَاللهِ لَوْ رَأَيْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ، ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَوْ قَالَ إِلَيْنَا. أَنْ لَا تُجَالِسُوهُ، قَالَ: فَلَوْ جَاءَ وَنَحْنُ مِائَةٌ تَفَرَّقْنَا.

رواه سعيد بن يحيى الأموي وغيره بإسناد صحيح كما قال ابن تيمية.

’’حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی یربوع یا بنی تمیم کے ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ’’الذَّارِيَاتِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَالنَّازِعَاتِ‘‘ کے کیا معنی ہیں؟ یا ان میں سے کسی ایک کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے سر سے کپڑا اتارو، جب دیکھا تو اس کے بال کانوں تک لمبے تھے۔ فرمایا: بخدا! اگر میں تمہیں سر منڈا ہوا پاتا تو تمہارا یہ سر اڑا دیتا جس میں تمہاری آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں۔ شعبی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بصرہ کے نام خط لکھا یا کہا کہ ہمیں خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جب وہ آتا، ہماری تعداد ایک سو بھی ہوتی تو بھی ہم الگ الگ ہو جاتے تھے۔‘‘

١٩٤۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ: قَالَ: فَبَيْنَمَا عُمَرُ رضي الله عنه ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا

الحديث رقم ١٩٣: أخرجه ابن تيمية في الصارم المسلول، ١/ ١٩٥۔

الحديث رقم ١٩٤: أخرجه واللالكائي في إعتقاد أهل السنة، ٤/ ٦٣٤، الرقم: ١١٣٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ١/ ١٥٥، ←

يُغَدِّي النّاسَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَ عِمَامَةٌ فَتَغَدَّى حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: أَنْتَ هُوَ فَقَامَ إِلَيْهِ وَ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَجْلِدُهُ حَتَّى سَقَطَتْ عِمَامَتُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرُ بِيَدِهِ، لَوْ وَجَدْتُكَ مَحْلُوقًا لَضَرَبْتُ رَأْسَكَ. رواه الإمام أبو القاسم هبة الله اللالكائي.

حضرت سائب بن یزید نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ بیٹھے دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے اسی اثنا میں ایک شخص آیا اس نے (اعلیٰ) کپڑے پہن رکھے تھے اور عمامہ باندھا ہوا تھا تو اس نے بھی دوپہر کا کھانا کھایا جب فارغ ہوا تو کہا: اے امیر المومنین ﴿وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا﴾ کا کیا معنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہی (گستاخِ رسول) ہے۔ پھر اس کی طرف بڑھے اور اپنے بازو چڑھا کر اسے اتنے کوڑے مارے یہاں تک کہ اس کا عمامہ گر گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر میں تجھے سر منڈا ہوا پاتا تو تیرا سر کاٹ دیتا۔‘‘

١٩٥۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: سَيَبْلَى الْقُرْآنُ فِي صُدُوْرِ أَقْوَامٍ كَمَا يَبْلَى الثَّوَابُ فَيَتَهَافَتُ، يَقْرَؤُوْنَهُ لَا يَجِدُوْنَ لَهُ شَهْوَةً وَلَا لَذَّةً، يَلْبَسُوْنَ

------ والعظيم آبادي في عون المعبود، ١١/١٦٦، و ابن قدامة في المغني، ١/٦٥، ٩/٨۔

الحديث رقم ١٩٥: أخرجه الدارمي فى السنن، باب: في تعاهد القرآن، ٢/٥٣١، الرقم: ٣٣٤٦، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٧/٣١٢۔

جُلُوْدَ الضَّأْنِ عَلَى قُلُوْبِ الذِّئَابِ أَعْمَالُهُمْ طَمَعٌ لَا يُخَالِطُهُ خَوْفٌ إِنْ قَصَّرُوْا. قَالُوا: سَنَبْلُغُ وَإِنْ أَسَاؤُا قَالُوا: سَيُغْفَرُ لَنَا إِنَّا لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. رواه الدارمي.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ قرآن لوگوں کے سینے میں اس طرح بوسیدہ ہوجائے گا جس طرح ایک کپڑا بوسیدہ ہو کر گر پڑتا ہے۔ لوگ اس کو پڑھیں گے لیکن اس کی تلاوت کے لئے نہ تو کوئی خواہش رکھیں گے اور نہ ہی اس کی تلاوت سے کوئی حظ لیں گے۔ گویا وہ بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی اون کا لباس پہنائیں گے، ان کے اعمال سراسر لالچ پر مبنی ہوں گے جن میں اللہ کی خشیت کی آمیزش بھی نہیں ہوگی اگر انہوں نے کوئی تقصیر کی تو کہیں گہ کہ عنقریب ہم اپنی منزل کو پہنچ جائیں گے اور اگر کوئی برائی کی تو کہیں گے کہ عنقریب اللہ ہمیں بخش دے گا کیونکہ بیشک ہم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتے۔‘‘

مصادر التخریج

۱۔ **القرآن الحکیم۔**

۲۔ **ابن ابی شیبہ،** ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔ ۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔ ۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **الزھد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث، ۱۴۰۸ھ۔

٤۔ **ابن ابی عاصم،** ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔ ۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **السنۃ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۵۔ **ابن اثیر،** ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔ ۶۳۰ھ/ ۱۱۶۰۔ ۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٦۔ **ابن جعد،** ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔ ۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔ ۸۴۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۷۔ **ابن جوزی،** ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔ ۱۲۰۱ء)۔ **صفوۃ الصفوۃ۔** بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء

۸۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔ ۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔

۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۹۔ **ابن حبان،** ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**. بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء۔

۱۰۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة فی تمییز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۱۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعی الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۱۲۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۳۔ **ابن حجر عسقلانی،** احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۱۴۔ **ابن حزم،** علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، (۳۸۴۔۴۵۶ھ/۹۹۴۔۱۰۶۴ء)۔ **الأحکام**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدة۔

۱۵۔ **ابن حیان،** عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأصبہانی، أبو محمد (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ **العظمة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

۱۶۔ **ابن حیان،** عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأصبہانی، أبو محمد (۲۷۴۔

۳۶۹ھ)۔ **طبقات المحدثین**۔ بیروت ، لبنان: موسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ

۱۷۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۱۸۔ **ابن راھویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۹۔ **ابن راشد**، معمر الازدی، (م۱۵۱ھ)، **الجامع**، **بیروت**، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ

۲۰۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۲۱۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر ، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۲۲۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمھید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۲۳۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الإستیعاب فی معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

٢٤۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔ ۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵۔ ۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

٢٥۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة و النهایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٢٦۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٢٧۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

٢٨۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرة النبویة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

٢٩۔ **ابوداؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

٣٠۔ **ابو علا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفة الأحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٣١۔ **ابوعوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٣٢۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشکل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

٣٣۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی

(۳۳٦۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۳٤۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳٦۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **دلائل النبوۃ**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳٦۹ھ/۱۹۵۰ء۔

۳۵۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۳٦۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارۃ العلوم الأثریۃ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۷۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱٦۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۳۸۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵٦ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۳۹۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵٦ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤۰۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

٤١۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **الإعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دارالآفاق الجدیدة، ۱۴۰۱ھ۔

٤٢۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٤٣۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ٦٦ ۱۰ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٤٤۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٤٥۔ **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰۔ ۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔ ۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٤٦۔ **جرجانی**، أبو قاسم حمزہ بن یوسف۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

٤٧۔ **حارث**، ابن ابی اسامة (۱۸٦۔ ۲۸۲ھ)۔ **بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمة السنة و السیرة النبویة، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

٤٨۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین** ۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ،

۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

٤٩۔ **حسام الدین ہندی،** علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹۔

٥٠۔ **حسینی،** ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان و التعریف۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

٥١۔ **حکیم الترمذی،** ابوعبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول فی احادیث الرسول۔** بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

٥٢۔ **خطیب بغدادی،** ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔ ۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٣۔ **خطیب تبریزی،** ولی الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م۷۴۱ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح۔** بیروت، لبنان، الکتب العلمیۃ، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء۔

٥٤۔ **خلال،** احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ **السنۃ۔** ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

٥٥۔ **خوارزمی،** محمد بن محمود الخوارزمی، أبو المؤید، (۵۹۳۔۶۶۵ھ)۔ **جامع المسانید لأبی حنیفۃ۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ

٥٦۔ **دارمی،** ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٥٧۔ **دارقطنی،** ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/

۱۹۶۶ء۔

٥٨۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔ ۵۰۹ھ/۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٥٩۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الإعتدال فی نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٦٠۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٦١۔ **ذھبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **تذکرۃ الحفاظ**، حیدرآباد دکن، الھند، مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۶۸ء۔

٦٢۔ **رازی**، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ **التفسیر الکبیر**۔تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٦٣۔ **الربیع**، الربیع بن حبیب بن عمر الازدی البصری، **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع**، بیروت، لبنان: دار الحکمۃ، مکتبۃ الاستقامہ، ۱۴۱۵ھ

٦٤۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

٦٥۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواھب اللدنیۃ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٦٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدیباج علی صحیح مسلم**۔ الخبر ،سعودی عرب: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء۔

٦٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنشور فی التفسیر بالمأثور**. بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٨۔ **شاشی**، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

٦٩۔ **شعرانی**، عبدالوھاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی، الشاذلی، المصری (۸۹۸ ۔۹۷۳ھ/ ۱۴۹۳ ۔ ۱۵٦۵ء)۔ **لواقح الأنوار القدسية فی بيان العهود المحمدية**، بیروت، لبنان: دار الأحياء التراث العربی، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹٦ء

۷۰۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷٦۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۷۱۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰٦۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۲۔ **طاہر القادری**، ڈاکٹر محمد طاہر القادری ۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

٧٣۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

٧٤۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٧٥۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٧٦۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٧٧۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

٧٨۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوك** ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

٧٩۔ **طبری**، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان فی تفسیر القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

٨٠۔ **طبری**، احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری ابوجعفر (۶۱۵۔۶۹۴ھ)۔ **الریاض النضرۃ**۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

٨١۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

٨٢۔ **طیالسی**، ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔

المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٨٣۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٨٤۔ **عبدالرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٨٥۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧۔١١٦٢ھ/١٦٧٦۔١٧٤٩ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الالباس.** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٨٦۔ **قرطبی**، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٧۔ **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (م ٤٥٤ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ۔

٨٨۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (٧٦٢۔٨٤٠ھ)۔ **مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة**۔ بیروت، لبنان، دار العربیۃ، ١٤٠٣ھ۔

٨٩۔ **اللالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (٤١٨ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبۃ، ١٤٠٢ھ۔

٩٠۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (٩٣۔١٧٩ھ/٧١٢۔٧٩٥ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث

العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۹۱۔ **نعیم بن حماد،** (م۲۸۸ھ)۔ **الفتن**۔ قاہرہ، مصر: بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۴۰۸ھ۔

۹۲۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تحفۃ الأشراف بمعرفۃ الأطراف**۔ ممبئی، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۹۳۔ **مزی،** ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تهذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۹۴۔ **مسلم،** ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹۵۔ **مقدسی،** محمد بن عبد الواحد حنبلی (م۶۴۳ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۹۶۔ **مناوی،** عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۹۷۔ **منذری،** ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب و الترهیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٩٨۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

٩٩۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

١٠٠۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل اليوم و الليلة**. بیروت، لبنان: مؤسستہ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١٠١۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **التبيان في آداب حملة القرآن**۔ بیروت، لبنان: موسستہ الرسالۃ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء۔

١٠٢۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

١٠٣۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

١٠٤۔ **واسطی**، اسلم بن سہل رزاز (م۲۹۲ھ)۔ **تاريخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب، ۱۴۰۶ھ۔

١٠٥۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۶۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔